باب دوم

تشکیل پاکستان

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-24418797

کثیرالانتخابی سوالات

۱۔ مسلمانوں نے برصغیر پر ________ سال سے زیادہ حکومت کی۔

(الف) ایک ہزار (ب) دو ہزار (ج) تین ہزار (د) پانچ سو

۲۔ شاہ ولی اللہ کا اصلی نام ________ تھا۔

(الف) احمد (ب) قطب الدین (ج) عبدالرحیم (د) عبدالحکیم

۳۔ شاہ ولی اللہ ________ کو پیدا ہوئے۔

(الف) ۳۱/مارچ ۱۷۰۳ء (ب) ۲۱/فروری ۱۷۰۳ء (ج) ۲۱/فروری ۱۷۰۹ء (د) ۲۲/فروری ۱۷۰۴ء

۴۔ شاہ ولی اللہ کے والد کا نام ________ تھا۔

(الف) عبدالحکیم (ب) عبدالرحیم (ج) عبدالباری (د) عبدالفہیم

۵۔ شاہ ولی اللہ ________ سال کی عمر میں مدرسہ کے شیخ مقرر ہوئے۔

(الف) ۱۶ (ب) ۱۸ (ج) ۱۷ (د) ۱۵

۶۔ شاہ ولی اللہ کے وقت میں افغانستان کے حاکم ________ تھے۔

(الف) نجیب الدولہ (ب) سردار حفیظ (ج) احمد شاہ ابدالی (د) سید احمد

۷۔ شاہ ولی اللہ نے احمد شاہ ابدالی سے استدعا کی کہ مسلمانوں کو ________ کے مظالم سے بچایا جائے۔

(الف) جاٹ (ب) مرہٹے (ج) انگریز (د) سکھ

۸۔ احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو پانی پت کی ________ جنگ میں شکست دی۔

(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) چوتھی

۹۔ پانی پت کی تیسری جنگ ________ میں لڑی گئی۔

(الف) ۱۷۶۲ء (ب) ۱۷۶۱ء (ج) ۱۷۶۰ء (د) ۱۷۶۳ء

۱۰۔ شاہ ولی اللہ نے قرآن پاک کا ________ میں ترجمہ کیا۔

(الف) اردو (ب) ہندی (ج) فارسی (د) انگریزی

۱۱۔ شاہ ولی اللہ کا انتقال ________ کو ہوا۔

(الف) ۱۰/اگست ۱۷۶۲ء (ب) ۱۱/اگست ۱۷۶۱ء (ج) ۱۰/ستمبر ۱۷۶۲ء (د) ۱۰/مارچ ۱۷۶۱ء

۱۲۔ سید احمد شہید ______ میں پیدا ہوئے۔

(الف) دہلی (ب) رائے بریلی (ج) ڈھاکہ (د) لاہور

۱۳۔ سید احمد شہید ______ کو پیدا ہوئے۔

(الف) ۱۷۸۲ء (ب) ۱۷۸۴ء (ج) ۱۷۸۶ء (د) ۱۷۸۸ء

۱۴۔ سید احمد شہید کی تحریک کو ______ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(الف) تحریکِ مسلمین (ب) تحریکِ مومنین (ج) تحریکِ مجاہدین (د) تحریکِ مہاجرین

۱۵۔ سید احمد شہید ______ میں سندھ آئے۔

(الف) ۱۸۲۴ء (ب) ۱۸۲۶ء (ج) ۱۸۲۸ء (د) ۱۸۲۲ء

۱۶۔ سید احمد شہید کے دور میں پیر پگارو ______ تھے۔

(الف) سید صبغت اللہ شاہ (ب) سید شجاع الدین شاہ (ج) سید سلیم الدین شاہ (د) سید سلیمان شاہ

۱۷۔ پیر پگارا کے حامیوں کو ______ کہتے ہیں۔

(الف) پُھر (ب) بھائی (ج) حُر (د) پیر

۱۸۔ سکھوں کے خلاف پہلی جنگ ______ میں لڑی گئی۔

(الف) ۲۵ دسمبر ۱۸۲۵ء (ب) ۲۲ دسمبر ۱۸۲۶ء (ج) ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء (د) ۲۰ دسمبر ۱۸۲۵ء

۱۹۔ سکھوں کے خلاف پہلی جنگ ______ کے مقام پر لڑی گئی۔

(الف) کوئٹہ (ب) آکوڑہ (ج) دہلی (د) نوشہرہ

۲۰۔ سکھوں کے خلاف دوسری جنگ ______ کے قریب لڑی گئی۔

(الف) آکوڑہ (ب) حاضرو (ج) نوشہرہ (د) کوئٹہ

۲۱۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ ______ میں پیدا ہوئے۔

(الف) ۱۷۸۰ء (ب) ۱۷۷۹ء (ج) ۱۷۸۱ء (د) ۱۷۸۲ء

۲۲۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا انتقال ______ میں ہوا۔

(الف) ۱۸۳۶ء (ب) ۱۸۳۸ء (ج) ۱۸۳۹ء (د) ۱۸۴۰ء

۲۳۔ سید احمد شہید کا پہلا ہیڈ کوارٹر ______ تھا۔

(الف) آکوڑہ (ب) حاضرو (ج) نوشہرہ (د) کوئٹہ

۲۴۔ سید احمد شہید کا دوسرا ہیڈ کوارٹر ______ تھا۔

(الف) آکوڑہ (ب) بالاکوٹ (ج) مظفر آباد (د) حاضرو

۲۵۔ سید احمد ______ کو شہید کر دیے گئے۔

(الف) ۶ مئی ۱۸۳۱ء (ب) ۵ مئی ۱۸۳۱ء (ج) ۷ مئی ۱۸۳۰ء (د) ۶ مئی ۱۸۳۰ء

۲۶۔ حاجی شریعت اللہ ______ کو پیدا ہوئے۔

(الف) ۱۷۶۰ء (ب) ۱۷۶۲ء (ج) ۱۷۶۱ء (د) ۱۷۶۳ء

۲۷۔ حاجی شریعت اللہ ________ میں پیدا ہوئے۔

(الف) جبل پور (ب) رانی پور (ج) فرید پور (د) جلال پور

۲۸۔ حاجی شریعت اللہ مکہ میں ________ سال رہے۔

(الف) ۳۰ (ب) ۲۰ (ج) ۲۵ (د) ۱۵

۲۹۔ فرید پور ________ میں ہے۔

(الف) ڈھاکہ (ب) سرحد (ج) سندھ (د) بنگال

۳۰۔ حاجی شریعت اللہ ________ میں وطن واپس آئے۔

(الف) ۱۸۰۱ء (ب) ۱۸۰۰ء (ج) ۱۸۰۲ء (د) ۱۸۰۳ء

۳۱۔ حاجی شریعت اللہ نے اسلامی معمولات کو ________ کہا۔

(الف) تحریک (ب) جہاد (ج) فرائض (د) کام

۳۲۔ حاجی شریعت اللہ کا انتقال ________ میں ہوا۔

(الف) ۱۸۴۲ء (ب) ۱۸۴۰ء (ج) ۱۸۴۱ء (د) ۱۸۴۳ء

۳۳۔ حاجی شریعت اللہ کے بیٹے محمد محسن ________ کے نام سے مشہور ہوئے۔

(الف) بدومیاں (ب) دودھومیاں (ج) سودھومیاں (د) ہودھومیاں

۳۴۔ آزادی کی پہلی جنگ ________ میں لڑی گئی۔

(الف) ۱۸۵۵ء (ب) ۱۸۵۳ء (ج) ۱۸۵۷ء (د) ۱۸۵۸ء

۳۵۔ سر سید احمد خان ________ میں پیدا ہوئے۔

(الف) ۱۸۱۵ء (ب) ۱۸۱۶ء (ج) ۱۸۱۷ء (د) ۱۸۱۸ء

۳۶۔ سر سید احمد خان کا انتقال ________ میں ہوا۔

(الف) ۱۸۹۶ء (ب) ۱۸۹۸ء (ج) ۱۸۹۷ء (د) ۱۸۹۹ء

۳۷۔ سر سید احمد خان کی تحریک کو ________ کہتے ہیں۔

(الف) مجاہدین (ب) اینگلو اورینٹل (ج) علیگڑھ (د) مدرسہ

۳۸۔ سر سید احمد خان نے ایک پمفلٹ ________ لکھا۔

(الف) ہندوستانی بغاوت کی وجوہات (ب) ہندوستانی جنگ کی وجوہات

(ج) ہندوستانی بدلے کی وجوہات (د) ہندوستانی تحریک کی وجوہات

۳۹۔ سر سید نے سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد ________ میں رکھی۔

(الف) فرید پور ۱۸۶۱ء (ب) غازی پور ۱۸۶۲ء (ج) بنگال ۱۸۶۰ء (د) علیگڑھ ۱۸۶۱ء

۴۰۔ ایم۔اے۔او کالج ________ کا مخفف ہے۔

(الف) مسلمین اینگلو کالج (ب) مجاہدین اینگلو اورینٹل کالج

(ج) محمڈن اینگلو اورینٹل کالج (د) مہاجرین اینگلو اورینٹل کالج

۴۱۔ قوم کالفظ استعمال کرنے والے پہلے رہنما ________ تھے۔
(الف) قائداعظم　(ب) علامہ اقبال　(ج) سرسید　(د) شاہ ولی اللہ

۴۲۔ کانگریس ________ نے بنائی تھی۔
(الف) ڈی۔ایچ لارنس　(ب) ریڈکلف　(ج) اے۔او ہیوم　(د) لارڈ ویول

۴۳۔ کانگریس ________ سن میں بنائی گئی۔
(الف) ۱۸۸۳ء　(ب) ۱۸۸۶ء　(ج) ۱۸۸۵ء　(د) ۱۸۸۷ء

۴۴۔ تقسیم بنگال ________ سن میں ہوئی۔
(الف) ۱۹۰۴ء　(ب) ۱۹۰۶ء　(ج) ۱۹۰۵ء　(د) ۱۹۰۳ء

۴۵۔ مسلم لیگ ________ کو قائم ہوئی۔
(الف) ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۶ء　(ب) ۲۵ر دسمبر ۱۹۰۶ء　(ج) ۳۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء　(د) ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۶ء

۴۶۔ مسلم لیگ کا پہلا ہیڈ کوارٹر ________ تھا۔
(الف) بنگال　(ب) علیگڑھ　(ج) ڈھاکہ　(د) شملہ

۴۷۔ ________ مسلم لیگ کے پہلے صدر تھے۔
(الف) لیاقت علی خان　(ب) سر آغا خان　(ج) سرسید　(د) علامہ اقبال

۴۸۔ مسلم لیگ کے پہلے جنرل سیکریٹری ________ تھے۔
(الف) چوہدری رحمت علی　(ب) نواب وقار الملک　(ج) سید علی حسن بلگرامی　(د) مولانا ظفر علی

۴۹۔ قائداعظم نے ________ میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔
(الف) دسمبر ۱۹۱۲ء　(ب) اکتوبر ۱۹۱۳ء　(ج) ستمبر ۱۹۱۱ء　(د) نومبر ۱۹۱۳ء

۵۰۔ میثاق لکھنؤ ________ میں ہوا۔
(الف) ستمبر ۱۹۱۶ء　(ب) اکتوبر ۱۹۱۶ء　(ج) دسمبر ۱۹۱۶ء (د) نومبر ۱۹۱۵ء

۵۱۔ نہرو رپورٹ ________ سن میں منظر عام پر آئی۔
(الف) ۱۹۲۴ء　(ب) ۱۹۲۸ء　(ج) ۱۹۲۶ء　(د) ۱۹۲۰ء

۵۲۔ قائداعظم نے چودہ نکات ________ سن میں پیش کیے۔
(الف) ۱۹۲۹ء　(ب) ۱۹۲۸ء　(ج) ۱۹۲۷ء　(د) ۱۹۲۶ء

۵۳۔ پاکستان کا نام ________ نے تجویز کیا۔
(الف) علامہ اقبال　(ب) قائداعظم　(ج) چوہدری رحمت علی　(د) سر آغا خان

۵۴۔ علامہ اقبال نے ________ میں تصور پاکستان پیش کیا۔
(الف) فرید پور ۱۹۳۰ء　(ب) لاہور ۱۹۴۰ء　(ج) کوئٹہ ۱۹۳۱ء　(د) الہ آباد ۱۹۳۰ء

۵۵۔ قائداعظم نے مسلم لیگ کی صدارت ________ سن میں سنبھالی۔
(الف) ۱۹۳۵ء　(ب) ۱۹۳۰ء　(ج) ۱۹۳۴ء　(د) ۱۹۳۳ء

۵۶۔ پاکستان کا نام ________ سن میں رکھا گیا۔

(الف) ۱۹۳۵ء (ب) ۱۹۳۰ء (ج) ۱۹۳۴ء (د) ۱۹۳۳ء

۵۷۔ برطانیہ نے نئے آئین کا منصوبہ ________ سن میں دیا۔

(الف) ۱۹۳۰ء (ب) ۱۹۳۵ء (ج) ۱۹۳۴ء (د) ۱۹۳۳ء

۵۸۔ انتخابات سن ________ میں ہوئے۔

(الف) ۱۹۳۵ء (ب) ۱۹۳۶ء (ج) ۱۹۳۷ء (د) ۱۹۳۸ء

۵۹۔ محمد علی جناح کو قائداعظم کا خطاب سن ________ میں ملا۔

(الف) ۱۹۳۹ء (ب) ۱۹۳۸ء (ج) ۱۹۳۷ء (د) ۱۹۳۶ء

۶۰۔ یوم نجات ________ کو منایا گیا۔

(الف) ۲۱/دسمبر ۱۹۳۹ء (ب) ۲۰/دسمبر ۱۹۳۹ء (ج) ۲۲/دسمبر ۱۹۳۹ء (د) ۲۳/دسمبر ۱۹۳۹ء

۶۱۔ قرارداد لاہور کو قرارداد ________ بھی کہتے ہیں۔

(الف) آزادی (ب) پاکستان (ج) اقبال (د) مسلم

۶۲۔ قرارداد لاہور ________ کو پیش کی گئی۔

(الف) ۲۱/مارچ ۱۹۴۰ء (ب) ۲۲/مارچ ۱۹۴۰ء (ج) ۲۳/مارچ ۱۹۴۰ء (د) ۲۰/مارچ ۱۹۴۰ء

۶۳۔ کرپس تجاویز ________ کو پیش کی گئیں۔

(الف) ۲۷/مارچ ۱۹۴۲ء (ب) ۲۸/مارچ ۱۹۴۲ء (ج) ۲۹/مارچ ۱۹۴۲ء (د) ۳۰/مارچ ۱۹۴۲ء

۶۴۔ شملہ کانفرنس ________ نے بلائی۔

(الف) کرپس (ب) ماؤنٹ بیٹن (ج) لارڈ ویول (د) ریڈ کلف

۶۵۔ قرارداد لاہور ________ نے پیش کی۔

(الف) علامہ اقبال (ب) نواب وقارالملک (ج) مولوی فضل الحق (د) سر آغا خان

۶۶۔ شملہ کانفرنس ________ کو منعقد ہوئی۔

(الف) اکتوبر ۱۹۴۵ء (ب) جون ۱۹۴۵ء (ج) جولائی ۱۹۴۵ء (د) اگست ۱۹۴۵ء

۶۷۔ شملہ کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی ________ نے کی۔

(الف) علامہ اقبال (ب) قائداعظم (ج) لیاقت علی خان (د) نواب وقارالملک

۶۸۔ شملہ کانفرنس میں کانگریس کی نمائندگی ________ نے کی۔

(الف) نہرو (ب) گاندھی (ج) ابوالکلام آزاد (د) رائے چند

۶۹۔ شملہ کانفرنس ________ تاریخ کو شروع ہوئی۔

(الف) ۲۵/جون (ب) ۲۶/جون (ج) ۲۷/جون (د) ۲۹/جون

۷۰۔ مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں نے ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں ________ نشستیں جیتیں۔

(الف) ۲۵ (ب) ۳۰ (ج) ۲۶ (د) ۲۸

۷۱۔ ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں کانگریس نے ۱۰۲ میں سے ________ نشستیں جیتیں۔
(الف) ۵۰ (ب) ۵۷ (ج) ۵۸ (د) ۵۹

۷۲۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ________ میں وائسرائے بنے۔
(الف) اکتوبر ۱۹۴۷ء (ب) اگست ۱۹۴۷ء (ج) مارچ ۱۹۴۷ء (د) جون ۱۹۴۷ء

۷۳۔ تقسیم کا منصوبہ ________ کو اعلان کیا گیا۔
(الف) ۴/جون (ب) ۳/جون (ج) ۵/جون (د) ۹/جون

۷۴۔ انڈیا آزادی بل ________ کو پیش کیا گیا۔
(الف) ۱۷/جولائی ۱۹۴۷ء (ب) ۱۶/جولائی ۱۹۴۷ء (ج) ۱۵/جولائی ۱۹۴۷ء (د) ۲۰/جولائی ۱۹۴۷ء

۷۵۔ سرحدوں کے تعین کے لیئے ________ کو انڈیا بھیجا گیا۔
(الف) لارڈ ویول (ب) سر سیرل ریڈکلف (ج) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (د) سر سائمن کرپس

۷۶۔ سول نافرمانی کے دوران ________ نے یونین جیک کی جگہ مسلم لیگ کا جھنڈا لگایا۔
(الف) بیگم ہدایت اللہ (ب) صغرا فاطمہ (ج) بیگم رعنا لیاقت علی (د) بیگم شاہنواز

۷۷۔ سندھ کو ________ میں بمبئی سے الگ کیا گیا۔
(الف) ۱۹۳۶ء (ب) ۱۹۳۲ء (ج) ۱۹۳۵ء (د) ۱۹۳۴ء

۷۸۔ کراچی میں مسلم لیگ کا پہلا سالانہ اجلاس ________ کو ہوا۔
(الف) دسمبر ۱۹۰۷ء (ب) اکتوبر ۱۹۰۶ء (ج) نومبر ۱۹۰۴ء (د) ستمبر ۱۹۰۵ء

۷۹۔ قائداعظم کا انتقال ________ کو ہوا۔
(الف) ۱۹/ستمبر ۱۹۴۸ء (ب) ۱۱/ستمبر ۱۹۴۸ء (ج) ۱۶/ستمبر ۱۹۴۸ء (د) ۲۰/ستمبر ۱۹۴۸ء

۸۰۔ قائداعظم نے سرکاری افسروں سے ________ کو خطاب کیا۔
(الف) ۲۵/مارچ ۱۹۴۸ء (ب) ۲۶/مارچ ۱۹۴۸ء (ج) ۲۷/مارچ ۱۹۴۸ء (د) ۲۹/مارچ ۱۹۴۸ء

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵
ایک ہزار	قطب الدین	۲۱ر فروری ۱۷۰۳ء	عبدالرحیم	۱۷
۶	۷	۸	۹	۱۰
احمد شاہ ابدالی	مرہٹے	تیسری	۱۷۶۱ء	فارسی
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۰/اگست ۱۷۶۲ء	رائے بریلی	۱۷۸۶ء	تحریکِ مجاہدین	۱۸۲۶ء
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
پیر صبغت اللہ شاہ	حُر	۲۱ر دسمبر ۱۸۲۶ء	آکوڑہ	حاضرو
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۷۸۰ء	۱۸۳۹ء	نوشہرہ	بالاکوٹ	۶ر مئی ۱۸۳۱ء
۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۱۷۶۱ء	فرید پور	۲۰	بنگال	۱۸۰۲ء
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
فرائض	۱۸۴۰ء	دودھومیاں	۱۸۵۷ء	۱۸۱۷ء
۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۱۸۹۸ء	علیگڑھ	ہندوستانی بغاوت کی وجوہات	غازی پور ۱۸۶۲ء	محمدن اینگلو اورینٹل کالج
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
سرسید	اے۔او۔ہیوم	۱۸۸۵ء	۱۹۰۵ء	۳۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء
۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
علی گڑھ	سر آغا خان	سید علی حسن بلگرامی	اکتوبر ۱۹۱۳ء	دسمبر ۱۹۱۶ء
۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵

۱۹۲۸ء	۱۹۲۸ء	چوہدری رحمت علی	الٰہ آباد ۱۹۳۰ء	۱۹۳۴ء
۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۱۹۳۳ء	۱۹۳۵ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۸ء	۲۲/دسمبر ۱۹۳۹ء
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
پاکستان	۲۳/مارچ ۱۹۴۰ء	۲۹/مارچ ۱۹۴۲ء	لارڈ ویول	مولوی فضل الحق
۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
جون ۱۹۴۵ء	قائداعظم	ابوالکلام آزاد	۲۵/جون	۳۰
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵
۵۷	مارچ ۱۹۴۷ء	۳/جون	۱۶/جولائی ۱۹۴۷ء	سر سیرل ریڈکلف
۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
صغرا فاطمہ	۱۹۳۵ء	دسمبر ۱۹۰۷ء	۱۱/ستمبر ۱۹۴۸ء	۲۵/مارچ ۱۹۴۸ء

مختصر جوابات وسوالات

سوال نمبر ۱۔ شاہ ولی اللہ پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- شاہ ولی اللہ ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء کو پیدا ہوئے۔
- ii- آپ نے قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ کیا۔
- iii- آپ نے مسلمانوں کے آپس کے اختلافات ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔
- iv- آپ کا انتقال ۱۰/ اگست ۱۷۶۲ء میں ہوا۔

سوال نمبر ۲۔ حضرت شاہ عبدالعزیز پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- آپ شاہ ولی کے صاحبزادے تھے۔
- ii- آپ نے قرآن پاک کا اردو میں ترجمہ کیا۔
- iii- آپ نے ایک انقلابی پروگرام تشکیل دیا۔
- iv- آپ نے مسلمانوں پر ایک اسلامی معاشرے کے قیام کے لیئے زور دیا۔

سوال نمبر ۳۔ سید احمد شہید کے متعلق چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- آپ رائے بریلی میں ۱۷۸۶ء میں پیدا ہوئے۔
- ii- آپ نے تحریک مجاہدین شروع کی۔
- iii- آپ شاہ ولی اللہ سے بے حد متاثر تھے۔
- iv- آپ کی شہادت ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو ہوئی۔

سوال نمبر ۴۔ تحریک مجاہدین کے کوئی سے چار مقاصد تحریر کریں۔

جواب:
- i- توحید کی دعوت کو عام کرنا۔
- ii- مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنا۔
- iii- مسلمانوں کو ایسے خیالات سے بچانا جو اسلام کے منافی ہوں۔
- iv- مسلمانوں کو غیر اللہ کی عبادت سے بچانا۔

سوال نمبر ۵۔ دوقومی نظریے کی بنیاد کی چار وجوہات بیان کریں۔

جواب:
- i- مذہبی فرق: ہندو اور مسلمانوں کے مذاہب میں زمین آسمان کا فرق تھا۔
- ii- معاشی فرق: ۱۸۵۷ء کی جنگ کے بعد مسلمانوں کو معاشی پستی کی طرف دھکیل دیا گیا تھا۔
- iii- کانگریس کا رویہ: کانگریس کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ انتہائی تعصبانہ تھا۔
- iv- بنگال کی تقسیم: تقسیم بنگال کی ہندو مخالفت کے باعث مسلمانوں اور ہندوؤں کے اختلافات بڑھے۔

سوال نمبر۶۔ فرائضی تحریک پر چار جملے تحریر کریں۔ (۲۰۱۰)

جواب:
i- فرائضی تحریک حاجی شریعت اللہ نے شروع کی۔

ii- اس تحریک کا مقصد بنگالی مسلمانوں کی بحالی تھا۔

iii- اس تحریک سے غیر اسلامی رسومات کے خاتمے میں مدد ملی۔

iv- اس تحریک سے مزارعین کے حقوق کا تحفظ ہوا۔

سوال نمبر۷۔ سر سید احمد خان پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
i- سر سید احمد خان ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

ii- آپ ایک عظیم رہنما تھے۔

iii- آپ نے علیگڑھ تحریک شروع کی۔

iv- آپ نے مسلمانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیئے علی گڑھ یونیورسٹی بنائی۔

سوال نمبر۸۔ علی گڑھ تحریک کے چار مقاصد بیان کریں۔ (۲۰۱۲)

جواب:
i- شعوری بیداری: اس تحریک نے مسلمانوں میں شعوری بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔

ii- انگریزوں کے ساتھ بہتر تعلقات: اس تحریک کا مقصد انگریزوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کو بہتر بنانا تھا۔

iii- جدید تعلیم: اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف راغب کرنا تھا۔

iv- سیاسی جھگڑوں سے دوری: اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کو سیاسی گٹھ جوڑ سے دور رکھ کر انگریزوں سے تعلقات بہتر بنانا تھا۔

سوال نمبر۹۔ دوقومی نظریے پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
i- دوقومی نظریہ ہندو اور مسلمانوں کو علیحدہ قومیں بتاتا ہے۔

ii- یہ تحریک پاکستان کی بنیاد بنا۔

iii- اس نظریے کو تمام مسلمان رہنماؤں کی حمایت حاصل تھی۔

iv- پوری جدوجہد آزادی دوقومی نظریے کی بنیاد پر کی گئی۔

سوال نمبر۱۰۔ مسلم لیگ کے قیام کی چار وجوہات بتائیں۔

جواب:
i- دوقومی نظریے سے واضح ہو چکا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو علیحدہ اقوام ہیں۔

ii- کانگریس کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ انتہائی تعصّبانہ تھا۔

iii- گائے کی ذبح پر پابندی لگادی گئی۔

iv- زبان کا مسئلہ: ہندی اردو فساد نے بھی حالات کو مزید خراب کیا۔

سوال نمبر ۱۱۔ مسلم لیگ کے قیام کے کوئی چار مقاصد تحریر کریں۔ (۲۰۱۱) (۲۰۱۳)

جواب:
- i- مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا تحفظ کرنا۔
- ii- ہندوستان میں آزاد حکومت کی بنیاد ڈالنا۔
- iii- اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ۔
- iv- مسلمانوں کے مطالبات انگریزوں تک پہنچانا۔

سوال نمبر ۱۲۔ جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کے کردار پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیئے مسلم لیگ نے عملی اقدامات کیئے۔
- ii- میثاق لکھنو کے باعث کانگریس نے مسلمانوں کے علیحدہ تشخص کو تسلیم کیا۔
- iii- مسلمانوں کو اسمبلی میں شمولیت ملی۔
- iv- مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں مسلمانوں کی نشستوں کی تعداد مخصوص کردی گئی۔

سوال نمبر ۱۳۔ قائداعظم کے چودہ نکات میں سے کوئی سے چار لکھیئے۔

جواب:
- i- آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہوگا جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خودمختاری دی جائے گی۔
- ii- تمام صوبوں کو ایک اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔
- iii- مرکزی قانون ساز اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہ ہو۔
- iv- تمام فرقوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

سوال نمبر ۱۴۔ خطبۂ الٰہ آباد پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- یہ خطبہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ہوا۔
- ii- اس کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔
- iii- اس میں پہلی مرتبہ علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔
- iv- یہ جدوجہد آزادی میں سب سے اہم موڑ تھا۔

سوال نمبر ۱۵۔ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- یہ ایکٹ انگریز حکومت کی جانب سے دیا گیا۔
- ii- اس میں صوبائی خودمختاری کو اوّلیت دی گئی۔
- iii- اس ایکٹ کے نتیجے میں انتخابات ہوئے جس میں کانگریس کو کامیابی حاصل ہوئی۔
- iv- اس کے نتیجے میں کانگریس نے مسلمانوں کو پستی میں دھکیلنے کی بھرپور کوششیں کیں۔

سوال نمبر۱۶۔ قراردادِ پاکستان پر چار جملے لکھیئے۔ (۲۰۱۱) (۰۱۳)

جواب:
- i- قراردادِ پاکستان برصغیر کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔
- ii- یہ قرارداد ۲۳/ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور منٹو پارک میں پیش کی گئی۔
- iii- یہ قرارداد مولوی فضل الحق نے پیش کی۔
- iv- اسی قرارداد نے پاکستان کی بنیاد رکھی۔

سوال نمبر۱۷۔ کرپس مشن پر چار جملے لکھیں۔

جواب:
- i- سراسٹیفورڈ کرپس نے ۲۹/ مارچ ۱۹۴۲ء کو چند تجاویز پیش کیں جو کرپس مشن کہلاتی ہیں۔
- ii- ہندو اور مسلمانوں نے اس کی مخالفت کی۔
- iii- اس کے نتیجے میں ہندوستان کے حالات خراب تر ہوگئے۔
- iv- اس میں جنگ عظیم کے بعد قانون ساز اسمبلی بنانے کی تجویز تھی۔

سوال نمبر۱۸۔ شملہ کانفرنس پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- یہ کانفرنس لارڈ ویول نے جون ۱۹۴۵ء کو شملہ میں بلائی۔
- ii- اس میں مسلمانوں کی نمائندگی قائداعظم نے کی۔
- iii- ہندوؤں کی نمائندگی مولانا عبدالکلام آزاد نے کی۔
- iv- قائداعظم نے الیکشن کا مطالبہ کیا جبکہ ہندوؤں نے اس کانفرنس کی مخالفت کی۔

سوال نمبر۱۹۔ ۳/ جون کے منصوبے پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- ۳ جون کو وائسرائے نے تقسیم کا نقشہ تیار کیا۔
- ii- ۱۴/ اگست کو پاکستان کو اقتدار منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔
- iii- صوبوں کی نئی حدیں مقرر کرنا کمیشن پر چھوڑا گیا۔
- iv- سندھ اسمبلی کو ووٹ کے ذریعے فیصلے کا اختیار دیا گیا۔

سوال نمبر۲۰۔ ریڈکلف ایوارڈ پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- ریڈکلف ایک عام وکیل تھا جسے سرحدوں کے تعین کے لیئے بھیجا گیا۔
- ii- وہ ہندوؤں کے ساتھ مل گیا اور مسلمانوں سے زیادتی کی۔
- iii- اس نے مسلم اکثریت کے کئی علاقے ہندوستان میں شامل کردیئے۔
- iv- اس کی خراب پالیسی کی وجہ سے پاکستان کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال نمبر۲۱۔ تحریک پاکستان میں پنجاب کے کردار پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- پنجاب آبادی کے لحاظ سے ایک بڑا صوبہ ہے۔
- ii- علامہ اقبال جنہوں نے پاکستان کا تصور پیش کیا پنجاب اسمبلی سے تعلق رکھتے تھے۔
- iii- پاکستان کی قرارداد بھی لاہور میں پیش کی گئی جو کہ پنجاب کا دل کہلاتا ہے۔
- iv- پنجاب کے طالبعلموں نے سول نافرمانی شروع کر کے سرکار کو ہلا ڈالا۔

سوال نمبر۲۲۔ جدوجہد آزادی میں سندھ کے کردار پر چار جملے لکھیئے۔ (۲۰۱۲)

جواب:
- i- سندھ کو باب الاسلام کہا جاتا ہے۔
- ii- مسلم لیگ کی پہلی سالانہ میٹنگ کراچی، سندھ میں دسمبر ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔
- iii- ۱۹۴۳ء کو مسلم لیگ کی پہلی کابینہ سندھ میں قائم ہوئی۔
- iv- سندھ مدرسہ کے طالبعلم تحریک آزادی میں صفِ اول میں شامل تھے۔

سوال نمبر۲۳۔ جدوجہد آزادی میں بلوچستان کے کردار پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- تقسیم سے قبل بلوچستان نہایت پسماندہ صوبہ تھا۔
- ii- بلوچوں نے پاکستان کی تحریک کی بھرپور حمایت کی۔
- iii- ۱۹۴۷ء میں بلوچی جرگے نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔
- iv- بلوچستان کے قاضی محمد نے مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی۔

سوال نمبر۲۴۔ جدوجہد آزادی میں سرحد کے کردار پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- سرحد پٹھانوں کی سرزمین ہے۔
- ii- سرحد سے سردار اورنگزیب خان نے اس تحریک کی حمایت کی۔
- iii- اسلامیہ اور ایڈورڈ کالج کے طالبعلموں نے تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- iv- سرحد کی خواتین کا ایک ونگ بھی بنایا گیا۔

سوال نمبر۲۵۔ نظریاتی مملکت کے شہری کی ذمہ داریوں میں سے کوئی سی چار لکھیئے۔

جواب:
- i- لوگوں کو اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنی چاہیئے۔
- ii- لوگوں کو حب الوطنی کا جذبہ دکھانا چاہیئے۔
- iii- لوگوں کو اپنا کام بھرپور ایمانداری اور دیانت سے کرنا چاہیئے۔
- iv- انہیں معاشرے سے برائی ختم کرنے میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔

سوال نمبر۲۶۔ قائداعظم کی چار خصوصیات لکھیئے۔

جواب:
i- قائداعظم انتہائی اصول پسند آدمی تھے۔ ہمیشہ اصولی سیاست کرتے تھے۔
ii- آپ انتہائی قابل اور ذہین تھے۔ آپ دلیر، ذمہ دار اور انتہائی محنتی تھے۔
iii- آپ سچائی کو بہت پسند کرتے تھے اور خود بھی سچ کہنے سے ہچکچاتے نہیں تھے۔
iv- آپ مستحکم جذبات رکھتے تھے۔

سوال نمبر۲۷۔ بحیثیت گورنر جنرل قائداعظم کی کوئی سی چار خصوصیات لکھیں۔ (۲۰۱۲)

جواب:
i- آپ نے قومی سالمیت و یکجہتی پر بہت زور دیا۔
ii- آپ نے 6.5 ملین مہاجرین آبادکاری کے مسئلے کو بھرپور توجہ دی۔
iii- آپ نے سرکاری افسران کو ہدایت کی کہ وہ اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھیں۔
iv- انہوں نے بیرونی اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ انتہائی دوستانہ اوابط پروان چڑھائے۔

سوال نمبر۲۸۔ ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
i- یہ وہ تاریخ ہے جب پاکستان کو آزادی حاصل ہوئی۔
ii- اس دن اسلامی تاریخ ۲۷ رمضان المبارک تھی جو کہ شب قدر مانی جاتی ہے۔
iii- یہ اللہ کا تحفہ ہے۔
iv- ہمیں ہمیشہ تاریخوں کے اس اتفاق کو شکرانے کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے۔

سوال نمبر۲۹۔ علی گڑھ تحریک کی چار اہم شخصیات کے نام لکھیئے۔

جواب:
i- نواب محسن الملک
ii- نواب وقار الملک
iii- مولانا شبلی نعمانی
iv- مولانا الطاف حسین حالی

سوال نمبر۳۰۔ سید احمد شہید کی تحریک بیان کیجئے۔ (۲۰۱۱) (۲۰۰۹)

جواب:
i- سید احمد شہید برصغیر میں اسلام کی برتری اور اقتدار اعلیٰ کے احیاء کے لئے اسلامی ریاست کا قیام چاہتے تھے۔
ii- اسلامی اقتدار اور احیاء کی بحالی کے لئے ان کی تحریک نے پنجاب اور سرحد میں سکھوں کے خلاف جہاد شروع کر دیا۔
iii- تحریک مجاہدین نے سکھوں کے خلاف پہلی لڑائی اکوڑہ کے مقام پر اور دوسرے لڑائی حضرو میں کامیابی حاصل کی لیکن تیسری لڑائی بالاکوٹ کے مقام پر شکست کھائی اور سید احمد اور شاہ اسماعیل شہید ہو گئے اور تحریک مجاہدین ختم ہو گئی۔
iv- اسلامی معاشرہ اور ریاست کے احیاء کے لیے عظیم جدوجہد اور کوششوں کے حوالے سے سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید یاد رکھے جائیں گے۔

بیانیہ سوالات وجوابات

سوال نمبرا۔ حضرت شاہ ولی اللہ پر نوٹ لکھیئے اور پاکستان کی آزادی کی تحریک میں ان کے کردار پر روشنی ڈالیئے۔
تحریک احیاء میں شاہ ولی اللہ کے کردار پر روشنی ڈالئے۔ (۲۰۱۱) (۲۰۰۹)

جواب۔ **تعارف:**

برصغیر پاک وہند پر تقریباً ایک ہزار سال حکومت کرنے کے بعد مسلمان اسلامی تعلیمات سے روگرانی کے باعث زوال پذیر ہوئے۔اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے بیشتر علماء اور مشائخ نے اسلامی تعلیمات کے پرچار کے لیئے مختلف تحریکیں شروع کیں۔حضرت شاہ ولی اللہ کی کوششیں اس ضمن میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اور اسلامی معاشرے کی تشکیل کی جانب پہلا قدم تھیں۔

خاندانی پس منظر:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۴ شوال بمطابق ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء کو دہلی کے ایک نواحی گاؤں پھلت میں نہایت معتبر خاندان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد شاہ عبدالرحیم دہلی کے مشہور مدرسہ رحیمیہ کے بانیوں میں سے تھے۔شاہ عبدالرحیم مشہور مفکر اور مذہبی رہنما تھے۔انہوں نے اپنے بیٹے کا نام قطب الدین رکھا لیکن بعد میں وہ اپنی نیک سیرتی کی وجہ سے ولی اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

شاہ ولی اللہ نے اپنی ابتدائی تعلیم مدرسہ رحیمیہ سے ہی حاصل کی۔۱۵ سال کی عمر میں ہی آپ کو اسلامی تعلیمات کے خاص موضوعات پر عبور حاصل ہو چکا تھا۔

بحیثیت استاد:

شاہ ولی اللہ اتنے قابل طالب علم تھے کہ ۱۷ برس کی عمر میں آپ اپنے والد کی جگہ مدرسہ رحیمیہ کے شیخ مقرر ہوئے۔آپ نے بارہ سال تک علم کی روشنی پھیلائی ۱۷۲۴ء میں آپ سعودی عرب چلے گئے جہاں آپ نے حج کیا اور مزید تعلیم حاصل کی۔آپ ۱۷۳۲ء میں دہلی واپس تشریف لائے۔

اسلام کی تبلیغ:

شاہ ولی اللہ مسلمانوں کے لیئے قرآنی تعلیمات کے پرچار کے زبردست حامی تھے۔۱۷۰۷ء میں اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد مسلمان اخلاقی اور مذہبی طور پر پستی میں گرتے چلے گئے۔مرہٹوں اور جاٹ نے انہیں کچلنے کی بھرپور کوششیں کیں۔شاہ ولی اللہ کو اندازہ تھا کہ اگر مسلمان اسلام کے راستے پر نہ چلے تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔اس لیئے انہوں نے انتھک کوششوں سے برصغیر میں اسلامی تعلیمات کا پرچار کیا۔

قرآن کا ترجمہ:

شاہ ولی اللہ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھے بغیر مسلمان اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس نہیں لا سکتے۔لوگوں کے قرآن سمجھنے کی ضرورت کا آپ کو بھرپور اندازہ تھا۔اس لیئے آپ نے قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ کیا۔یہ آپ کی قابل قدر کوشش تھی۔بعد میں آپ کے بیٹوں شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالعزیز نے قرآن پاک کا اردو میں ترجمہ کیا۔

سیاسی خدمات:

شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کو انکے سیاسی حقوق دلانے کے لیئے بے انتہا جدوجہد کی۔آپ نے اس وقت کے مغل حکمرانوں، حیدر آباد کے ناظم روحیلہ سردار حفیظ الملک اور نجیب الدولہ کو خطوط تحریر کیئے۔آپ نے افغانستان کے حاکم احمد شاہ ابدالی کو بھی خط لکھا۔آپ نے انہیں مسلمانوں کی گرتی ہوئی شان وشوکت سے آگاہ کیا اور مسلمانوں کو مرہٹوں کی سازشوں سے بچانے کی استدعا کی۔آپ نے سپاہیوں کو جہاد کی اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیا۔یہ آپ ہی کے خطوط کا نتیجہ تھا کہ احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں پر حملہ کیا اور بالآخر انہوں نے ۱۷۶۱ میں پانی پت کی تیسری جنگ میں شکست سے دوچار کیا۔

تصانیف:

شاہ ولی اللہ نے بہت سی کتابیں لکھیں۔جیسے

۱۔ حجۃ البالغہ ۲۔ عزالتل احکافہ

آپ نے حدیث، فقہ اور تفسیر پر بھی بیشتر کتابیں تحریر کیں۔

انتقال:

شاہ ولی اللہ کا انتقال ۱۰ اگست ۱۷۶۲ء میں ہوا آپ کے بیٹے شاہ عبدالعزیز نے مدرسہ رحیمیہ میں آپ کے مشن کو جاری رکھا۔

سوال نمبر۲۔ برصغیر سے معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لئے سید احمد شہید بریلوی کی تحریک نے کیا کردار ادا کیا؟ (۲۰۰۹)

جواب۔

ابتدائی زندگی:

برصغیر کی تاریخ میں سید احمد شہید بریلوی ایک مشہور مبلغ گزرے ہیں۔آپ ۱۷۸۶ء میں رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔آپ نے واجبی سی ابتدائی تعلیم حاصل کی کیونکہ آپ کا رجحان سپاہیانہ تعلیم کی طرف تھا۔آپ شاہ ولی اللہ سے بہت متاثر تھے اور شاہ عبدالعزیز کے پیروکار تھے۔ ۱۸۱۲ء میں آپ نے نواب امیر خان ٹونک کی فوج میں شمولیت اختیار کرلی۔

تحریکِ مجاہدین:

سید احمد شہید نے انڈیا کے شمال میں ایک تحریک شروع کی جسے تحریک مجاہدین کہا جاتا ہے۔اس تحریک نے مسلمانوں میں اک نئی روح پھونک دی اور وہ آزادی کی جدوجہد کے لئے تیار ہوگئے۔سید احمد شہید نے یہ تحریک ۱۸۳۱ء میں حج سے واپس آنے کے بعد شروع کی۔

تحریکِ مجاہدین کے مقاصد:

تحریک مجاہدین کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت کو عام کرنا

۲۔ مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنا۔اور لوگوں کو اسلام کی بتائی ہوئی سیدھی سادی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرنا

۳۔ مسلمانوں کو ایسے اعمال اور افعال اور خیالات سے بچانا جو اسلامی اقدار کے منافی ہوں۔

۴۔ مسلمانوں کو غیر اللہ کی عبادت سے بچانا۔

۵۔ مسلمانوں کو اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہ کرنا۔

تحریکِ مجاہدین کی ابتداء:

سید احمد پنجاب اور سرحد میں اسلامی اقدار کو دوبارہ رائج کر کے سکھوں کی آمریت کا خاتمہ چاہتے تھے۔ آپ نے پنجاب اور سرحد میں جہاد کی ابتداء کی۔ شاہ اسمٰعیل شہید نے بھی چھ ہزار ساتھیوں کے ساتھ آپ کا ساتھ دیا۔

آپ ۱۸۲۶ء میں سندھ آئے اور سید صبغت اللہ شاہ پیر پگارا کی مدد چاہی جنھوں نے اپنے حروں کا دستہ آپکے ہمراہ کیا۔ سید احمد نے اپنے خاندان کو بھی پیر پگارا کی پناہ میں دیا اور خود جہاد پر رخصت ہوئے۔

تحریک مجاہدین کی کامیابیاں:

دسمبر ۱۸۲۶ء میں آپ نوشہرہ پہنچے اور اسے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ سکھوں کے خلاف آپ نے پہلی لڑائی ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ کو آکوڑہ کے پاس لڑی۔ سکھوں کو شکست ہوئی۔ دوسری لڑائی حاضرو کے مقام پر ہوئی اور اس میں بھی سکھوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

امیر المومنین:

تحریک مجاہدین کی کامیابیوں سے متاثر ہو کر کئی پٹھان قبائل نے تحریک میں شمولیت اختیار کرلی۔ مجاہدین کی تعداد اکتیس ہزار سے تجاوز کر گئی اور سید احمد شہید کو امیر المومنین کا درجہ دیا گیا۔

تحریک مجاہدین کی ناکامی:

جلد ہی سید احمد کے لیئے سازشوں کے در کُھل گئے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ (۱۷۸۰ - ۱۸۳۹) نے سردار یار محمد اور اس کے بھائی سلطان محمد خان کو رشوت دے کر سید احمد کی خلافت کے خاتمے کے لیئے سازش کی۔ قبائلی سرداروں کی غداری نے آپ کے دل کو سخت ٹھیس پہنچائی اور آپ نے بالاکوٹ کو اپنا نیا ہیڈ کوارٹر مقرر کیا۔ مظفر آباد میں سکھوں اور مجاہدین کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں سید احمد اور ان کے قریبی ساتھی ۶ مئی ۱۸۳۱ کو شہید ہو گئے۔

اختتامیہ:

باوجود اس کے کہ تحریکِ مجاہدین بالاکوٹ میں کامیاب نہ ہوسکی مگر اس نے برصغیر کے مسلمانوں کے دل میں آزادی کی جوت جگادی۔ ولایت علی پٹنہ نے سید احمد کے مقصد کو آگے بڑھایا۔

سوال نمبر ۳۔ فرائضی تحریک پر نوٹ لکھیئے۔ **(۲۰۱۱)**

جواب:

حاجی شریعت اللہ کی ابتدائی زندگی:

حاجی شریعت اللہ برصغیر کے مشہور مشائخ میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ آپ ۱۷۶۱ میں فرید پور (بنگال) میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت کم عمری میں مکہ مکرمہ چلے گئے جہاں آپ ۲۰ سال تک رہے اور دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ ۱۸۰۲ میں واپس برصغیر آئے۔

فرائضی تحریک: **(۲۰۱۰)**

آپ مسلمانوں کی ابتر مذہبی حالت کو دیکھ کر بہت دلبرداشتہ ہوئے۔ آپ نے اسلامی فرائض کو پورا کرنے پر بھرپور زور دیا۔ آپ کی تحریک کو اسی لیئے فرائضی تحریک کہا جاتا ہے۔

فرائضی تحریک کے مقاصد:

فرائضی تحریک کے دواہم مقاصد تھے۔

(الف) تمام اسلام کے منافی رسومات، رواج، تہذیب جو بنگالی مسلمانوں میں عام تھیں ان کا خاتمہ۔

(ب) مسلمانوں کو اسلام کی سیدھی، سچی راہ پر چلانا۔

فرائضی تحریک کی جدوجہد:

ابتداء میں فرائضی تحریک کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آہستہ آہستہ یہ پورے بنگال میں پھیل گئی۔ اس تحریک کے نتیجے میں بنگال کے مسلمانوں میں خوداعتمادی پیدا ہوئی۔

دودھومیاں:

حاجی شریعت اللہ کے انتقال کے بعد آپ کے بیٹے دودھومیاں (محمد محسن) فرائضی تحریک کے رہنما بنے اور اسے مزید آگے بڑھایا۔ انہوں نے مزارعین کی مشکلات کی جانب بھرپور توجہ دی جس کے نتیجے میں مزارعین کو اتنی جرائتمندی حاصل ہوئی کہ انہوں نے زمینداروں کے آگے جھکنے سے انکار کردیا۔

اختتامیہ:

فرائضی تحریک کے نتیجے میں نہ صرف بنگالی مسلمانوں کو خوداعتمادی حاصل ہوئی بلکہ مزارعوں کے حقوق کا بھی تحفظ ہوا۔

سوال نمبر۴۔ علی گڑھ تحریک کی کامیابیوں پر نوٹ لکھیے۔

جواب:

تعارف:

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان سیاسی، معاشی، تعلیمی طور پر پست ہوتے چلے گئے۔ انگریزوں کا ماننا تھا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ مسلمانوں کے ایماء پر لڑی گئی انگریزوں نے مسلمانوں کو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنانا شروع کردیا مسلمانوں سے اقتدار چھین لیا گیا۔ ایسے میں مسلمانوں کو شدت سے ایک ایسے رہنما کی ضرورت تھی جو انہیں ذلت کے سیاہ اندھیروں سے نکال سکے۔ ایسے ہی ایک تاریک اور سیاہ دور میں سرسید احمد خان ایک دلیر اور عظیم رہنما بن کر اُبھرے۔

سرسید کی ابتدائی زندگی:

سرسید احمد خان ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک عظیم رہنما تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ۱۸۳۹ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں شامل ہوئے۔ آپ ۱۸۴۶ء میں جج بنے اور بعد میں چیف جج کے طور پر بنگلور ٹرانسفر ہوئے۔

تحریک علیگڑھ:

مسلمانوں کی حالت زار کو مدنظر رکھتے ہوئے سرسید احمد خان نے ایک تحریک شروع کی جسے علیگڑھ تحریک کہا جاتا ہے۔ علیگڑھ یونیورسٹی کا قیام بھی اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ اس تحریک کے دواہم جزو تھے۔

(الف) مسلمانوں کی تعلیم کو بہتر کرکے ان کی معاشرتی حالت کو بہتر بنانا۔

(ب) برطانوی حکومت سے تعاون۔

تحریک علیگڑھ کے مقاصد:

تحریک علیگڑھ کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱۔ شعوری بیداری:

سرسید احمد خان نے مسلمانوں میں شعوری بیداری پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ انہوں نے مسلمانوں کو اُکسایا کہ ماضی کو بھلا کر مستقبل پر نظر رکھیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اس حقیقت کو قبول کرلیں کہ انگریز اُن پر حکمرانی کرتے ہیں۔

۲۔ برطانیہ کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا:

سرسید نے اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے برطانوی حکمرانوں کو بھی باور کروانے کی کوشش کی کہ مسلمان اکیلے ۱۸۵۷ء کی جنگ کے ذمہ دار نہیں۔ انہوں نے ایک کتاب Essay on Causes of Indian revolt لکھی۔ یہ کتاب برطانوی پارلیمنٹ میں بھی بھیجی گئی اور مختلف افسران بالا کو بھی دی گئی۔ اس میں انہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کیں۔

(الف) برطانوی حکومت کی کارکردگی عوام کی اُمید کے برعکس تھی۔

(ب) حکومت عام لوگوں کے مسائل سمجھنے میں ناکام رہی۔

(ج) لوگوں کی فلاح کے لیۓ حکومت کوئی پروگرام مرتب نہ کرسکی۔

(د) ایسے قوانین لاگو کیئے گئے جو لوگوں کے تہذیب و تمدن کے منافی تھے۔

(و) حکومتی انتظام کے بعض آلہ کا عوام اور حکومت میں تصادم چاہتے تھے۔

۳۔ جدید طرز تعلیم کی ترغیب دینا:

سرسید نے مسلمانوں کو جدید علوم حاصل کرنے کی ترغیب دیے وہ جانتے تھے کہ اس کے بغیر کسی بھی قسم کا مقابلہ ممکن نہ ہو سکے گا۔ انہوں نے انگریزی زبان کے ساتھ ساتھ سائنسی تعلیم کو بھی فروغ دیا۔ اس سلسلے میں ۱۸۶۲ء میں غازی پور میں ایک سائنٹفک سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ بعد میں اسے علیگڑھ منتقل کردیا گیا۔ یہ ادارہ جدید سائنسی علوم کا اردو میں ترجمہ کرتا تھا۔ انہوں نے برطانیہ کی کیمبرج یونیورسٹی کی طرز پر علیگڑھ میں ایک اسکول بھی قائم کیا جسے بعد میں کالج کا درجہ دیا گیا اور یہ ایم۔ اے۔ او کالج یعنی محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے نام سے مشہور ہوا۔

۴۔ تصادم کے بغیر سیاست:

سرسید نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ جب تک وہ استحکام حاصل نہ کرلیں سیاست سے دور رہیں اسطرح انہیں برطانیہ سے تعلقات بہتر بنانے میں بھی مدد ملی۔

علیگڑھ تحریک کی خدمات اور کامیابیاں:

۱۔ اہم شخصیات:

علی گڑھ تحریک میں بہت سے نمایاں شخصیات نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں ہے جن میں سے چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
نواب محسن الملک۔ نواب وقار الملک۔ مولانا شبلی نعمانی۔ مولانا الطاف حسین حالی۔ مولانا چراغ حسن

۲۔ تعلیمی خدمات:

سرسید مسلمانوں کے لیئے جدید تعلیم کی ضرورت سے بخوبی آگاہ تھے۔اس ضمن میں سائنٹفک سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا بعد میں اسے علی گڑھ منتقل کردیا گیا۔ یہ ادارہ جدید سائنسی علوم کا اردو میں ترجمہ کرتا تھا۔اسی طرح برطانیہ کی کیمبرج یونیورسٹی کی طرز پر ایم۔اے۔او کالج کی بنیاد بھی رکھی گئی۔

۳۔ معاشرتی خدمات:

مسلمانوں کے وقار کو بحال کرنے کے لیئے سرسید نے مندرجہ ذیل خدمات انجام دیں۔

(الف) Causes of Indian revolt' اور Loyal Muhammadans of India لکھیں اوران کے ذریعے سے مسلمانوں کی مشکلات کو کم کرنے کی کوشش کی اور انگریزوں کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کی کاوش بھی کی۔

(ب) مسلمان کی نوکریوں پر لگا بین (ban) نرم ہو گیا۔

(ج) مسلمانوں کی جائیدادیں انہیں واپس مل گئیں۔

(د) ترقی کے کئی پروگراموں میں مسلمانوں کو شامل کیا گیا۔

اختتامیہ:

علی گڑھ تحریک نے نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کو طاقت بخشی کہ وہ حالات کا مقابلہ کرسکیں بلکہ دوقومی نظریے کی بنیاد بھی فراہم کی۔

سوال نمبر ۵۔ دوقومی نظریے کی وضاحت کریں۔دوقومی نظریہ کیا ہے؟تشکیل پاکستان میں اس نے کیا کردار ادا کیا؟ (۲۰۱۳،۲۰۰۹)

جواب: **تعارف:**

تھیوری سے مراد سوچنے کا انداز اور طریقہ ہے۔ یہ تصورات کا مجموعہ ہوتا ہے۔نظریہ تھیوری کے لیئے اردو میں استعمال کیا جانے والا لفظ ہے اوراس سے مراد یہ ہے کہ۔

’’عقائد اقدار رسوم ورواج اور عمل کا ایسا مجموعہ جو کسی معاشرے میں شامل تمام افراد کے لیئے یکساں ہو اور تمام افراد میں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہو نظریہ کہلاتا ہے۔‘‘

دوقومی نظریہ:

اگر ہم پاکستان کی بنیاد کے حوالے سے دیکھیں تو دوقومی نظریے کا اپنا ایک علیحدہ مطلب ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ برصغیر میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں اوران اقوام نے بلاشبہ بہت لمبا عرصہ اکٹھا ایک ہی خطے میں گزارا ہے مگران کو ایک دوسرے میں شامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کا مذہب، اقدار، رسم ورواج اور تہذیب ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہے۔ یہ اتنے مختلف ہیں کہ ان کا ایک ساتھ رہنا ممکن نہیں۔

دوقومی نظریے کے وجود میں آنے کی وجوہات:

دوقومی نظریے کے وجود میں آنے کی یوں تو کئی وجوہات ہیں اور یہی وجوہات آگے چل کر پاکستان کی بنیاد بنیں۔ان میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **مذہبی اختلافات:**

ہندواور مسلمانوں کے درمیان سب سے بڑا فرق مذہب کا ہے۔ مسلمان اللہ کوایک مانتے ہیں جبکہ ہندوؤں کے ہاں اَن گنت خداؤں کا نظریہ ہے۔

۲۔ **ہندوقوم پرست:**

ہندوقوم پرست بہت زیادہ انتہا پسند تھے انہوں نے برصغیر میں مسلمانوں کی اہمیت کو یکسر نظر انداز کردیا اُن کی تصانیف نے مسلمانوں میں نفرت کے جذبات بھڑکا دیئے۔

۳۔ **تہذیبی اختلافات:**

ہندواور مسلمان دو الگ تہذیب سے تعلق رکھنے والی اقوام ہیں۔ مسلمان گائے کو ذبح کرتے جبکہ ہندو اُسکی پوجا کرتے۔ مسلمان مُردوں کو دفن کرتے جبکہ ہندو اسے جلاتے ہیں۔

۴۔ **معاشرتی اختلافات:**

ہندواور مسلمانوں کا رہن سہن، لباس، برتن، سلام کے طریقے، خوراک غرضیکہ ہر چیز مختلف تھی۔

۵۔ **معاشی اختلافات:**

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کو معاشی طور پر بدحال کردیا گیا جبکہ ہندوؤں کے پاس دولت کے انبار تھے۔

۶۔ **تعلیمی اختلافات:**

ہندو مسلمانوں سے کہیں بہتر طور پر تعلیم یافتہ تھے۔

۷۔ **سیاسی اختلافات:**

سیاسی طور پر بھی دونوں اقوام ایک دوسرے سے مکمل طور پر اختلاف رکھتی تھیں۔

۸۔ **زبان کا فرق:**

ہندواور مسلمانوں کی زبانوں میں بھی بہت زیادہ فرق تھا۔ جبکہ اُردو کو ہندی کی طرح لکھنے کی بحث نے بھی ہندو مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو بڑھاوادیا تھا۔

۹۔ **کانگریس کا رویہ:**

کانگریس کا تعصبانہ رویہ بھی دونوں قوموں کے اختلافات کو بڑھانے کا سبب بنا۔

۱۰۔ **بنگال کی تقسیم:**

بنگال کی علیحدگی پر ہندوؤں کی جانب سے جو رویہ ظاہر ہوا اُس سے بھی ہندو مسلم اختلافات کو ہوا ملی کیونکہ بنگال کی علیحدگی مسلمانوں کے لیئے فائدہ مند تھی۔

دوقومی نظریہ اور سرسید احمد خان:

سرسید احمد خان کو بلاشبہ دوقومی نظریے کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ ۱۸۶۸ء میں آپ نے برملا فرمایا۔

"ہندواور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں اور ایک دوسرے میں کسی طور جذب نہیں ہوسکتیں۔"

دوقومی نظریہ اور قائداعظم:

قائداعظم محمد علی جناح دوقومی نظریے کے زبردست حامی تھے۔ آپ نے فرمایا۔

"اسلام اور ہندو دھرم محض مذاہب نہیں ہیں بلکہ درحقیقت وہ دو مختلف معاشرتی نظام ہیں چنانچہ اس خواہش کو خواب وخیال ہی کہنا چاہیئے کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک مشترکہ قومیت تخلیق کرسکیں گے۔ میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ وہ دو مختلف تہذیبوں سے واسطہ رکھتے ہیں اور ان تہذیبوں کی بنیاد ایسے تصورات اور حقائق پر رکھی گئی ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔"

دوقومی نظریہ اور علامہ اقبال:

علامہ اقبال پہلی ایسی اہم شخصیت ہیں جنہوں نے علیحدہ وطن کا مطالبہ دوقومی نظریے کی بنیاد پر کیا۔ الہ آباد کے تاریخی جلسے میں انہوں نے فرمایا۔

"مجھے ایسا نظر آتا ہے اور نہیں تو شمال مغرب ہندوستان کے مسلمانوں کو آخرکار ایک اسلامی ریاست قائم کرنی پڑے گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام ایک تمدنی طاقت کے طور پر زندہ رہے اس کے لیئے ضروری ہے کہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم ہو چنانچہ ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کررہا ہوں۔"

اختتامیہ:

دوقومی نظریہ ہی درحقیقت پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے۔

سوال نمبر ۶۔ مسلم لیگ کے قیام پر مفصل نوٹ لکھیئے نیز اس کے مقاصد تحریر کریں اور جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کے کردار کی وضاحت کریں۔

جواب: **تعارف:**

تاریخ کے ایک موڑ پر مسلمان رہنماؤں کو شدت سے اس بات کا احساس ہوا کہ مسلمانوں کی اپنی ایک سیاسی جماعت کا قائم ہونا ازحد ضروری ہے۔ لہذا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو نواب وقارالملک کی سربراہی میں ایک میٹنگ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان، حکیم اجمل خان اور دوسرے بڑے رہنما بھی اس موقعے پر موجود تھے۔

مسلم لیگ کا پہلا ہیڈکوارٹر علی گڑھ کو بنایا گیا اور اس کے پہلے صدر سر آغا خان جبکہ جنرل سکریٹری سید علی حسن بلگرامی تھے۔

قیام کی وجوہات:

مسلم لیگ کے قیام کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

- i- دوقومی نظریے سے یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ ہندو اور مسلمان دو علیحدہ قومیں ہیں۔
- ii- کانگریس کے تعصبانہ رویے سے مسلمان دلبرداشتہ ہو چکے تھے۔

iii- بنگال کی علیحدگی پر ہندوؤں کا احتجاج مسلمانوں کو ناپسند ہوا۔

iv- گائے کے ذبح پر پابندی لگادی گئی۔

v- ہندی اردو بحث سے آپس کی رنجشیں بڑھ گئیں تھیں۔

مسلم لیگ کے قیام کے اغراض ومقاصد:

(i) مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا۔

(ii) مسلمانوں کی ضروریات اور مطالبوں کو انگریز حکومت تک پہنچانا۔

(iii) دوسرے مذاہب کی طرف سے تعصبانہ رویے کو کم کرنا اور ہندوستان میں رہنے والی تمام اقوام کو ایک دوسرے کے قریب لانا۔

(iv) انڈیا میں خودمختار حکومت کا قیام۔

(v) اقلیتوں کے حقوق کا قیام۔

(vi) مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان حکومت سے وفاداری کو فروغ دینا اور حکومت کے دل سے مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار:

آل انڈیا مسلم لیگ ایک ایسی سیاسی جماعت کے طور پر سامنے آئی جس نے مسلمانوں کو متحد کر کے ایسے حالات پیدا کیئے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ حقوق کا تحفظ:

مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہونے کی حیثیت سے مسلم لیگ نے عملی اقدامات کیئے تاکہ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جاسکے۔ انہوں نے کامیابی کے ساتھ حکومت تک مسلمانوں کے مطالبے پہنچائے۔ ایک طرف انہوں نے برطانوی حکومت کے خلاف ہندوؤں سے اتحاد کیا تو دوسری جانب برطانوی حکومت سے مسلمانوں کے تعلقات بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

۲۔ کانگریس سے سیاسی اتحاد:

قائداعظم نے اکتوبر ۱۹۱۳ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ ان کی انتھک کوششوں کے باعث ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ''میثاق لکھنو'' کا معاہدہ ہوا جس کے تحت کانگریس نے مسلمانوں کے علیحدہ تشخص کو قبول کیا۔

۳۔ مسلمانوں کی تعداد:

مسلم لیگ کی کوششوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اسمبلی میں ایک تہائی اکثریت حاصل ہوئی۔

۴۔ مسلمانوں کی نشستیں:

یہ بھی مسلم لیگ ہی کی بدولت ممکن ہوا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں مسلمانوں کی نشستوں کی تعداد مخصوص کردی جائے۔

۵۔ اکثریت:

جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی ان علاقوں میں مسلمانوں کے نمائندوں کی تعداد دوگنا کردی گئی۔

اختتامیہ:

انتھک سیاسی محنت اور کوششوں سے مسلم لیگ ایک بہترین سیاسی جماعت کے طور پر سامنے آئی اور مسلمانوں کو ایسا پلیٹ فارم ملا کہ انہوں نے باقاعدہ ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا اور جدوجہد کی۔

سوال نمبر ۷۔ قائداعظم کے چودہ نکات تحریر کریں۔ (۲۰۱۲) (۲۰۱۰) (۲۰۰۹)

جواب: تعارف:

۱۹۲۸ء میں جواہر لال نہرو نے نہرو رپورٹ پیش کی جو کہ مسلمانوں کے خلاف تھی۔ میثاق لکھنؤ کی بھی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ قائداعظم نے اسکے جواب میں چودہ نکات پیش کیئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ وفاقی طرز کا آئین:

آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہوگا۔ جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خودمختاری دی جائے گی۔

۲۔ صوبائی خودمختاری:

تمام صوبوں کو ایک اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔

۳۔ اقلیتوں کو موثر نمائندگی:

مجلس قانون ساز اور دیگر اداروں میں اقلیتوں کی نمائندگی کو موثر بنایا جائے۔ اور کسی اکثریت کو اقلیت میں نہ بدلا جائے۔

۴۔ مجلس قانون ساز میں مسلم نمائندگی:

مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

۵۔ جداگانہ انتخابات:

جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہوگا۔ البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب لڑسکتا ہے۔

۶۔ مسلم اکثریتی صوبوں کا تحفظ:

اگر صوبوں کی حدود میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس تبدیلی کا مسلم اکثریت والے صوبوں پر اثر نہ پڑے

۷۔ مذہبی آزادی:

تمام فرقوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

۸۔ فرقوں سے متعلق قانون:

اگر مسودۂ قانون کسی خاص فرقہ سے متعلق ہو اور فرقہ کے تین چوتھائی ممبران اسمبلی مسودۂ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے مسترد خیال کیا جائے۔

۹۔ سندھ کی علیحدگی:

سندھ کو بمبئی سے الگ کردیا جائے۔

۱۰۔ بلوچستان اور سرحد کا مساوی درجہ:

صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبے میں دوسرے صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

۱۱۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ:

آئین میں یہ بات ثابت کردی جائے کہ مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے گا۔

۱۲۔ مسلمانوں کا مذہبی ثقافتی تحفظ:

مسلمانوں کو ہر قسم کا مذہبی اور ثقافتی تحفظ فراہم کیا جائے۔

۱۳۔ وزارتوں میں مسلم نمائندگی:

صوبائی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

۱۴۔ مرکزی آئین اور صوبوں کی منظوری:

وفاق میں شامل صوبوں کی منظوری کے بعد مرکزی آئین میں کوئی ردوبدل نہ کی جائے۔

اختتامیہ:

قائداعظم کے چودہ نکات نے یہ بات ثابت کردی کہ اب مسلمان کبھی بھی ہندوؤں کی ہٹ دھرمی برداشت نہیں کریں گے۔

سوال نمبر ۸۔ علامہ اقبال کے خطبۂ الہ آباد پر نوٹ لکھیے۔

جواب: تعارف:

علامہ اقبال قیام پاکستان کے نظریے کے بانی کہلاتے ہیں۔ وہ برصغیر کے پہلے آدمی تھے جنہوں نے ہندوستان سے علیحدگی کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ اس مطالبے کو وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہے تھے مگر وہ پہلی مشہور شخصیت تھے جنہوں نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر یہ مطالبہ کیا۔

مسلمانوں کا علیحدہ تشخص:

مسلم لیگ کے قیام سے قائداعظم کے چودہ نکات تک، مسلم لیگ کی تمام جدوجہد مسلمانوں کو ان کے حقوق دلانے کے لیئے تھی مگر ہندو اور انگریز دونوں ہی اس کے لیئے تیار نہ تھے۔ علامہ اقبال نے ان حالات کے گہرے مشاہدے کے بعد اپنی شاعری، تصانیف، افکار اور خطابات کے ذریعے علیحدہ وطن کا نظریہ پیش کیا۔

سنہ ۱۹۳۰ء کا صدارتی خطاب:

اپنی سوچوں اور افکار کو حتمی شکل علامہ اقبال نے الہ آباد کے تاریخی خطاب میں دی۔ مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کے مقصد کا تعین کیا کہ انہیں اپنا ایک علیحدہ وطن درکار ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا۔

"میری خواہش ہے کہ پنجاب، صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دیا جائے۔

شمال مغربی برصغیر میں مسلم ریاست کا قیام مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے۔"

علامہ اقبال کا یہ خطبہ مسلمانوں کے لیئے روشنی کا ایسا مینار ثابت ہوا جس نے مسلمانوں کو نئی راہ دکھائی اور ایسی منزل کی نشاندہی کی جس کے

بغیر ان کے مسائل کا حل ممکن نہ تھا۔ خطبہ الہ آباد ہی قرار دادِ پاکستان کی بنیاد بنا۔

۱۹۳۳ء میں چوہدری رحمت علی نے اقبال کے خواب کو پاکستان کا نام دیا۔ قائداعظم نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور دن رات پاکستان بنانے کے لیئے وقف کر دیا۔

سوال نمبر ۹۔ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ اور صوبائی خودمختاری پر نوٹ لکھیئے۔

جواب: تعارف:

۱۹۳۵ء میں برطانوی حکومت نے ایک نیا آئین متعارف کروایا جس میں صوبائی خودمختاری کو اولیت دی گئی تھی۔ اس آئین کے تحت ۱۹۳۷ء میں الیکشن ہوئے۔ ان الیکشن میں حیران کن نتائج سامنے آئے۔ ۱۱ میں سے سات صوبوں میں کانگریس نے اپنی حکومت بنائی اور ایسے تمام صوبے جہاں کانگریس کو اکثریت حاصل ہوئی تھی وہاں انہوں نے مسلمانوں سے اتحاد نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

کانگریسی حکومتیں:

کانگریسی حکومتوں نے مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل واقعات سامنے آئے۔

(i) ہندو مسلم فسادات:

کانگریس حکومت کے دوران ہندو مسلم فسادات عام تھے ہندو جب چاہتے مسلمانوں کے جان و مال پر حملہ کر دیتے۔

(ii) مذہبی روک:

اسلام پر بین (Ban) لگا دیا گیا۔ ذبح پر پابندی لگادی گئی اور مساجد کے سامنے بینڈ باجے بجائے جاتے۔

(iii) وندے ماترم:

مسلمان طالبعلموں کو مجبور کیا جاتا کہ وہ وندے ماترم پڑھیں اور انہیں ماتھے پر تلک لگانے پر بھی مجبور کیا جاتا۔

(iv) گاندھی پوجا:

طالبعلموں کو مجبور کیا جاتا کہ اسکول کی اسمبلی میں گاندھی کی تصویر کی پوجا کریں۔

(v) سرکاری ملازمتوں میں ناانصافی:

سرکاری ملازمتوں کے دروازے مسلمانوں کے لیئے مکمل طور پر بند کر دیئے گئے۔

(vi) ہندی زبان کی ترویج:

ہندی کو سرکاری زبان کے طور پر متعرف کروایا گیا۔

(vii) یومِ نجات:

۱۹۳۸ء میں محمد علی جناح کو قائداعظم کا خطاب دیا گیا۔ ۱۹۳۹ء میں جب کانگریسی وزارتوں نے استعفیٰ دیا تو قائداعظم نے مسلمانوں کو یومِ نجات منانے کا کہا۔ جو کہ دسمبر ۲۲ / ۱۹۳۹ء کو کانگریسی وزارتوں سے نجات کی خوشی میں منایا گیا۔

سوال نمبر ۱۰۔ تحریک پاکستان پر مفصّل نوٹ تحریر کریں۔ (۲۰۰۹)

جواب: **تعارف:**

۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کے قیام سے ہی تحریک پاکستان مقبول ہونا شروع ہوگئی تھی۔ نہرو رپورٹ، کانگریسی وزارتیں اور الہٰ آباد کے خطبے نے اس تحریک کو سنجیدہ اور تیز کردیا۔ لیکن یہ تحریک اپنے عروج پر قرارداد پاکستان ۱۹۴۰ء کے بعد پہنچی۔

قرارداد لاہور ۱۹۴۰ء:

۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) لاہور میں قائداعظم کی سربراہی میں منعقد ہوا۔ اور ایک قرارداد ۳۰/ مارچ ۱۹۴۰ء کو پاس کی گئی۔ یہ قرارداد مولوی فضل الحق نے پیش کی اور اسکی تائید چوہدری خلیق الزماں نے کی۔ اس کے الفاظ یہ تھے۔

"اس ملک میں کوئی دستوری خاکہ اس وقت تک قابلِ عمل یا مسلمانوں کے لیئے قابلِ قبول نہ ہوگا جب تک وہ مندرجہ ذیل اصول پر مرتب نہ کیا جائے یعنی جغرافیائی اعتبار سے متعلقہ علاقے الگ خطے بنا دیئے جائیں اور جو علاقائی ترمیمیں ضروری سمجھی جائیں کرلی جائیں تاکہ ہندوستان کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں جن علاقوں کے اندر مسلمانوں کو ازروئے آبادی اکثریت حاصل ہے وہ یک جا ہو کر ایسی آزاد ریاستیں بن جائیں جن کے اجزائے ترکیبی خود مختار اور مقتدر ہوں۔"

قائداعظم نے بھی اس موقع پر تاریخی خطبہ دیا جس میں انہوں نے مسلمانوں کے علیحدہ تشخص کو اُجاگر کیا۔

قبولیت اور انکار:

تمام مسلمانوں نے اس قرارداد کو پذیرائی دی جبکہ ہندو رہنماؤں اور اخبارات نے اس قرارداد پر بہت واویلہ مچایا۔

قراردادِ پاکستان کی اہمیت:

قرارداد پاکستان برصغیر کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی مشہور قرارداد پاکستان کے بننے کا سبب بنی۔ اس کے ذریعے دوقومی نظریے کو بھی تقویت حاصل ہوئی۔

کرپس تجاویز:

سیاسی ڈیڈلاک جو کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان قائم تھا اسے ختم کرنے کے لیئے حکومت برطانیہ نے سر اسٹیفورڈ کرپس کو ۱۹۴۲ء میں ہندوستان بھیجا۔

کرپس نے اپنے قیام کے دوران مولانا آزاد، جناح، گاندھی اور نہرو سے ملاقاتیں کیں۔ ایک ہفتے کی بات چیت کے بعد اُس نے اپنی تجاویز پیش کیں۔ جو مندرجہ ذیل تھیں۔

۱۔ جنگ عظیم دوئم کے خاتمے کے بعد دستور ساز اسمبلی بنائی جائے گی جو ملک کے لیئے نیا آئین بنائے گی۔

۲۔ نیا آئین وفاقی طرز کا ہوگا جس میں اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی۔

۳۔ صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہیں تو الگ وفاق بنا دیں۔

کانگریس اور مسلم لیگ دونوں ہی ان تجاویز سے ناخوش تھے۔ چنانچہ ہندوستان کی صورتحال مزید خراب ہوگی۔

شملہ کانفرنس:

جنگ عظیم دوئم کے بعد لارڈ ویول انڈیا کے وائسرائے بنے انہوں نے کانگریس اور مسلم لیگ کی اتحادی حکومت بنانے کے لیئے کوششیں کیں۔ لارڈ ویول نے جون میں شملہ میں ایک کانفرنس بلائی جس میں مسلم لیگ کی نمائندگی قائداعظم نے کی جبکہ کانگریس کی نمائندگی مولانا عبدالکلام آزاد نے کی۔ یہ کانفرنس ۲۵ / جون ۱۹۴۵ء کو شروع ہوئی اور کئی دن تک جاری رہی۔

تجاویز:

لارڈ ویول چاہتے تھے کہ پانچ وزارتیں مسلم لیگ کی ہوں اور پانچ وزارتیں کانگریس کی جبکہ تین وزارتیں اقلیتوں کو دی جائیں۔

نامنظوری:

کانگریس نے مسلمانوں کی پانچ وزارتوں کو قبول کرنے سے انکار کردیا جبکہ قائداعظم نے انتخابات کا مطالبہ کیا۔ لہذا شملہ کانفرنس بھی ناکام ہوئی مگر کانگریس کے علاوہ تمام جماعتیں انتخابات کے حق میں تھیں۔

عام انتخابات ۱۹۴۵ء ـ ۴۶:

مرکزی اسمبلی:

دسمبر ۱۹۴۵ء میں مرکزی قانون ساز اسمبلی کے الیکشن ہوئے جس میں تمام ۳۰ نشستیں مسلم لیگ نے حاصل کیں جبکہ ۷۲ میں سے ۵۷ نشستیں کانگریس نے جیتیں۔ سندھ پنجاب اور بنگال میں مسلم لیگ کو اکثریت حاصل ہوئی۔

صوبائی اسمبلی:

فروری ۱۹۴۶ء میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات منعقد ہوئے۔ ۴۹۵ میں سے ۴۳۰ نشستیں مسلم لیگ نے جیتیں۔ مسلم لیگ نے بنگال میں اپنی حکومت قائم کی لیکن کانگریس کی ریشہ دوانیوں کے باعث اسمبلی توڑ دی گئی۔ دوبارہ انتخابات ہوئے جس میں مسلم لیگ نے سندھ کی تمام نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور اپنی حکومت بنائی جبکہ سندھ اور سرحد میں اتحادی حکومت بنائی۔

تین جون کا منصوبہ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن:

مارچ ۱۹۴۷ء میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے بنے۔ انہوں نے انڈیا کو متحد رکھنے کی بھرپور کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ تقسیم ہی اس مسئلے کا واحد حل ہے۔

تین جون کا منصوبہ اور قیام پاکستان:

تین جون ۱۹۴۷ء کو تقسیم کا منصوبہ مسلم لیگ اور کانگریس کی مشترکہ کانفرنس میں بتایا گیا۔ یہ کانفرنس دہلی میں منعقد ہوئی اور اس کے خاص نقاط درج ذیل ہیں۔

۱۔ آزادیٔ ہندوستان بل ۱۹۴۷ء:

ایک بل پیش کیا گیا جسکے مطابق پاکستان کو آزادی ۱۴ / اگست ۱۹۴۷ء کو دی جائے گی اور قائداعظم اس کے پہلے گورنر جنرل ہوں گے

۲۔ علیحدہ سیشن:

ایک شق ڈالی گئی کہ مسلم اور ہندو ممبران اسمبلی پنجاب اور بنگال میں علیحدہ علیحدہ سیشن کر کے ان کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔

۳۔ **سرحدیں:**

ان صوبوں کی سرحدیں کمیشن بنائے گا۔

۴۔ **سندھ اسمبلی:**

سندھ اسمبلی ووٹ کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔ بعدازاں سندھ اسمبلی نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیئے۔

۵۔ **سرحد اور سلہٹ:**

سرحد اور سلہٹ کے لوگ ریفرینڈم کے دریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ ریفرنڈم میں سرحد اور سلہٹ کے لوگوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیئے کہ پاکستان کا حصہ بنے۔

۶۔ **ریڈکلف ایوارڈ:**

ریڈکلف جو ایک معمولی وکیل تھا اسے انتقال اقتدار کے لیئے برطانوی حکومت نے ہندوستان بھیجا۔ اس نے کانگریس کی مرضی کے مطابق بنگال اور پنجاب کی سرحدیں متعین کیں۔ اس نے بہت سے مسلم اکثریت کے علاقے بھی ہندوستان میں شامل کردیئے اور پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کردیا۔ اس کے علاوہ اس نے کشمیر کو بھی ہندوستان کا حصہ بنایا۔ غرضیکہ ریڈکلف نے مسلمانوں کی اور پاکستان کی مشکلات میں گوں نہ گوں اضافہ کیا۔

اختتامیہ:

ریڈکلف کے غلط فیصلوں کی وجہ سے ہندو مسلم فسادات چھڑ گئے جس کے نتیجے میں پندرہ لاکھ سے زائد لوگ مارے گئے اور پچاس ہزار سے زائد عورتیں لاپتہ ہوئیں۔

آخرکار پاکستان ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء بمطابق ۲۷ رمضان المبارک کو وجود میں آیا۔

سوال نمبر ۱۱۔ تحریک پاکستان میں پنجاب کے کردار پر روشنی ڈالیئے۔

جواب: تعارف:

آبادی کے لحاظ سے پنجاب بہت بڑا صوبہ تھا۔ ہندوؤں اور انگریزوں دونوں نے پنجاب کے لوگوں کو بھڑکانے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر اس صوبے نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔

علامہ اقبال کا کردار:

علامہ اقبال پنجاب کی صوبائی کونسل کے ممبر تھے۔ انہوں نے ۱۹۳۰ء میں پہلی مرتبہ علیحدہ وطن کا خیال پیش کیا۔ اس لیئے انہیں مصور پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔ قرارداد پاکستان بھی پنجاب کے شہر لاہور میں پیش کی گئی اس کے علاوہ ۴۶-۱۹۴۵ء کے انتخابات میں بھی مسلم لیگ نے پنجاب سے بھرپور کامیابی حاصل کی۔

علماء و مشائخ کا کردار:

پنجاب کے علماء اور مشائخ نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مولانا شبیر احمد اور مولانا ظفر احمد مسلم لیگ کی نمائندگی کرنے مختلف شہروں کے دورے کرتے رہے۔

طلباء کا کردار:

پنجاب کے طلباء بھی اس تحریک میں پیش پیش رہے انہوں نے سول نافرمانی شروع کر کے حکومت کو ہلا دیا۔

خواتین کا کردار:

پنجاب کی خواتین نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سول نافرمانی کے دوران انہوں نے یونین جیک اتار کر پنجاب سکریٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لگایا۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز نے تین گول میز کانفرنسوں میں خواتین کی نمائندگی کی۔ اور وہ لندن کے گلڈ ہال میں خطاب کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔

اختتامیہ:

لہٰذا تحریک پاکستان میں پنجاب کے کردار کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

سوال نمبر ۱۲۔ تحریک پاکستان میں سندھ کے کردار پر روشنی ڈالیئے۔ (۲۰۱۲)

جواب: **تعارف:**

سندھ پاکستان کا اہم صوبہ ہے۔ یہ باب الاسلام بھی کہلاتا ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے یہ بھی سندھ میں واقع ہے یہ شہر قائداعظم کا گھر بھی ہے۔

تاریخی پس منظر:

۱۸۴۳ء میں برطانیہ نے بہت ظالمانہ طریقے سے سندھ پر قبضہ کیا۔ مسلمانوں کی اکثریت کا خاتمہ کرنے کے لیئے اسے بمبئی کا حصہ بنا دیا گیا۔ مسلم لیگ کی انتھک کوششوں کے باعث اسے ۱۹۳۶ء میں بمبئی سے علیحدہ کیا گیا۔ مسلم لیگ کا پہلا سالانہ اجلاس بھی کراچی میں دسمبر ۱۹۰۷ء کو ہوا۔

مسلم رہنماؤں کا کردار:

۱۹۴۰ء میں سر عبداللہ ہارون نے تحریک پاکستان کی حمایت میں زبردست تقریر کی۔ ۱۹۴۳ء میں سندھ میں مسلم لیگ کیبنٹ قائم ہوئی۔ یہ ملک کی پہلی مسلم لیگی کیبنٹ تھی۔ ۴۶۔۱۹۴۶ء کے انتخابات میں بھی مسلم لیگ کو سندھ سے اکثریت حاصل ہوئی اور سندھ میں مسلم لیگ کی حکومت قائم ہوئی۔

پیر پگارا صبغت اللہ شاہ:

تحریک آزادی میں پیر پگارا صبغت اللہ شاہ کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے جنگِ عظیم دوئم کے دوران انگریزوں کے خلاف اعلانِ جنگ کیا۔ اُن کی تحریک ''تحریکِ حُر'' کے نام سے منسوب ہے۔ اس تحریک کے دوران وہ شہید ہوئے۔

علماء و مشائخ کا کردار:

سندھ کے علماء و مشائخ نے بھی اس تحریک میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے ''جامعۃ المشائخ'' قائم کی اور مسلم لیگ کی حمایت کی۔

طلباء کا کردار:

تحریک آزادی میں سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی اور نور محمد ہائی اسکول کے طلباء صفِ اوّل تھے۔

خواتین کا کردار:

سندھ کی خواتین رہنما جیسے نصرت ہارون، صغرا ہدایت اللہ، بیگم خیر النساء شعبان نے بھی مردوں کے شانہ بشانہ اس تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔

اختتامیہ:

پاکستان کی تحریک آزادی میں صوبہ سندھ کا لازوال کردار فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

سوال نمبر ۱۳۔ تحریک پاکستان میں بلوچستان کے کردار کی وضاحت کریں۔

جواب:

تعارف:

تقسیم سے قبل بلوچستان ایک غیر ترقی یافتہ صوبہ تھا۔ بلوچ عوام بہادر اور جری قوم ہیں اور اسلام کے لیئے خاص محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ آزادی کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

مسلم لیگ کا قیام:

مسلم لیگ کا قیام بلوچستان میں ۱۹۳۹ء میں عمل میں آیا۔ قاضی محمد نے مسلم لیگ کے بلوچستان کے قیام میں بھرپور کردار ادا کیا۔ نواب محمد خان جوگزئی اور میر جعفر جمالی نے بھی اپنی خدمات ادا کیں۔

قرارداد پاکستان کی حمایت:

بلوچستان مسلم لیگ نے قرارداد پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ مختلف اوقات میں میٹنگ بلائی جاتی رہی اور بلوچستان کے لوگوں کو پاکستان کی طرف راغب کیا۔

تحریکِ پاکستان میں حصہ:

بلوچستان نے تحریک پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اپریل ۱۹۴۷ء میں پاکستان کانفرنس کوئٹہ میں منعقد کی گئی۔

پاکستان میں شمولیت:

تقسیم کے وقت جرگہ کے ذریعے بلوچستان نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا حالانکہ کانگریس نے جرگہ کو بھارت کی جانب راغب کرنے کی بھرپور کوششیں کیں۔

سوال نمبر ۱۴۔ قیام پاکستان میں سرحد کے کردار کا جائزہ لیں۔

جواب:

تعارف:

سرحد بہادر پٹھانوں کا مسکن ہے۔ جنہوں نے سب سے پہلے سکھوں کے خلاف اعلانِ جنگ کیا اور پھر انگریزوں کے خلاف۔

سیاسی بیداری:

۱۹۲۷ء میں مسلم لیگ نے سرحد میں آئینی اصطلاحات کا مطالبہ کیا۔ جس کے ذریعے وہاں کے لوگوں میں سیاسی شعور پیدا ہوا۔

قرارداد پاکستان کی حمایت:

سرحد کے عوام نے بھرپور طریقے سے قراردادِ پاکستان کی حمایت کی۔ سردار اورنگزیب نے سرحد کی جانب سے تحریک کی حمایت کا اعلان کیا۔

مسلم لیگ کا قیام:

سردار اورنگزیب حان، جسٹس سجاد احمد جان درد، خان بہادر اسد اللہ خان کی بھرپور کوششوں کی بدولت ۱۹۳۹ء میں مسلم لیگ کی کانفرنس ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی۔ جس کے نتیجے میں وہاں بھرپور طریقے سے تحریک آزادی شروع ہوئی۔ مسلم لیگ کے بہت سے دفاتر قائم ہوئے اور کانگریس کے قدم اکھڑنے لگے۔

علماء، طالبعلموں اور خواتین کا کردار:

سرحد کے علماء نے لوگوں کو آزادی کی طرف بھرپور رہنمائی کی۔ جبکہ اسلامیہ کالج اور ایڈورڈ کالج پشاور کے طلباء نے اس جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سرحد میں خواتین کی کوششوں کے باعث مسلم لیگ کا خواتین ونگ بھی قائم کیا گیا۔

سوال نمبر ۱۵۔ نظریاتی مملکت کے شہری کی ذمہ داریوں کا خلاصہ لکھیئے۔

جواب: تعارف:

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو دوقومی نظریے کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا۔ قائداعظم نے اپنے ۱۵/جون ۱۹۴۸ء کے خطاب میں واضح کردیا کہ۔

''اب ہم بلوچی، پٹھان، سندھی، پنجابی اور بنگالی نہیں بلکہ پاکستانی ہیں۔ ہماری سوچ اور عمل سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ ہم پاکستانی ہیں اور ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہونا چاہیئے۔''

پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔ اور یہ نظریہ ہم سے مندرجہ ذیل ذمہ داریاں نبھانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۔ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی:

لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تمام قوانین اسلامی ہونے چاہئیں۔

۲۔ جمہوری نظام:

ایسی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔ مساوات و رواداری اس کے بنیادی جز ہونے چاہئیں۔

۳۔ وفاداری:

لوگوں کو ملک کا وفادار ہونا چاہیئے۔

۴۔ ایمانداری:

دھوکا اور ریاکاری سے بچتے ہوئے زندگی گزارنے کے لیئے ایمانداری کے تمام اصول اپنائے جائیں۔

۵۔ مہذب رویہ:

لوگوں کو بہتر طور سے تعلیم حاصل کر کے مہذب رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

۶۔ قوانین کی پابندی:

تمام قوانین کی بھرپور طریقے سے پابندی کرنی چاہیئے۔

۷۔ **قومی سالمیت:**

تمام معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کرنے میں حکومت کی مدد کرنی چاہیئے اور قومی سالمیت کا بچاؤ کرنا چاہیئے۔

۸۔ **محنت:**

لوگوں کو محنت سے جی نہیں چرانا چاہیئے اور معاشرے کی فلاح کے لیئے کام کرنا چاہیئے۔

۹۔ **ذمہ دار:**

اپنی تمام ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھانا چاہیئے۔

۱۰۔ **مدد کے لیئے تیار:**

انہیں چاہیئے کہ بھائی چارے سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کی مدد کے لیئے ہر وقت تیار رہیں۔

سوال نمبر ۱۶۔ قائداعظم کے کردار کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔ (۲۰۱۲)

جواب: قائداعظم محمد علی جناح بھرپور شخصیت کے مالک تھے۔ آپکا کردار نہایت مضبوط تھا جس کی وجہ سے آپ پاکستان کے خواب کو حقیقت میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ان کے کردار کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **اصول پسندی:**

قائداعظم نہایت اصول پسند آدمی تھے۔ آپ نے ہمیشہ اصولوں پر سیاست کی۔ آپ نے جو کہا پورا کر دکھایا۔

۲۔ **قابلیت:**

قائداعظم بہت قابل لیڈر تھے۔ آپ میں دلیری، ذمہ داری، ثابت قدمی جیسی خصوصیات بدرجہ اتم موجود تھیں۔

۳۔ **ایمانداری:**

قائداعظم کے کردار کی ایک نمایاں خصوصیت ایمانداری تھی۔ آپ ہمیشہ سچائی سے جو سمجھتے اُسے کہنے میں ہچکچاتے نہیں تھے۔

۴۔ **قابلِ ستائش شخصیت:**

قائداعظم کی شخصیت اور آپ کا برتاؤ انتہائی مہذبانہ تھا۔ آپ ہمیشہ اچھا لباس زیب تن کرتے تھے۔

۵۔ **مضبوط کردار:**

قائداعظم مضبوط کردار کے مالک تھے۔ آپ نے کبھی اصولوں پر سمجھوتا نہیں کیا۔

۶۔ **مستحکم جذبہ:**

قائداعظم مستحکم جذبات کے حامل انسان تھے۔ آپ نے کبھی پراگندہ سوچ اور ذہنیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔

۷۔ **جذبۂ ایثار:**

قائداعظم نے اپنی زندگی پاکستان کی نذر کر دی۔ انہوں نے بھرپور اور انتھک محنت اور کوشش سے پاکستان کو مشکلات سے نکالا۔

۸۔ **نوجوانوں کی حمایت:**

آپ نوجوانوں کی بہت حمایت کرتے تھے۔ آپ انہیں مستقبل کے معمار شمار کرتے تھے اور انہیں سراہتے تھے۔

اختتامیہ:

غرضیکہ قائداعظم ایک مضبوط ارادہ اور عمدہ سیاسی بصیرت وکردار کے حامل شخصیت تھے۔

سوال نمبر ۱۷۔ قائداعظم کے بحیثیت گورنر جنرل کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

جواب: **تعارف:**

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو قائداعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ وہ تقریباً ۱۳ مہینے تک عہدے پر فائز رہے۔ انہیں نئے ملک کے بے شمار مسائل ورثے میں ملے مگر انہوں نے اُن مشکلات سے بہترین انداز میں نبرد آزما ہونے کی کوشش کی۔ بحیثیت گورنر جنرل قائداعظم کے کردار کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

قومی سالمیت ویکجہتی:

بہت سے ہندو رہنماؤں کا خیال تھا کہ پاکستان جلد ٹوٹ کر بھارت میں آن شامل ہوگا مگر قائداعظم کی بصیرت اور شعور نے مسلمانوں کے اندر ایک نئی امنگ پیدا کردی۔ آپ نے لوگوں میں جذبۂ حب الوطنی کو بڑھاوا دیا۔ آپ نے ایک موقعے پر فرمایا۔

''اب ہم بلوچی، پٹھان، سندھی، پنجابی اور بنگالی نہیں بلکہ پاکستانی ہیں۔ ہماری سوچ اور عمل سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ ہم پاکستانی ہیں اور ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہونا چاہیئے۔''

مہاجرین کا مسئلہ:

قائداعظم کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کا تھا۔ تقریباً 6.5 million مہاجرین پاکستان ہجرت کر کے آئے تھے۔ آپ نے ان کے لئے ایک امدادی فنڈ قائم کیا اور لوگوں سے امداد کی اپیل کی۔ آپ نے اکتوبر ۱۹۴۷ء کو لاہور کا دورہ بھی مشرقی پنجاب کے مہاجرین کی آبادکاری کے لیئے کیا۔

افسران کو ہدایت:

آپ نے سرکاری افسران پر زور ڈالا کہ وہ اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھیں۔ مارچ ۲۵/ ۱۹۴۸ء کو آپ نے سرکاری افسران سے خطاب کیا اور انہیں اپنی ذمہ داریاں ایمانداری اور نیک نیتی سے نبھانے کا مشورہ دیا۔

صوبائی اور نسلی امتیاز کا خاتمہ:

آپ نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کریں۔ آپ نے عوام کو ہر طرح کے صوبائی اور نسلی امتیاز سے بالاتر ہو کر متحد ہونے کو کہا۔ آپ نے تمام صوبوں کا دورہ کیا۔ کراچی کو ملک کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔ کئی چھوٹی ریاستیں بھی پاکستان میں شامل ہوگئیں۔ وزیرستان سے فوج کا انخلا بھی شروع ہوگیا جس سے وہاں کے لوگوں کو یہ اعتماد حاصل ہوا کہ وہ بھی پاکستان کا اٹوٹ انگ ہیں۔

خارجہ پالیسی:

قائداعظم کی رہنمائی میں پاکستان نے کئی بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر بنائے خاص طور پر ہمسایہ ممالک کے ساتھ۔ یہ قائداعظم ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

طالبعلموں کو مشورہ:

قائداعظم نوجوانوں کو مستقبل کا معمار کہتے تھے۔آپ نے پاکستان کی جدوجہد میں ان کے کردار کو سراہا اور انہیں بتایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ سیاست سے پیچھے ہٹ کر صرف اور صرف تعلیم پر توجہ دیں۔

نذرانہ:

پاکستان بننے کے وقت تک قائداعظم کی صحت انتہائی خراب ہو چکی تھی اس کے باوجود آپ دن رات کام کرتے تھے۔آپ نے نئے ملک کو مسائل سے نکالنے کی بھرپور کوششیں کیں۔آپ اپنی زندگی کے آخری سانس تک پاکستان کی فلاح و بہبود کے لیئے کام کرتے رہے۔

اختتامیہ:

قائداعظم بلاشبہ قوم کے سرپرست تھے۔آپ ہی کی انتھک محنت اور کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پاکستان آج تک قائم و دائم ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔نوزائیدہ/قیام مملکت کے وقت پاکستان کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان پر جامع نوٹ لکھیے۔(۲۰۰۹)(۲۰۱۱)

جواب: قیام پاکستان کے وقت:

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سرحدوں کے تعین کا مسئلہ

۲۔ اثاثوں اور واجبات کے تقسیم کا مسئلہ

۳۔ نہری پانی کا مسئلہ

۵۔ قائداعظم کی وفات

۱۔ **سرحدوں کے تعین کا مسئلہ:** پاکستان کی سرحدوں کا تعین کے لئے ایک کمیشن سر ریڈ کلف کی قیادت میں قائم ہوا۔اس کمیشن نے جانبداری سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کی آبادی والے علاقے بھارت کے حوالے کر دیئے۔اس کمیشن نے پنجاب میں فیروز پور اور گورداس پور کے علاقے بھارت کے حوالے کر کے پاکستان کے ساتھ بڑی ناانصافی کی اور اسکے نتیجے میں مسئلہ کشمیر کھڑا ہوا۔

۲۔ **مہاجرین کی آمد کا مسئلہ:** آزادی کے بعد خونی فسادات شروع ہو گئے۔یہ فسادات مارچ ۱۹۴۷ء میں پنجاب میں شروع ہوئے اور پورے ہندوستان میں پھیل گئے۔ان فسادات کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان پر ایسی کاری ضرب لگائی جائے کہ اسے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا موقع نہ مل سکے۔ان ہنگاموں کی وجہ سے جب مہاجرین کے لٹے پٹے قافلے پاکستان پہنچے تو ان کی خوراک، رہائش اور دیگر ضروریات زندگی کی فوری فراہمی حکومت پاکستان کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن گئی۔

۳۔ **اثاثوں اور واجبات کی تقسیم کا مسئلہ:** تقسیم ہند کے بعد ایک مسئلہ اثاثوں اور واجبات کا تھا۔اس مسئلہ کی وجہ پاکستان اور ہندوستان کے تمام اثاثوں پر قبضہ کر لیا جائے اور پاکستان کو کچھ نہ دیا جائے۔جبکہ پاکستان کا مطالبہ تھا۔کہ ان اثاثوں میں جائز حصہ دیا جائے۔لیکن ایسا نہ ہو سکا۔جسکی وجہ سے اختلافات میں اضافہ ہو گیا۔تقسیم ہند کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ برطانوی ہند کی فوج کو پاکستان اور ہندوستان تقسیم کر دیا جائے۔لیکن وقت آنے پر بھارت نے تعاون سے انکار کر دیا۔

۴۔ **نہری پانی کا مسئلہ:** پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔اس کا انحصار دریاؤں کے پانی پر ہے۔قیام پاکستان کے بعد بھارت نے پاکستان کی زراعت کو نقصان پہنچانے کے لئے دریاؤں کا پانی بند کرنے کے لئے دھمکی دی اور ۱۹۴۸ء میں صوبہ پنجاب میں داخل ہونے

والے دریاؤں کا پانی روک لیا۔ اور دعویٰ کیا کہ اس پر پاکستان کا کوئی حق نہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ۱۹۶۰ء میں عالمی بینک کی مدد سے ایک معاہدہ طے پایا جسے "سندھ طاس" کا معاہدہ کہتے ہیں۔

۵۔ **قائداعظم کی وفات:** قائداعظم نے روز شب محنت کر کے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لئے پاکستان حاصل کیا۔ آپ کی بے لوث قیادت نے مسلمانوں میں نئی روح پھونک دی۔ آپ کی ذات دنیائے تاریخ میں روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ارض پاک کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی پاکستان کو درپیش مسائل کے حل کرنے کے لئے دن رات کام کیا۔ کام کی زیادتی اور مسائل کی بھرمار نے آپ کی صحت پر برا اثر ڈالا۔ آپ شدید بیمار ہوگئے۔ اور قیام پاکستان کے تقریباً ایک سال بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی ذات پاکستان کے لئے ایک عظیم سرمایہ تھی۔ پاکستان کو آپ کی وفات سے ناقبل تلافی نقصان ہوا۔

سوال نمبر ۱۹۔ علی گڑھ تحریک کے کارنے تحریر کیجئے۔ (۲۰۱۰)

جواب: علی گڑھ تحریک کے کارنامے:

اس تحریک کی وجہ سے پنجاب، سندھ، سرحد اور مشرقی بنگال کے تعلیمی اداروں میں انقلاب آنے لگے۔ ان علاقوں میں ایسے لیڈر سامنے آئے جنھوں نے سرسید احمد خان کی تحریک سے متاثر ہو کر تعلیمی ادارے کھولے اہل پنجاب نے لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم کی۔ اسکے علاوہ صوبہ سرحد کے آزاد مسلمانوں نے تعلیم عام کرنے کے لئے اپنے علاقے میں تعلیمی تحریک چلائی۔ اس تحریک کے بانی صاحبزادہ عبدالقیوم تھے۔ اس تحریک کی بدولت بھی ایسے طلباء پیدا ہوئے جنھوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک علی گڑھ نے سندھ کے مسلمانوں کو بھی بہت متاثر کیا۔ حسن علی آفندی نے بھی کراچی میں سندھ مدرسہ قائم کیا۔ جس میں جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کا بھی انتظام تھا۔ ہندوستان میں تحریک علی گڑھ نے سندھ کے مسلمانوں کو بھی بہت متاثر کیا۔ حسن علی آفندی نے بھی کراچی میں سندھ مدرسہ قائم کیا۔ جس میں جدید تعلیم کیس اتھ ساتھ مذہبی تعلیم کا بھی انتظام تھا۔ ہندوستان میں تحریک علی گڑھ نے کئی اداروں کو جنم دیا اگر چہ یہ ادارے سرسید احمد خاں کی تحریک کے خلاف تھے مگر پھر بھی سرسید احمد خاں کی تحریک کے خلاف تھے مگر پھر بھی سرسید احمد خاں کی تحریک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ بقول اکبر

ہماری باتیں ہی باتیں سید کام کرتا تھا
نہ بھولو فرق جو ہے کہنے والے کرنے والے میں
کہے جو چاہے کوئی میں تو یہ کہتا ہوں اے اکبر
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

باب سوئم

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آئینی ارتقاء

کثیر الانتخابی سولات

۱۔ آئین کسی بھی ملک کا ____________ قانون ہے۔
(الف) اعلیٰ ترین (ب) دوئم درجے کا (ج) بنیادی (د) اہم

۲۔ ہر حکومت ____________ حدود میں اپنا کام کرتی ہے۔
(الف) اخلاقیات (ب) تہذیبی (ج) آئینی (د) قانونی

۳۔ پاکستان کا عبوری قانون ____________ تھا۔
(الف) انڈیا ایکٹ ۱۹۳۶ء (ب) انڈیا ایکٹ ۱۹۳۴ء (ج) انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء (د) انڈیا ایکٹ ۱۹۰۰ء

۴۔ ____________ کو پاکستان کی آئینی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔
(الف) قرارداد پاکستان (ب) میثاق لکھنؤ (ج) فرائضی تحریک (د) قرارداد مقاصد

۵۔ قرارداد مقاصد ____________ کو پیش کی گئی۔
(الف) ۲۳/مارچ ۱۹۳۰ء (ب) ۱۲/مارچ ۱۹۴۹ء (ج) ۳۰/مارچ ۱۹۴۸ء (د) ۲۱/مارچ ۱۹۴۵ء

۶۔ پہلی قانون ساز اسمبلی ____________ کی سربراہی میں بنی۔
(الف) قائداعظم (ب) چوہدری رحمت علی (ج) لیاقت علی خان (د) علامہ اقبال

۷۔ قرارداد مقاصد میں ____________ قوانین پر زور دیا گیا۔
(الف) قانونی (ب) عدالتی (ج) اسلامی (د) اخلاقی

۸۔ قرارداد مقاصد ____________ نے پیش کی۔
(الف) ایوب خان (ب) لیاقت علی خان (ج) علامہ اقبال (د) قائداعظم

۹۔ قرارداد مقاصد ____________ نے تیار کی۔
(الف) ایوب خان (ب) لیاقت علی خان (ج) علامہ شبیر احمد (د) ملک غلام محمد

۱۰۔ ____________ نے پہلی قانون ساز اسمبلی ختم کی۔
(الف) لیاقت علی خان (ب) ذوالفقار علی بھٹو (ج) ملک غلام محمد (د) ایوب خان

۱۱۔ پہلی دستور ساز اسمبلی ____________ میں قائم کی گئی۔
(الف) یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء (ب) ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء (ج) ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء (د) ۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء

۱۲۔ پاکستان کا پہلا آئین ____________ کو نافذ ہوا۔
(الف) ۲۳/مارچ ۱۹۵۶ء (ب) ۲۵/اکتوبر ۱۹۵۶ء (ج) ۲۱/ستمبر ۱۹۵۶ء (د) ۲۲/دسمبر ۱۹۵۶ء

۱۳۔ ________ ۱۹۵۶ء کے آئین کے وقت وزیر اعظم تھے۔
(الف) ذوالفقار علی بھٹو (ب) نواز شریف (ج) لیاقت علی خان (د) یحیٰی خان

۱۴۔ جنرل ایوب خان نے ________ کو اقتدار سے ہٹایا۔
(الف) چوہدری محمد علی (ب) ذوالفقار علی بھٹو (ج) یحیٰی خان (د) اسکندر مرزا

۱۵۔ ________ پاکستان کے پہلے صدر تھے۔
(الف) چوہدری محمد علی (ب) لیاقت علی حان (ج) اسکندر مرزا (د) قائد اعظم

۱۶۔ ۱۹۵۶ء کے آئین میں گورنر جنرل کی جگہ ________ کو دی گئی۔
(الف) وزیر اعظم (ب) صدر (ج) وزیر اعلیٰ (د) گورنر

۱۷۔ ۱۹۵۶ء کا آئین ________ نے کالعدم قرار دیا۔
(الف) اسکندر مرزا (ب) چوہدری محمد علی (ج) ایوب خان (د) ذوالفقار علی بھٹو

۱۸۔ ۱۹۶۲ء کا آئین ________ نے دیا۔
(الف) یحیٰی خان (ب) ایوب خان (ج) لیاقت علی خان (د) ذوالفقار علی بھٹو

۱۹۔ وفاقی صدارتی نظام ________ کے آئین میں متعرف کروایا گیا۔
(الف) ۱۹۵۶ء (ب) ۱۹۶۲ء (ج) ۱۹۷۳ء (د) ۱۹۳۵ء

۲۰۔ ۱۹۶۲ء کا آئین ________ نے کالعدم قرار دیا۔
(الف) یحیٰی خان (ب) اسکندر مرزا (ج) ضیاء الحق (د) ایوب خان

۲۱۔ ۱۹۶۲ء کا قانون ________ کو کالعدم قرار دیا گیا۔
(الف) ۲۳/ مارچ ۱۹۶۹ء (ب) ۲۵/ مارچ ۱۹۶۹ء (ج) ۲۱/ مارچ ۱۹۶۹ء (د) ۲۰/ مارچ ۱۹۶۹ء

۲۲۔ پاکستان میں پہلے عام انتخابات ________ میں ہوئے۔
(الف) ۱۹۴۷ء (ب) ۱۹۶۰ء (ج) ۱۹۷۰ء (د) ۱۹۶۲ء

۲۳۔ بھارت نے مشرقی پاکستان پر ________ سن میں حملہ کیا۔
(الف) ۱۹۴۸ء (ب) ۱۹۴۹ء (ج) ۱۹۷۱ء (د) ۱۹۶۱ء

۲۴۔ مشرقی پاکستان ________ کو مغربی پاکستان سے علیحدہ ہوا۔
(الف) ۱۱/ دسمبر ۱۹۷۱ء (ب) ۲۰/ دسمبر ۱۹۷۱ء (ج) ۱۳/ دسمبر ۱۹۷۱ء (د) ۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء

۲۵۔ مغربی پاکستان میں ________ کی حکومت بنائی گئی۔
(الف) ایوب خان (ب) ضیاء الحق (ج) یحیٰی خان (د) ذوالفقار علی بھٹو

۲۶۔ ۱۹۷۳ء کا آئین ________ نے دیا۔
(الف) ایوب خان (ب) ضیاء الحق (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) یحیٰی خان

۲۷۔ ۱۹۷۳ء کا آئین پاکستان کا ________ آئین ہے۔
(الف) پہلا (ب) دوسرا (ج) تیسرا (د) چوتھا

۲۸۔ ۱۹۷۳ء کا آئین ________ ۱۹۷۳ء کو نافذ ہوا۔
(الف) یکم اگست (ب) ۱۴/اگست (ج) ۱۰/اگست (د) ۲۴/اگست

۲۹۔ ۱۹۷۳ء کا آئین ________ نے کالعدم قرار دیا۔
(الف) ضیاءالحق (ب) ایوب خان (ج) یحییٰ خان (د) آصف زرداری

۳۰۔ ۱۹۷۳ء کا آئین پہلی دفعہ ________ کو کالعدم ہوا۔
(الف) ۶/جولائی ۱۹۷۴ء (ب) ۵/جولائی ۱۹۷۷ء (ج) ۷/جولائی ۱۹۷۵ء (د) ۸/جولائی ۱۹۷۶ء

۳۱۔ ۱۹۷۳ء کا آئین دوسری مرتبہ ________ میں نافذ ہوا۔
(الف) ۱۹۷۵ء (ب) ۱۹۷۷ء (ج) ۱۹۷۸ء (د) ۱۹۷۶ء

۳۲۔ ________ نے دوسری مرتبہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو کالعدم قرار دیا۔
(الف) آصف زرداری (ب) ڈاکٹر عشرت العباد (ج) جنرل پرویز مشرف (د) ضیاءالحق

۳۳۔ جنرل مشرف نے ۱۹۷۳ء کے آئین کو ________ کو کالعدم کیا۔
(الف) ۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء (ب) ۶/اکتوبر ۱۹۹۷ء (ج) ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء (د) ۱۳/اکتوبر ۱۹۹۸ء

۳۴۔ پاکستان نے بنگلہ دیش کو ________ میں تسلیم کیا۔
(الف) ۱۹۷۳ء (ب) ۱۹۷۶ء (ج) ۱۹۷۴ء (د) ۱۹۷۱ء

۳۵۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس ________ میں ہوئی۔
(الف) فیصل آباد (ب) کراچی (ج) لاہور (د) اسلام آباد

۳۶۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس ________ میں ہوئی۔
(الف) ۱۹۷۳ء (ب) ۱۹۷۴ء (ج) ۱۹۷۵ء (د) ۱۹۷۶ء

۳۷۔ ________ پاکستان کے موجودہ وزیراعظم ہیں۔
(الف) آصف زرداری (ب) قائم علی شاہ (ج) رحمٰن ملک (د) یوسف رضا گیلانی

۳۸۔ ________ پاکستان کے موجودہ صدر ہیں۔
(الف) پرویز مشرف (ب) آصف زرداری (ج) یوسف رضا گیلانی (د) قائم علی شاہ

۳۹۔ شیخ مجیب کی تنظیم کا نام ________ تھا۔
(الف) مرکی بانی (ب) مکتی باہنی (ج) مکتی بائی (د) مکتی بھائی

۴۰۔ ________ کے آئین میں اردو کو قومی زبان کا درجہ دیا گیا۔
(الف) ۱۹۳۵ء (ب) ۱۹۷۳ء (ج) ۱۹۵۶ء (د) ۲۹۶۳ء

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
اعلیٰ ترین	آئینی	انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء	قرارداد مقاصد	۱۲/مارچ ۱۹۴۹ء	لیاقت علی خان
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
اسلامی	لیاقت علی خان	علامہ شبیر احمد	ملک غلام محمد	۷/اکتوبر ۱۹۵۸ء	۲۳/مارچ ۱۹۵۶ء
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
چوہدری محمد علی	اسکندر مرزا	اسکندر مرزا	صدر	ایوب خان	ایوب خان
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۹۶۲ء	یحییٰ خان	۲۵/مارچ ۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء	۱۶/دسمبر ۱۹۷۱ء
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ذوالفقار علی بھٹو	ذوالفقار علی بھٹو	تیسرا	۱۴/اگست	ضیاء الحق	۵/جولائی ۱۹۷۷ء
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۹۷۸ء	جنرل پرویز مشرف	۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء	۱۹۷۴ء	لاہور	۱۹۷۴ء
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰		
یوسف رضا گیلانی	آصف علی زرداری	مکتی باہنی	۱۹۷۳ء		

مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ آئین کے متعلق تین جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- آئین کسی بھی ملک کا سب سے اعلیٰ اور برتر قانون ہوتا ہے۔
- ii- یہ ایسے قوانین کا مجموعہ ہوتا ہے جو ریاستی انتظام چلانے کے لیئے نہایت ضروری ہوتے ہیں۔
- iii- یہ ملک کو ایک باقاعدہ انتظامی ڈھانچہ مہیا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ آئین کی اہمیت پر تین جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- یہ ملک کا اعلیٰ ترین قانون ہے۔
- ii- یہ حکومت کی حدود کا تعین کرتا ہے۔
- iii- یہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ قرارداد مقاصد پر تین جملے تحریر کریں۔ (۲۰۱۱)

جواب:
- i- قرارداد مقاصد انتہائی اہم قرارداد اور آئین سازی کی بنیاد ہے۔
- ii- یہ ۱۲ / مارچ ۱۹۴۹ء کو پیش کی گئی۔
- iii- یہ مکمل طور پر اسلامی قرارداد تھی۔

سوال نمبر ۴۔ قرارداد مقاصد کی چار اہم دفعات بیان کریں۔

جواب:
- i- حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔
- ii- وفاقی طرز حکومت رائج ہوگا۔
- iii- بنیادی حقوق کا تحفظ عوام کو فراہم کیا جائے۔
- iv- اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

سوال نمبر ۵۔ پاکستان کے تین آئین کون سے تھے؟ اور موجودہ آئین کونسا ہے؟

جواب:
- i- ۱۹۵۶ء کا آئین۔
- ii- ۱۹۶۲ء کا آئین۔
- iii- ۱۹۷۳ء کا آئین۔
- iv- ۱۹۷۳ء کا آئین موجودہ آئین ہے۔

سوال نمبر ۶۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کی کوئی سی چار دفعات لکھیے۔

جواب:
- i- **اسلامی جمہوریہ:**

آئین میں یہ بات واضح کی گئی کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔

ii- **وفاقی پارلیمانی نظام:**

وفاقی پارلیمانی نظامِ حکومت متعرف کروایا گیا۔

iii- **سرکاری زبان:**

اردو اور بنگالی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔

iv- **مسلمان صدر:**

یہ واضح کیا گیا کہ ملک کا صدر مسلمان ہوگا۔

سوال نمبر ۷۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کی اسلامی دفعات لکھیں۔

جواب:

i- پاکستان کو اسلامی ملک قرار دیا گیا۔

ii- صدر کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

iii- تمام قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کا اعادہ کیا گیا۔

iv- قرآن اور سنت کے منافی تمام قوانین کو کالعدم قرار دیا گیا۔

سوال نمبر ۸۔ ۱۹۶۲ء کے آئین کی کوئی چار دفعات لکھیں۔

جواب:

i- یہ ایک تحریری آئین ہے جو ۲۵۰ صفحات اور ۵ گوشواروں پر مشتمل ہے۔

ii- اس میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔

iii- اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

iv- ایسے تمام قوانین جو اسلام کے منافی ہوں انہیں تبدیل کیا جائے گا۔

سوال نمبر ۹۔ ۱۹۶۲ء کے آئین کی کوئی چار اسلامی دفعات لکھیں۔

جواب:

i- ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا۔

ii- صدر کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

iii- اسلامی مساورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

iv- ایسے تمام قوانین جو اسلام کے منافی ہوں انہیں تبدیل کیا جائے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی کوئی چار دفعات تحریر کریں۔

جواب:

i- وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت رائج ہوگا۔

ii- دو ایوانی قانون ساز مجلس بنائی جائے۔

iii- اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔

iv- عدلیہ کی آزادی کی ضمانت لی گئی۔

سوال نمبر۱۱۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات لکھیں (کوئی سی چار)۔

جواب:
- i- ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔
- ii- صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
- iii- اسلامی اصولوں کے منافی کوئی قانون نافذ العمل نہ ہوگا۔
- iv- قرآن اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا۔

سوال نمبر۱۲۔ بنگلہ دیش کی علیحدگی کی چار وجوہات بیان کریں۔ (۲۰۱۰) (۲۰۰۸) (۲۰۱۳)

جواب:

i- جغرافیائی محلِ وقوع:

دونوں حصے مشرقی اور مغربی پاکستان ۱۶۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھے جس سے دونوں علاقوں کے لوگوں کو قریب آنے کا موقع نہ ملا اور غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔

ii- زبان کا مسئلہ:

بنگالی چونکہ پاکستان کی آبادی کا ۵۲ فیصد حصہ تھے لہذا بنگالی زبان کو سرکاری زبان کے طور پر رائج کرنا چاہتے تھے۔ ایسا نہ ہونے سے ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی۔

iii- صوبائی خودمختاری:

مشرقی پاکستان کے لوگ صوبائی خودمختاری کے زبردست حامی تھے۔ ایسا نہ ہونے کی صورت میں ان میں مغربی پاکستان کے خلاف نفرت نے سر ابھارا۔

iv- بین الاقوامی سازشیں:

کیونکہ پاکستان سب سے بڑا اسلامی ملک تھا لہذا امریکہ، برطانیہ اور روس جیسی بڑی طاقتوں نے پاکستان کے خلاف بھارت کا ساتھ دیا۔

سوال نمبر۱۳۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں پاکستان کی خوشحالی کے لیئے کون سے چار اقدامات کرنے چاہئیں۔ (۲۰۱۰)

جواب:
- i- ہمیں پاکستان کی معاشی ترقی کے لیئے محنت کرنی چاہیئے۔
- ii- ہمیں حب الوطنی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔
- iii- ہمیں تعلیم کے فروغ کے لیئے محنت کرنی چاہیئے۔
- iv- ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہونا چاہیئے۔

سوال نمبر۱۴۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کے متعلق چار جملے لکھیں۔

جواب:
- i- دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس ۲۲ فروری ۱۹۷۴ء کو لاہور میں ہوئی۔
- ii- ۴۰ سے زائد اسلامی ممالک کے سربراہان نے اس میں شرکت کی۔
- iii- ذوالفقار علی بھٹو جو پاکستان کے وزیر اعظم تھے انہوں نے اس کی سربراہی کی۔
- iv- اس کانفرنس میں پاکستان کے بنگلہ دیش کو تسلیم کرلیا۔

سوال نمبر ۱۵۔ پاکستان کے چار وزرائے اعظم کے نام بتایئے؟ (۲۰۰۸)

جواب:
- i- لیاقت علی خان
- ii- ذوالفقار علی بھٹو
- iii- محمد خان جونیجو
- iv- نواز شریف
- v- بے نظیر بھٹو

سوال نمبر ۱۶۔ صوبہ سندھ کے کسی تین گورنروں کے نام تحریر کیجئے۔ صوبہ سندھ کے گورنروں کے نام لکھئے اور قریباً دورانیے بھی لکھئے۔ (۲۰۱۲)

جواب:
- i- ممتاز علی بھٹو (۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ سے ۲۹ اپریل ۱۹۷۲)
- ii- رسول بخش تالپور (یکم جون ۱۹۷۲ سے ۱۴ فروری ۱۹۷۳ تک)
- iii- بیگم رعنا لیاقت علی (۱۵ فروری ۱۹۷۳ سے ۲۸ فروری ۱۹۷۶ تک)
- iv- حکیم محمد سعید (۱۹ جولائی ۱۹۹۳ سے ۲۳ جنوری ۱۹۹۴ تک)
- v- محمد میاں سومرو (۲۵ مئی ۲۰۰۰ سے ۲۶ دسمبر تک)
- vi- ڈاکٹر عشرت العباد (۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ سے تا حال)

بیانیہ سوالات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ آئین کیا ہوتا ہے؟ آئین کی اہمیت اور ضرورت پر مفصل نوٹ لکھیئے۔

جواب: **تعریف:**

آئین کسی ریاست کا سب سے اعلیٰ اور برتر قانون ہوتا ہے۔ جو ریاست میں حکومت تنظیم، انتظامیہ اور عدلیہ کی تشکیل اور ان تینوں کے باہم تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔

آئین کی ضرورت:

آئین کا سب سے اہم مقصد ایسا انتظامی ڈھانچہ مہیا کرنا ہوتا ہے جس میں لوگ آزادانہ، تنظیم اور امن کے ساتھ خوشحال زندگی گزار سکیں۔

آئین کی اہمیت:

کسی بھی ریاست کے لیئے آئین کی ضرورت کو مندرجہ ذیل نکات سے واضح کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ بنیادی اور اعلیٰ قانون:

یہ کسی بھی ریاست کا سب سے بنیادی اور اعلیٰ قانون ہوتا ہے جسکی اہمیت وضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ پاسداری اور وفاداری:

معاشرے کے ہر فرد کے لیئے آئین کی پاسداری اور اس سے وفاداری لازمی ہے۔ ریاست کے تمام افراد آئین کے ماتحت ہوتے ہیں۔ آئین کیخلاف ورزی سنگین جرم سمجھی جاتی ہے۔

۳۔ اختیارات کا تعین:

آئین حکومت کے اختیارات کا تعین کرتا ہے حکومت کے ہر فرد کو آئین کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر فرائض انجام دینے ہوتے ہیں۔

۴۔ مقاصد کا تعین:

آئین ہی کی بدولت حکومت کے بنیادی مقاصد اور اوّلیت کا تعین ہوتا ہے۔ جبکہ آئین اداروں اور حکومت کی اجارہ داری کو بھی ختم کرتا ہے۔

۵۔ حقوق کا تحفظ:

آئین لوگوں کے حقوق کا بھی تحفظ کرتا ہے۔ آئین تمام افراد کو برابری کا درجہ دیتا ہے۔ یہ لوگوں کے جذبات اور احساسات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد پر تمام قوانین مرتب کیئے جاتے ہیں۔

۶۔ پاکستان کا آئین:

پاکستان چونکہ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا لہذا اس کا آئین عوام کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق گزارنے کے تمام مواقع فراہم کرتا ہے۔

۷۔ آئین کی غیر موجودگی:

آئین کی غیر موجودگی کسی بھی ریاست میں انتشار اور بدانتظامی کا باعث ہوتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ قراردادمقاصد کیا ہے؟ قرارداد مقاصد کے اہم نکات واضح کریں؟

جواب: **قراردادمقاصد:**

قیام پاکستان کے بعد وقتی طور پر انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو عبوری قانون کے طور پر رائج کیا گیا۔ لیکن چونکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا اس لیئے ایک ایسے آئین کی ضرورت تھی جو اسلامی قوانین کے عین مطابق ہو اور قرآن وسنت کی تعلیمات کو پورا کرتا ہو۔

۱۱ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو قائداعظم کے اچانک انتقال کی وجہ سے آئین سازی کا ذمہ لیاقت علی خان کے کاندھوں پر آن پڑا جنہوں نے سردار عبدالرب نشتر اور شبیر احمد عثمانی کے ساتھ مل کر ۱۲ر مارچ ۱۹۴۹ء کو قراردادِ مقاصد پیش کی۔

قراردادمقاصد کی اہم دفعات:

قراردادمقاصد کی اہم دفعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ حاکمیت اعلیٰ:

قراردادمقاصد واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ حکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اختیارات کا استعمال اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر صرف قرآن وسنت کی روشنی میں کیا جائے۔

۲۔ اسلامی تصورات کی پاسداری:

جمہوریت، مساوات، معاشرتی انصاف اور آزادی کے تمام تصورات جو اسلام نے بیان کیئے ہیں ان پر عمل کیا جائے گا۔

۳۔ اسلامی طرزِ زندگی کا نفاذ:

مسلمانوں کو تمام ضروری مواقع فراہم کیئے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کے مطابق مرتب کریں۔

۴۔ اقلیتوں کا تحفظ:

اقلیتوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کی جائے گی۔ تاکہ وہ لوگ اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگیاں گزار سکیں۔

۵۔ وفاقی نظام حکومت:

ملک کا آئین وفاقی ہوگا۔ اور وفاقی اکائیوں کو آئین کی حدود کے اندر صوبائی خودمختاری حاصل ہوگی۔

۶۔ بنیادی حقوق:

قراردادمقاصد میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ شہری کو بغیر کسی معاشرتی اور مذہبی تعصب کے بنیادی حقوق فراہم کیئے جائیں گے۔

۷۔ عدلیہ کی آزادی:

عدلیہ آزاد ہوگی اور تمام افراد کے بنیادی حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

۸۔ پس ماندہ علاقوں کی ترقی:

قراردادمقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیئے ضروری اقدامات کیئے جائیں گے اور انہیں ترقی یافتہ علاقوں کی صف میں کھڑا کرنے کی تمام کوششیں بروئے کار لائی جائیں گی۔

قراردادِ مقاصد کی اہمیت:

قراردادِ مقاصد پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۳ء تک تمام آئین قراردادِ مقاصد کے بنیاد پر ہی بنائے گئے۔ اس کی بنیادی دفعات ان سارے مقاصد پر پورا اترتی ہیں جن کے حصول کے لیئے جدو جہد آزادی کی گئی۔ اسی قرارداد کی بدولت پاکستان کے عوام کو جمہوریت اور بنیادی حقوق حاصل ہیں۔

اختتامیہ:

قراردادِ مقاصد نے دستور سازی کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کی اور یہ پاکستان کی دستور سازی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کی اہم دفعات بیان کریں۔

جواب:

تعارف:

پاکستان ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا اور تقریباً آٹھ سال تک ملک کا کوئی دستور نہ بن سکا۔ سیاسی انتشار اور اقتدار کی جنگ اس اہم کام میں رکاوٹ بنی رہی۔ دوسری دستور ساز اسمبلی بالآخر آئین بنانے میں کامیاب ہوئی۔ پاکستان کے عوام نے اس آئین کا خیر مقدم کیا اس میں وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔ یہ دستور ۲۳/ مارچ ۱۹۵۶ء کو چوہدری محمد علی کی وزارت عظمیٰ میں لاگو کیا گیا اور ۷/ اکتوبر ۱۹۵۸ء تک نافذ العمل رہا۔

۱۹۵۶ء کے آئین کی اہم دفعات:

۱۔ **اسلامی جمہوریہ پاکستان:**

اس آئین کی رو سے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا اور واضح طور پر بیان کیا گیا کہ اقتدار اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۲۔ **وفاقی پارلیمانی نظام:**

عوام کے پرزور اصرار پر وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔

۳۔ **جمہوریت کا نفاذ:**

جمہوریت ملک میں نافذ کی گئی۔ گورنر جنرل کی جگہ صدر کا عہدہ مقرر کیا گیا اور نمائندہ چننے کا بنیادی حق عوام کو دیا گیا۔

۴۔ **اسلامی طرزِ زندگی کا نفاذ:**

یہ آئین اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی قوانین کے مطابق گزارنے کے تمام مواقع فراہم کیئے جائیں گے

۵۔ **اختیارات کی تقسیم:**

مرکز اور صوبوں میں اختیارات کی تقسیم کی گئی۔

۶۔ **آزاد عدلیہ:**

آئین میں اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہوگی اور کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں ہوگا۔

۷۔ **بنیادی حقوق کا تحفظ:**

آئین میں اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

۸۔ **سربراہ مملکت مسلمان:**

آئین میں یہ بات واضح کی گئی کہ سربراہ مملکت لازمی طور پر مسلمان ہوگا۔

۹۔ **اسلامی قوانین کا نفاذ:**

آئین میں اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ اسلامی قوانین کے منافی کوئی قانون نافذ العمل نہ ہوگا۔

۱۰۔ **اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:**

اقلیتوں کے تمام حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

۱۱۔ **قومی زبان:**

اردو اور بنگالی کو پاکستان کی قومی زبانوں کی حیثیت سے متعرف کروایا گیا۔

۱۲۔ **تحریری آئین:**

یہ آئین تحریری شکل میں ہے۔

اختتامیہ:

۱۹۵۶ء کا آئین اسلامی جمہوری آئین تھا جو نو سال کی کوششوں کے بعد نافذ العمل ہوا۔ اس کی ناکامی کے بہت سے اسباب تھے۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں جنرل محمد ایوب خان نے آئین کو کالعدم قرار دے کر مارشل لاء نافذ کردیا۔ جنرل محمد ایوب خان نے صدر اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال کر ملک کو ایک مرتبہ پھر آئین سے محروم کردیا۔

سوال نمبر ۴۔ ۱۹۶۲ء کے آئین کی اہم دفعات لکھیں۔

جواب: تعارف:

۲۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جنرل محمد ایوب خان نے عہدہ سنبھالا اور ایک آئین ساز کمیشن بنایا۔ اس کمیشن کی سفارشات کی وجہ سے ۸ جون ۱۹۶۲ء کو نیا قانون نافذ ہوا اور ملک میں مارشل لاء کا خاتمہ ہوا۔ اس آئین میں صدارتی نظام حکومت کو ترجیح دی گئی۔ تاکہ جنرل ایوب خان کی صدارت کا تحفظ کیا جاسکے۔ ضمنی طریقہ انتخاب متعارف کروایا گیا۔ یہ آئین لوگوں میں مقبولیت حاصل نہ کرسکا۔

۱۹۶۲ء کے آئین کی اہم دفعات:

-i **تحریری آئین:**

یہ آئین تحریری تھا جو کہ ۲۵۰ دفعات اور پانچ گوشواروں پر مشتمل تھا۔

-ii **قرارداد مقاصد:**

حکومت کو اسلامی طرز پر چلانے کے لیئے قرارداد مقاصد کو آئین کا لازمی جز بنایا گیا۔

-iii **اسلامی جمہوریہ:**

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

-iv **اسلامی قوانین کا نفاذ:**

اس بات کی ضمانت دی گئی کہ اسلام کے منافی تمام قوانین کا خاتمہ کیا جائے گا۔

v- وفاقی صدارتی نظام حکومت:

پارلیمانی نظام کی جگہ وفاقی صدارتی نظام متعرف کروایا گیا۔ صدر کے پاس تمام اختیارات تھے۔

vi- صدارتی اختیارات:

تمام اختیارات صرف اور صرف صدر کے پاس رکھے گئے۔

vii- ضمنی طریقہ انتخابات:

ایسا طریقہ انتخابات نافذ کیا گیا جس کے مطابق لوگ اپنا نمائندہ نہیں چن سکتے۔

viii- بنیادی حقوق کا تحفظ:

لوگوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ فراہم کیا گیا لیکن آزادیٔ اظہار کا حق اُن سے چھین لیا گیا۔

ix- آزاد عدلیہ:

عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

x- اسلامی مشاورتی کونسل:

اسلامی قوانین کے متعلق رہنمائی کرنے کے لیئے ایک اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

xi- ایک ایوانی قانون ساز مجلس:

ایک ایوانی قانون ساز مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۱۹۶۲ء کی ناکامی کے اسباب:

۶۹۔۱۹۶۸ء میں ملک کی سیاسی جماعتوں نے ایوب خان کی سخت مخالفت شروع کر دی جس کے نتیجے میں ایوب خان کو استعفٰی دینا پڑا اور اس کے اختیارات جنرل یحیٰ خان کے پاس آگئے۔ جنرل یحیٰ نے ۱۹۶۲ء کے آئین کو کالعدم قرار دے کر مارشل لاء نافذ کر دیا ے اسطرح سات سال نافذ العمل رہنے کے بعد ۱۹۶۲ء کے آئین کا خاتمہ ہوا۔

سوال نمبر ۵۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اہم دفعات بیان کریں۔نوٹ (۲۰۱۲) (۲۰۱۱) (۲۰۱۰) (۲۰۱۳)

جواب: تعارف:

۱۹۶۲ء کے آئین کے کالعدم ہونے بعد ملک ایک دفعہ پھر بغیر آئین کے تھا۔ ۱۹۷۰ء میں عام انتخابات کے نتیجے میں عوامی لیگ کے شیخ مجیب الرحمٰن کو اکثریت حاصل ہوئی لیکن حکومت ان کے حوالے نہ کی گئی جس کے نتیجے میں بنگالی عوام نے زبردست تحریک چلائی اور مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہو گیا۔

مغربی پاکستان میں حکومت ذوالفقار علی بھٹو کو سونپی گئی انہوں نے ایک سال کی قلیل مدت میں ملک کو ایک مکمل آئین دیا جو ۱۴/اگست ۱۹۷۳ء کو نافذ العمل ہوا۔

۱۹۷۳ء کے آئین کی اہم دفعات:

i- اسلامی آئین:

یہ ایک مکمل اسلامی آئین تھا۔ جس میں اقتدارِ اعلیٰ صرف اور صرف اللہ کو سونپا گیا اور اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

ii- قراردادِ مقاصد:

قراردادِ مقاصد کو آئین کی بنیاد بنایا گیا۔

iii- اسلامی جمہوریہ:

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

iv- مسلمان کی تعریف:

دستور میں مسلمان کی تعریف کی گئی کہ جو شخص خدا کی وحدانیت اور پیغمبرِ اسلام حضرت محمد ﷺ پر خدا کے آخری نبی کی حیثیت سے مکمل یقین رکھتا ہے آئین کی رو سے مسلمان تصور کیا جائے گا۔

v- صدر اور وزیرِ اعظم کا مسلمان ہونا:

آئین میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ ملک کا صدر اور وزیرِ اعظم ہمیشہ مسلمان ہوگا اور کوئی غیر مسلم ان عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا۔

vi- وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت:

وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔ اختیارات مرکز اور صوبوں کے درمیان بانٹے گئے۔

vii- دو ایوانی قانون ساز مجلس:

دو ایوانی قانون ساز مجلس جو کہ سینٹ اور قومی اسمبلی پر مشتمل تھی اس کا نفاذ کیا گیا۔

viii- صوبائی خودمختاری:

صوبوں کو مکمل طور پر خودمختار قرار دیا گیا۔

ix- بنیادی حقوق کا تحفظ:

عوام کو تمام بنیادی حقوق کے تحفظ کی فراہمی کی ضمانت دی گئی۔

x- اسلامی نظریاتی کونسل:

ایک اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ حکومت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق رہنمائی فراہم کرے گی۔ اس کے عہدیداران صدر منتخب کریں گے۔

xi- اردو سرکاری زبان:

قوم کے اتحاد کے لیئے اردو کو سرکاری زبان قرار دیا گیا۔

xii- براہِ راست انتخابات:

ووٹ کا حق تمام شہریوں کو دیا گیا یعنی براہِ راست طریقہ انتخابات متعارف کروایا گیا۔

xiii- آزاد عدلیہ:

عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

xiv- اقلیتوں کے حقوق:

اقلیتوں کے حقوق کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی۔

xv- اسلامی طرزِ زندگی:

اس آئین میں ضمانت دی گئی کہ حکومت لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی قوانین کے مطابق گزارنے کی ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے گی۔

xvi- معاشرتی عدل کی حمایت اور برائیوں کا خاتمہ:

آئین میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ حکومت معاشرتی عدل کو عام کرنے کے لیئے ہر ممکن اقدام کرے گی اور جوئے، زنا جیسے معاشرتی علتوں کا خاتمہ کرے گی۔

xvii- قرآنی تعلیم:

اسلامیات اور قرآن کی تعلیم اسکولوں میں لازمی قرار دی گئی۔

xviii- مسلم دنیا سے تعلقات:

آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ حکومت مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لیئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

xix- قرآن کی اشاعت:

اس بات کا بھی آئین میں اعادہ کیا گیا کہ حکومت قرآن کی غلطیوں سے پاک اشاعت کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

xx- حلف برداری:

آئین میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ اسلامی نظریے کو قائم رکھنے کے لیئے تمام حکومتی عہدیداروں سے حلف لیا جائے گا۔

xxi- احمدی۔غیر مسلم اقلیت:

قادیانیت یا احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

اختتامیہ:

۱۹۷۳ء کے آئین میں آئین کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ یہ پاکستان کا موجودہ آئین بھی ہے۔ ہر پاکستانی پر اس کی حفاظت اور اس سے وفاداری فرض ہے۔ یہ آئین بھی جنرل ضیاء الحق اور جنرل پرویز مشرف نے کالعدم قرار دیا۔

سوال نمبر ۶۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات بیان کریں۔

جواب: ۱۹۷۳ء کے آئین میں بہت سی اسلامی دفعات نافذ کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسلامی آئین:

یہ ایک مکمل اسلامی آئین تھا جس میں اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ کے پاس ہونے کا اقرار کیا گیا اور اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

قرارداد مقاصد:

قرارداد مقاصد جو کہ مکمل طور سے ایک اسلامی قرارداد تھی اسے اس آئین کی بنیاد قرار دیا گیا۔

اسلامی جمہوریہ:

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

مسلمان کی تعریف:

دستور میں مسلمان کی تعریف کی گئی کہ جو شخص خدا کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ پر خدا کے آخری نبی کی حیثیت سے مکمل یقین رکھتا ہے آئین کی رو سے مسلمان تصور کیا جائے گا۔

صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا:

آئین میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ ملک کا صدر اور وزیر اعظم ہمیشہ مسلمان ہوگا اور کوئی غیر مسلم ان عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا۔

اسلامی نظریاتی کونسل:

ایک اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ حکومت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق رہنمائی فراہم کرے گی۔ اس کے عہدیداران صدر منتخب کریں گے۔

اسلامی طرز زندگی:

اس آئین میں ضمانت دی گئی کہ حکومت لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی قوانین کے مطابق گزارنے کی ہر ممکن سہولت فراہم کرے گی۔

قرآنی تعلیم:

اسلامیات اور قرآن کی تعلیم اسکولوں میں لازمی قرار دی گئی۔

مسلم دنیا سے تعلقات:

آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ حکومت مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لیئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

قرآن کی اشاعت:

اس بات کا بھی آئین میں اعادہ کیا گیا کہ حکومت قرآن کی غلطیوں سے پاک اشاعت کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

حلف برداری:

آئین میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ اسلامی نظریے کو قائم رکھنے کے لیئے تمام حکومتی عہدیداروں سے حلف لیا جائے گا۔

احمدی۔ غیر مسلم اقلیت:

قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

سوال نمبر ۷۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دو حصوں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی شکل میں معرض وجود میں آیا۔ اکثریت کی بنیاد پر پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد مغربی پاکستان کہلائے جبکہ مشرقی بنگال کو مشرقی پاکستان کہا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے علیحدہ ہو گیا اور ایک آزاد ملک بنگلہ دیش کہلایا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی مندرجہ ذیل اہم وجوہات ہیں۔

۱۔ جغرافیائی محل وقوع:

نومولود وطن پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان خاصا فاصلہ تھا۔ یہ فاصلہ تقریباً ۱۶۰۰ سو کلومیٹر زیادہ تھا۔ اور ان دونوں حصوں کے درمین بھارت حائل تھا۔ اس فاصلے کی وجہ سے دونوں حصوں کے لوگوں کو قریب آنے کا موقع نہ مل سکا اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ انڈیا نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مشرقی پاکستان کے لوگوں کو مغربی پاکستان کے خلاف بھڑکایا۔

۲۔ افسران کا رویہ:

مغربی پاکستان کے افسران، مشرقی پاکستان کے افسران کی طرح دوستانہ رویہ نہ رکھتے تھے۔ اس سے بھی مغربی پاکستان کے لیئے نفرت پروان چڑھی۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کا خیال تھا کہ انہیں حکومت میں صحیح حصہ دار نہیں بنایا گیا۔

۳۔ مارشل لاء:

مشرقی پاکستان کے لوگ پارلیمانی نظام حکومت کے زبردست حامی تھے اور پے در پے مارشل لاء نے بھی ان کے دلوں میں نفرت کے جذبات کو ابھارا۔

۴۔ زبان کا مسئلہ:

چونکہ مشرقی پاکستان کے لوگ پاکستان کی کُل آبادی کا ۵۲ فیصد تھے اس لیئے وہ چاہتے تھے کہ بنگلہ کو سرکاری زبان قرار دیا جائے جبکہ مغربی پاکستان کے لوگ اردو کو سرکاری زبان قرار دینے کے حق میں تھے۔

۵۔ صوبائی خودمختاری:

بنگال کے لوگ صوبائی خودمختاری کا مطالبہ رکھتے تھے جو پورا نہ کیا گیا۔

۶۔ شیخ مجیب کے چھ نکات:

عوامی لیگ کے بنگالی رہنما شیخ مجیب الرحمن مشرقی پاکستان کے لیئے علیحدہ نظام چاہتے تھے جس کے لیئے انہوں نے چھ نکات پیش کیئے۔ مغربی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ اس رویے سے دلبرداشتہ ہو کر اس نے بھارت سے خفیہ تعلقات بڑھائے۔

۷۔ ہندو اساتذہ کا رویہ:

ہندو اساتذہ جو بڑی تعداد میں مشرقی پاکستان میں کام کر رہے تھے انہوں نے بھی نفرت کے جذبات بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

بین الاقوامی سازشیں:

کیونکہ پاکستان سب سے بڑا اسلامی ملک تھا اس لیئے امریکہ اور برطانیہ جیسی بڑی طاقتیں بھی بھارت کا پاکستان کے خلاف ساتھ دے رہی تھیں۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات:

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں شیخ مجیب کو مشرقی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی لیکن وہ مغربی پاکستان میں ایک بھی نشست حاصل نہ کر سکا۔ اسی طرح ذوالفقار علی بھٹو مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب رہے جبکہ مشرقی پاکستان میں ایک بھی نشست حاصل نہ کر سکے۔ جس کے نتیجے میں حکومت کی رسہ کشی شروع ہوگئی۔ جب مجیب الرحمن کو حکومت نہ دی گئی تو اس نے مغربی پاکستان کی شدید مخالفت شروع کر دی۔

مشرقی پاکستان میں فوجی کاروائی:

۱۹۷۰ء کے انتخابات کے بعد جب مجیب الرحمن کو حکومت نہ دی گئی تو مشرقی پاکستان کے حالات خراب تر ہو گئے۔ عوامی لیگ کے خلاف فوجی کاروائی کی گئی جس سے بنگالیوں میں بھی مسلح جدوجہد کو بڑھاوا ملا۔

بھارت کا حملہ:

اس ساری صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت نے دسمبر ۳/ ۱۹۷۱ء کو پاکستان پر حملہ کر دیا۔ کیونکہ مشرقی پاکستان میں فوجی کاروائی کی وجہ سے بہت سے بنگالی بھارت بھاگ گئے تھے اور شیخ مجیب نے ''مکتی باہنی'' کے نام سے نیم فوجی ادارہ شروع کر دیا تھا۔ لہذا بھارت نے دخل اندازی کی۔ جنگ ہوئی اور پاکستان کی فوج کو ہتھیار ڈالنا پڑے۔ پاکستانی فوج نے بھارت کے سامنے ۱۶/دسمبر۱۹۷۱ء کو ہتھیار ڈالے اور بالآخر بنگلہ دیش علیحدہ ہو گیا۔

پاکستان کا تسلیم کرنا:

بہت سارے ممالک نے بنگلہ دیش کو فوری طور پر تسلیم کر لیا لیکن پاکستانی عوام کے لیئے یہ ایک سانحہ تھا۔ بہر حال ۱۹۷۴ء میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس میں پاکستان نے بنگلہ دیش کو تسلیم کیا جس کے بعد سے دونوں ممالک میں دوستانہ مراسم قائم ہیں۔

سوال نمبر۸۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں پاکستان کی خوشحالی میں کیا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ (۲۰۱۲)

جواب: پاکستان اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا انعام ہے۔ یہ بہت سی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔ یہ تمام پاکستانیوں کا فرض ہے کہ اپنے وطن کی حفاظت کریں اور اس کی ترقی اور استحکام کے لیئے مل کر متحد ہو کر کام کریں۔ پاکستان کو مضبوط اور خوشحال بنانے کے لیئے مندرجہ ذیل اقدام ضروری ہیں۔

محنت:

قومی ترقی کے لیئے انتھک محنت کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ہر میدان میں دل لگا کر محنت کریں اور پاکستان کو معاشی طور پر خود مختار بنائیں۔

اتحاد:

ہر پاکستانی کو قومی اتحاد کو بڑھاوا دینا چاہیئے۔ لسانیت سے پرہیز ضروری ہے۔

حب الوطنی:

ہر پاکستانی میں وطن سے محبت کا جذبہ ہونا چاہیئے۔ اور اپنے وطن کے لیئے جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

تعلیم کو فروغ:

تعلیم کے فروغ کے لیئے ہر ممکن اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

معاشرتی انصاف:

انصاف کا معاشرے میں بول بالا ہونا چاہیئے۔ کرپشن کے خاتمے کے لیئے بھرپور کوششیں کی جانی چاہیئں۔

خود انحصاری:

ہمیں خوب محنت کر کے اپنے وطن کو خود انحصاری کی سطح پر لانا چاہیئے۔

پاکستانی ہونے پر فخر:

پاکستان کی طویل جدوجہد آزادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر بے انتہا فخر ہونا چاہیئے۔

باب چہارم

پاکستان کی سرزمین اور آب وہوا

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

کثیرالانتخابی سوالات

۱۔ پاکستان کا کُل رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۷۹۳,۰۹۳　(ب) ۷۹۶,۰۹۶　(ج) ۷۹۲,۰۹۲　(د) ۷۹۱,۰۹۱

۲۔ ________ پاکستان کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔
(الف) سندھ　(ب) بلوچستان　(ج) پنجاب　(د) سرحد

۳۔ پنجاب کا رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۲۰۵,۳۴۵　(ب) ۲۰۶,۳۴۶　(ج) ۲۰۲,۳۴۲　(د) ۲۰۱,۳۴۱

۴۔ سندھ کا رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۱۷۰,۹۱۷　(ب) ۱۶۰,۹۱۶　(ج) ۱۴۰,۹۱۴　(د) ۱۵۰,۹۱۵

۵۔ بلوچستان کا رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۳۴۵,۱۹۰　(ب) ۳۴۶,۱۹۰　(ج) ۳۴۴۱۹۰　(د) ۳۴۷,۱۹۰

۶۔ خیبر پختون خواہ کا رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۷۴,۵۲۱　(ب) ۷۴,۶۲۱　(ج) ۷۲,۶۲۲　(د) ۷۴,۴۲۱

۷۔ فاٹا کا کل رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۲۶,۲۲۰　(ب) ۲۷,۲۲۰　(ج) ۲۸,۲۲۰　(د) ۲۱,۲۲۰

۸۔ اسلام آباد کا کل رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۹۰۱　(ب) ۹۰۶　(ج) ۹۰۸　(د) ۹۰۲

۹۔ پاکستان ایشیاء کے ________ میں واقع ہے۔
(الف) شمال　(ب) جنوب　(ج) مشرق　(د) مغرب

۱۰۔ ایران اور پاکستان کی مشترکہ سرحد ________ کلومیٹر ہے۔
(الف) ۷۰۰　(ب) ۸۰۰　(ج) ۹۰۰　(د) ۶۰۰

۱۱۔ بھارت پاکستان کے ________ میں واقع ہے۔
(الف) مشرق　(ب) مغرب　(ج) شمال　(د) جنوب

۱۲۔ بھارت اور پاکستان کی مشترکہ سرحد ________ کلومیٹر لمبی ہے۔
(الف) ۱۶۲۰　(ب) ۱۶۱۰　(ج) ۱۶۳۰　(د) ۱۶۴۰

۱۳۔ چین پاکستان کے ________ طرف واقع ہے۔

(الف) مشرق (ب) مغرب (ج) شمال (د) جنوب

۱۴۔ پاکستان اور چین کی مشترکہ سرحد ________ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۸۵۶ (ب) ۶۸۶ (ج) ۵۸۵ (د) ۴۸۴

۱۵۔ پاکستان اور چین شاہراہ ________ کے ذریعے ملتے ہیں۔

(الف) ہمالیہ (ب) قراقرم (ج) ڈیورنڈ (د) کرم

۱۶۔ ________ پاکستان کو تاجکستان سے علیحدہ کرتا ہے۔

(الف) کابل (ب) بولان (ج) کرم (د) واکھان

۱۷۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحد ________ کہلاتی ہے۔

(الف) کرم لائن (ب) بولان لائن (ج) خیبر لائن (د) ڈیورنڈ لائن

۱۸۔ ڈیورنڈ لائن ________ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۲۲۵۲ (ب) ۲۱۵۳ (ج) ۲۲۵۳ (د) ۳۳۴۳

۱۹۔ بحیرہ عرب ________ کلومیٹر کے رقبے کا ساحلی علاقہ ہے۔

(الف) ۶۰۰ (ب) ۷۰۰ (ج) ۸۰۰ (د) ۴۰۰

۲۰۔ پاکستان کے پہاڑ ________ حصوں پر مشتمل ہیں۔

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

۲۱۔ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی ________ ہے۔

(الف) کے۔ٹو (ب) کوہ سفید (ج) نانگا پربت (د) تخت سلیمان

۲۲۔ ننگا پربت ________ میٹر بلند ہے۔

(الف) ۸۱۶۵ (ب) ۸۱۲۶ (ج) ۸۱۲۷ (د) ۸۱۲۸

۲۳۔ قراقرم سلسلے کی اونچائی ________ میٹر ہے۔

(الف) ۶۰۰۰ (ب) ۷۰۰۰ (ج) ۸۰۰۰ (د) ۹۰۰۰

۲۴۔ ________ دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔

(الف) نانگا پربت (ب) کے۔ٹو (ج) تخت سلیمان (د) کوہ سفید

۲۵۔ کے۔ٹو ________ میٹر بلند ہے۔

(الف) ۸۵۱۲ (ب) ۸۶۱۱ (ج) ۸۷۱۳ (د) ۸۵۱۱

۲۶۔ کے۔ٹو ________ پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔

(الف) ہمالیہ (ب) قراقرم (ج) ہندوکش (د) وزیرستان

۲۷۔ شاہراہ قراقرم کو ________ بھی کہا جاتا ہے۔

(الف) شاہراہ ریشم (ب) شاہراہ سندھ (ج) شمالی شاہراہ (د) ڈیورنڈ لائن

۲۸۔ ہندوکش کے سلسلے کی بلند ترین چوٹی ________ ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) تخت سلیمان (ج) کوہ سفید (د) کے۔ٹو

۲۹۔ ترچ میر ________ میٹر بلند ہے۔
(الف) ۷۶۹۰ (ب) ۷۵۹۱ (ج) ۷۶۹۲ (د) ۷۶۹۳

۳۰۔ ہندوکش کا زیادہ تر حصہ ________ میں ہے۔
(الف) سبی (ب) بولان (ج) گومل (د) افغانستان

۳۱۔ کوہ سفید ________ میٹر لمبی ہے۔
(الف) ۳۷۰۰ (ب) ۳۸۰۰ (ج) ۳۶۰۰ (د) ۳۵۰۰

۳۲۔ ________ خیبر اور کرم پاس کے درمیان واقع ہے۔
(الف) وزیرستان پہاڑی سلسلہ (ب) کوہ سفید
(ج) تخت سلیمان (د) ترچ میر

۳۳۔ کوہ سفید کی سب سے اونچی چوٹی ________ ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) سیکرام (ج) گوراکھ (د) گومل

۳۴۔ ________ پہاڑی سلسلہ دریائے گومل کے جنوب میں واقع ہے۔
(الف) وزیرستان (ب) کیرتھر (ج) ہندوکش (د) سلیمان

۳۵۔ کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی ________ ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) گوراکھ (ج) سیکرام (د) تخت سلیمان

۳۶۔ تخت سلیمان کی اونچائی ________ میٹر ہے۔
(الف) ۳۵۸۵ (ب) ۳۴۸۷ (ج) ۳۵۸۷ (د) ۳۶۸۷

۳۷۔ ________ پاس کوئٹہ اور سبی کو ملاتا ہے۔
(الف) خیبر (ب) کرم (ج) بولان (د) گومل

۳۸۔ ________ پاس پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارت کے لیئے مشہور ہے۔
(الف) بولان (ب) خیبر (ج) گومل (د) کرم

۳۹۔ ________ پہاڑی سلسلہ زیریں خشک زیریں خشک پہاڑوں پر مشتمل ہے۔
(الف) کیرتھر (ب) وزیرستان (ج) سلیمان (د) کوہ سفید

۴۰۔ کیرتھر کی بلند ترین چوٹی ________ ہے۔
(الف) سیکرام (ب) گوراکھ (ج) ترچ میر (د) تختِ سلیمان

۴۱۔ ________ سطح مرتفع دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان واقع ہے۔
(الف) پوٹھوہار (ب) بلوچستان (ج) سبی (ج) سندھ

۴۲۔ سون اور حارو ________ سطح مرتفع کے دریا ہیں۔

(الف) پوٹوہار (ب) بلوچستان (ج) سبی (ج) سندھ

۴۳۔ کوہ نمک کی بلندی ________ میٹر ہے۔

(الف) ۴۰۰ (ب) ۸۰۰ (ج) ۷۰۰ (ج) ۵۰۰

۴۴۔ کیرتھر اور کوہ سلیمان کے مغرب میں سطح مرتفع ________ واقع ہے۔

(الف) پوٹھار (ب) بلوچستان (ج) سبی (د) سندھ

۴۵۔ سطح مرتفع بلوچستان کی بلندی ________ میٹر ہے۔

(الف) ۶۵۲ (ب) ۶۵۰ (ج) ۶۵۱ (د) ۶۴۹

۴۶۔ سطح مرتفع بلوچستان پاکستان کے ________ فیصد علاقے پر مشتمل ہے۔

(الف) ۴۰ (ب) ۵۰ (ج) ۶۰ (د) ۳۰

۴۷۔ ________ سطح مرتفع بلوچستان کا اہم دریا ہے۔

(الف) ذوہب (ب) پولادی (ج) بنگولی (د) دشت

۴۸۔ زیارت اور مسلم باغ کی چوٹیاں ________ میٹر بلند ہیں۔

(الف) ۲۱۴۴ (ب) ۲۱۵۵ (ج) ۲۱۳۳ (د) ۲۱۶۶

۴۹۔ جہلم، چناب اور راوی ________ کے علاقے میں دریائے سندھ میں داخل ہوتے ہیں۔

(الف) مٹھن کوٹ (ب) سرگودھا (ج) چنیوٹ (د) سانگلہ

۵۰۔ ________ میانوالی کے قریب کا ریگستانی علاقہ ہے۔

(الف) طقل (ب) چولستان (ج) تھر (د) نازا

۵۱۔ بہاولپور کا ________ فیصد حصہ چولستان میں ہے۔

(الف) ۴۰°C (ب) ۵۰°C (ج) ۶۰°C (د) ۷۰°C

۵۲۔ ________ ریگستان کا زیادہ تر حصہ بھارت میں ہے۔

(الف) تھل (ب) نارا (ج) تھر (د) چولستان

۵۳۔ تھر اور نارا ________ ریگستان کا حصہ ہے۔

(الف) چاغی (ب) راجھستان (ج) چولستان (د) خاران

۵۴۔ پاکستان کا ساحلی علاقہ ________ کہلاتا ہے۔

(الف) ۵۰۰ (ب) ۶۰۰ (ج) ۷۰۰ (د) ۸۰۰

۵۵۔ ایران اور حب کے درمیان کا ساحلی علاقہ ________ کہلاتا ہے۔

(الف) سندھ (ب) مکران (ج) حب (د) کوئٹہ

۵۶۔ پاکستانی میدانی علاقوں کا کم سے کم درجہ حرارت جنوری میں ________ ہے۔

(الف) ۳　(ب) ۴　(ج) ۵　(د) ۶

۵۷۔ جنوری میں زیادہ تر درجہ حرارت ________ ہوتا ہے۔

(الف) ۲۴　(ب) ۲۳　(ج) ۲۲　(د) ۲۴

۵۸۔ پاکستان ________ طبعی حصوں میں تقسیم ہے۔

(الف) ۴　(ب) ۳　(ج) ۵　(د) ۶

۵۹۔ زمین پر موجود پانی میں سے ________ فیصد نمکین ہے۔

(الف) ۹۷.۲　(ب) ۹۳.۲　(ج) ۹۴.۲　(د) ۹۵.۲

۶۰۔ انسان کے جسم میں ________ فیصد پانی پایا جاتا ہے۔

(الف) ۶۰　(ب) ۷۰　(ج) ۸۰　(د) ۴۰

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷۹۶۰۹۶	بلوچستان	۲۰۵_۳۴۵	۱۴۰_۹۱۴	۳۴۷_۱۹۰	۷۴،۵۲۱
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷،۲۲۰	۹۰۶	جنوبی	۸۰۰	مشرقی	۱۶۱۰
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
شمال	۵۸۵	قراقرم	واکھان	ڈیورنڈ لائن	۲۲۵۲
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۷۰۰	دو	نانگا پربت	۸۱۲۶	۷۰۰۰	کے ٹو
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۸۶۱۱	قراقرم	شاہراہ ریشم	ترچ میر	۷۶۹۰	افغانستان
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۶۰۰	وزیرستان پہاڑی سلسلہ	سیکرام	سلیمان	تخت سلیمان	۳۴۸۷
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
بولان	گومل	کیرتھر	گوراکھ	پوٹوہار	پوٹوہار
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۷۰۰	بلوچستان	۶۵۰	۴۰	ژوہب	۲۱۳۳
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
مٹھن کوٹ	تھل	۶۰	چولستان	راجھستان	۷۰۰
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
مکران	۴°C	۲۴	۴	۹۷.۲	۷۰

مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ پاکستان کا محلِ وقوع چار جملوں میں بیان کریں،

جواب:
- i- یہ جنوبی ایشیاء میں واقع ہے۔
- ii- چین اس کے شمال میں ہے۔
- iii- بھارت اس کے مشرق میں ہے۔
- iv- بحیرۂ عرب پاکستان کے جنوب میں ہے۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے نام لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب: i- بھارت ii- افغانستان iii- ایران iv- چین

سوال نمبر۳۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
- i- بحیرۂ عرب کے ذریعے مشرق وسطیٰ سے تیل تمام مشرقی ممالک کو فراہم کیا جاتا ہے۔
- ii- پاکستان ایشیائی اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں گھرا ہوا ہے۔
- iii- اسلامی دنیا کی واحد ایٹمی قوت کا حامل ہونا پاکستان کا فخر ہے۔
- iv- پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان زمینی راستے، ریلوے اور فضائی راستہ فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان کے طبعی خدوخال کے نام بتائیں۔

جواب: i- پہاڑ ii- سطح مرتفع iii- میدانی علاقے iv- ریگستان v- ساحلی علاقے

سوال نمبر۵۔ شمالی بلند پہاڑوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- ہمالیہ ii- قراقرم

سوال نمبر۶۔ شمال مغربی پہاڑ کے حصوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- کوہ ہندوکش ii- کوہ سفید iii- کوہ سلیمان iv- کوہ کیرتھر

سوال نمبر۷۔ پاکستان کی چار اہم چوٹیوں کے نام بتائیں۔

جواب:
- i- کوہ ہندوکش میں ترچ میر
- ii- قراقرم میں کے۔ٹو
- iii- کوہ سلیمان میں تختِ سلیمان
- iv- ہمالیہ میں نانگا پربت

سوال نمبر۸۔ کوہ ہمالیہ کے حصوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- سائی والیک پہاڑ ii- پیر پنجال iii- کوہ ہمالیہ iv- لاڈھاک

سوال نمبر۹۔ شمال مشرقی سلسلے کی چار خصوصیات بتائیں۔

جواب:
- i- یہ پاکستان کو قدرتی دفاع مہیا کرتا ہے۔
- ii- یہ پاکستان کے جنگلات کا بڑا حصہ ہے۔
- iii- یہ پاکستان کو شدید ٹھنڈی ہواؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔
- iv- یہاں پر بہت سے قدرتی معدنیات پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۰۔ دریائے سندھ کے بالائی علاقے پر چار جملے لکھیں۔

جواب:
- i- یہ ہمالیہ کے جنوب میں واقع ہے۔
- ii- اسے دریائے سندھ پانی فراہم کرتا ہے۔
- iii- یہ پاکستان کا زرخیز ترین علاقہ ہے۔
- iv- دریائے جہلم، سندھ اور چناب اس علاقے میں واقع ہیں۔

سوال نمبر۱۱۔ بھارت کے مشرق میں واقع مسلم ممالک کے نام لکھیں۔

جواب: i- بنگلہ دیش ii- انڈونیشیاء iii- برونائی iv- ملائیشیاء

سوال نمبر۱۲۔ دریائے سندھ کے زیریں علاقے پر چار جملے لکھیے۔

جواب:
- i- وہ علاقہ جہاں دریائے سندھ، سندھ کے علاقے میں داخل ہوتا ہے۔ دریائے سندھ کا زیریں علاقہ کہلاتا ہے۔
- ii- یہ میدانی علاقہ ہے۔
- iii- یہاں کی مٹی زرخیز ہے۔
- iv- یہ ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر۱۳۔ آب و ہوا کے لحاظ سے پاکستان کے علاقوں کے نام بتائیے۔

جواب:
- i- نیم حاری بری بلند آب و ہوا کا خطہ
- ii- نیم حاری بری سطح مرتفع کی آب و ہوا کا خطہ
- iii- نیم حاری بری میدانی آب و ہوا کا خطہ
- iv- حاری ساحلی آب و ہوا کا خطہ

سوال نمبر۱۴۔ فضائی آلودگی کے چار اسباب لکھیے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
- i- تیزابی بارش۔
- ii- دھاتوں کو ہوا میں جلانا۔
- iii- فیکٹریوں کا دھواں۔
- iv- ہوا میں تابکاری اجزاء۔

سوال نمبر ۱۵۔ پانی کی آلودگی کے چار اسباب لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
i- دریا میں تیل کا ضائع کرنا۔
ii- نیوکلیئر مادے وغیرہ۔
iii- پانی میں سورج کا ملاوٹ۔
iv- فیکٹریوں کے کچرے کا پانی میں اخراج۔

سوال نمبر ۱۶۔ زمینی آلودگی کے چار اسباب لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
i- نیوکلیئر ٹیسٹ اور دھماکے۔
ii- پلاسٹک کی تھیلیوں کا ضائع کرنا۔
iii- کیمیائی اجزاء کا ضائع کرنا۔
iv- کیڑے مار دوائیں۔

سوال نمبر ۱۷۔ آلودگی کو کم کرنے کے چار طریقے بتائیں۔

جواب:
i- کچرے کو صحیح طریقے سے جلایا جائے۔
ii- زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔
iii- پلاسٹک کی تھیلیوں کا استعمال روک دیا جائے۔
iv- گندے پانی کو صاف کرنے کا انتظام کیا جائے۔

سوال نمبر ۱۸۔ کوہ نمک پائے جانے والے معدنیات کے نام لکھیئے۔

جواب: i- جپسم ii- کوئلہ iii- نمک

سوال نمبر ۱۹۔ پاکستانی بندرگاہوں کے نام لکھیئے۔

جواب:
i- کراچی ii- سومیانی iii- پسنی
iv- جیوانی v- پورٹ قاسم vi- اورمارا
vii- گوادر

بیانیہ سوالات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ **پاکستان کا محل وقوع بیان کریں اور جنوبی ایشیاء میں اس کی اہمیت بیان کریں۔ (۲۰۱۱) (۲۰۰۹) (۲۰۱۳)**

جواب: **تعارف:**

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ ہمیں یہ وطن بے حد قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ یہ ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے۔ اسکی جنوبی ایشیاء میں بہت اہمیت ہے۔ یہ محل وقوع بھی اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔

محل وقوع:

پاکستان براعظم ایشیاء کا انتہائی اہم ملک ہے جس کا کل رقبہ ۷,۹۶,۰۹۶ مربع کلومیٹر ہے۔ پاکستان کے پانچ صوبے ہیں۔ پنجاب، سندھ، خیبر پختون خواہ (سرحد)، بلوچستان اور گلگت بلتستان۔ اس میں صوبہ پنجاب آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے جبکہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔

پاکستان کے جنوب مغرب میں ایران واقع ہے جب کہ مشرق میں بھارت، شمال میں چین اور شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے جو انتہائی اہم سمندری راستہ ہے۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحد ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے جو کہ ۲۲۵۲ کلومیٹر لمبی ہے۔

اہمیت:

پاکستان جنوبی ایشیاء میں اپنے محل وقوع کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی جغرافیائی، سیاسی اور معاشیاتی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل باتوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

۱۔ چین:

پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر دریا شمالی جانب سے آتے ہیں اور اس طرف اونچے اونچے پہاڑ بھی واقع ہیں۔ چین دنیا کا ایک اہم ملک ہے۔ چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ قراقرم ہے۔ جو ان ممالک کو آپس میں ملاتی ہے پاکستان اور چین کے روابط بہت دوستانہ ہیں۔ ان کے تجارتی تعلقات بھی بہت اچھے ہیں۔

۲۔ افغانستان:

افغانستان پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے جو کہ ۲۲۵۲ کلومیٹر لمبی ہے۔ پاکستان کے افغانستان ساتھ اچھے تجارتی تعلقات ہیں۔ پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیئے بری اور بحری راستہ بھی فراہم کرتا ہے۔ افغانستان اور پاکستان ای۔سی۔او کے ممبران بھی ہیں۔ (اقتصادی تعاون کی تنظیم (Economic Co-operation)

۳۔ ایران:

ایران پاکستان کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ شروع ہی سے دونوں ممالک میں مثالی روابط قائم ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں ایران پاکستان کو تسلیم کرنے والا دنیا کا پہلا ملک تھا۔ ایران دنیا کے ان ممالک میں سے ہے جہاں تیل کے بے بہا ذخائر موجود ہیں۔ ایران بھی ای۔سی۔او کا ممبر ہے۔

۴۔ بھارت:

پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔ بھارت دنیا کے بڑے جمہوری ممالک میں سے ایک ہے۔ یہ دنیا کا آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا ملک ہے۔ پاکستان بھارت کے ساتھ دوستانہ روابط کا خواہشمند ہے مگر مسئلہ کشمیر کے حل تک ایسا ہونا ناممکن ہے۔

۵۔ بحیرۂ عرب:

پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے جو کہ ایک اہم تجارتی راستہ ہے۔ پاکستان کی بھی زیادہ تر تجارت اسی کے ذریعے ہوتی ہے۔

۶۔ خلیجی ممالک:

پاکستان کے محل وقوع کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ خلیجی تیل کے ذخائر والے ممالک کے قریب واقع ہے۔ ان ممالک کی تیل کے ذخائر کی وجہ سے دنیا میں بہت اہمیت ہے۔ پاکستان کے مراکش سے انڈونیشیا تک ان تمام ممالک سے اچھے تعلقات ہیں۔

۷۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک:

مشرق وسطیٰ کے ممالک جیسے سعودی عرب اور خلیج فارس کی عرب ریاستیں بھی پاکستان کے قریب واقع ہیں۔ یہ پاکستانیوں کا دوسرا گھر تصور کی جاتی ہیں۔

۸۔ کراچی بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ:

کراچی نہ صرف پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے بلکہ یہ بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ بھی ہے۔ یہ یورپ کو ایشیاء سے ہوائی اور بحری راستوں کے ذریعے ملاتا ہے۔ کراچی کی بندرگاہ کے ذریعے پاکستان مختلف ممالک سے تجارت کرتا ہے۔

انڈس ویلی اور گندھارا:

پاکستان میں دو قدیم ترین تہذیبوں کی باقیات ہیں۔ یہ تہذیبیں انڈس ویلی اور گندھارا ہیں اس کی بدولت لاکھوں سیاح یہاں ہر سال آتے ہیں جو کہ سوات اور کاغان بھی جاتے ہیں۔

پاکستان، افغانستان اور ترکمانستان کا معاہدہ:

اچھے مراسم کی بنیاد پر پاکستان، افغانستان اور ترکمانستان نے گیس کی فراہمی کے متعلق معاہدہ بھی کیا ہے۔ جو کہ افغانستان سے پاکستان تک پائپ لائنوں کے ذریعے گیس کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔ اس سے ان ممالک کے دوستانہ تعلقات اور بھی گہرے ہوں گے۔

مسئلہ کشمیر:

پاکستان اور بھارت میں اصل لڑائی مسئلہ کشمیر سے متعلق ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو دونوں ممالک میں ہمیشہ امن رہے گا۔ دونوں ممالک اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔

دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت:

پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہے۔ مسلم ممالک میں یہ واحد ایٹمی قوت ہے۔ اسی بنیاد پر پاکستان کو اسلامی ممالک میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان پر خاص کرم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے انتہائی اہم محلِ وقوع بخشا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے وطن کی سالمیت کی بھرپور کوشش کریں۔

سوال نمبر۲۔ **پاکستان کے طبعی خدوخال کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: **تعارف:**

پاکستان جنوبی ایشیاء میں واقع انتہائی اہمیت کا حامل ملک ہے۔ پاکستان میں بہت سے قدرتی مناظر موجود ہیں۔ بنیادی طور پر پاکستان کو چار طبعی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہاڑی سلسلے ۲۔ سطح مرتفع ۳۔ میدانی علاقے ۴۔ ریگستان

پہاڑی سلسلے:

پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) شمالی اور شمال مشرقی پہاڑی سلسلے

(ii) شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے

شمالی اور شمال مشرقی پہاڑی سلسلے:

اس سلسلے میں ہمالیہ اور قراقرم شامل ہیں۔

ہمالیہ:

ہمالیہ پورے جنوبی ایشیاء کے خطے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے مغربی حصے جموں و کشمیر سے گزرتے ہیں اس پہاڑی سلسلے کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

(الف) سائی والیک پہاڑ:

یہ ہمالیہ کا حصہ ہے۔ یہ پہاڑ ہمالیہ کے جنوبی حصے میں سیالکوٹ سے لے کر شمالی حصے میں راولپنڈی تک پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی اونچائی ۳۰۰ سے ۱۰۰۰ میٹر تک ہے۔

(ب) پیر پنجال پہاڑی سلسلہ:

ہمالیہ کا نچلا حصہ پیر پنجال پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے۔ یہ قراقرم اور سائی والیک پہاڑی کے ساتھ ہے۔ ان کی اونچائی ۱۸۰۰ سے ۴۶۰۰ میٹر تک ہوتی ہے۔ پُر فضا مقامات جیسے مری، ایوبیہ، کاغان اسی سلسلے میں واقع ہیں۔

(ج) عظیم کوہ ہمالیہ:

ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی پیر پنجال اور قراقرم کے درمیان واقع ہے اس کی بلندی تقریباً ۶۵۰۰ میٹر ہے۔ اس سلسلے کی سب سے اونچی پہاڑی نانگا پربت ہے۔ جو تقریباً ۸۱۲۶ میٹر بلند ہے۔ دریائے سندھ بھی اسی سلسلے سے نکلتا ہے اور وادیٔ کشمیر بھی اسی میں واقع ہے۔

(د) لدّاخ پہاڑی سلسلہ:

یہ ہمالیہ کا اندرونی حصہ کہلاتا ہے۔ کوہ ہمالیہ شمال کی جانب نیچے ہوتی جاتی ہے۔ یہ نیچی پہاڑیاں لدّاخ کہلاتی ہیں۔

(و) قراقرم:

ہمالیہ کے شمال جنوب میں قراقرم کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ گلگت اور کشمیر اسی میں واقع ہیں۔ اس کی بلندی تقریباً ۱۰۰۰ میٹر ہے۔

اس کی سب سے بلند چوٹی کے۔ٹو (گاڈون آسٹن) ہے جو کہ ۸۶۱۱ میٹر بلند ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔شاہراہ قراقرم بھی اسی سلسلے میں بنائی گئی ہے۔

شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے:

شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے بھی ہمالیہ ہی کے حصے ہیں لیکن یہ بلندی میں ہمالیہ سے کم ہیں۔اس کے بھی چار حصے ہیں۔

۱۔ سلسلہ ہندوکش:

ہندوکش کا زیادہ تر حصہ افغانستان میں واقع ہے۔ترچ میراس کی بلند ترین چوٹی ہے جو کہ ۷۶۹۰ میٹر بلند ہے۔ یہ بارشوں والی ہواؤں کو روکتا ہے۔

۲۔ کوہ سفید:

یہ سلسلہ خیبر اور کرم پاس کے درمیان واقع ہے۔اس کی بلندی تقریباً ۳۶۰۰ میٹر ہے۔اس کی چوٹیاں برف سے ڈھکی رہتی ہیں اس سلسلے کی بلند ترین پہاڑی کا نام سائی کرم ہے۔

۳۔ وزیرستان پہاڑی سلسلہ:

کرم اور گومل پاس کے درمیان کا پہاڑی سلسلہ وزیرستان پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے۔اس کی بلندی تقریباً ۱۵۰۰ سے ۳۰۰۰ میٹر ہے۔

۴۔ سلیمان پہاڑی سلسلہ:

یہ سلسلہ دریائے گومل کے جنوب سے شروع ہوتا ہے۔اس کی بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جو تقریباً ۳۳۸۷ میٹر بلند ہے۔

۵۔ کیرتھر پہاڑی سلسلہ:

یہ سلسلہ تخت سلیمان کے جنوب میں واقع ہے اور دریائے سندھ کی نچلی وادیوں تک جاتا ہے۔اس کی بلند ترین چوٹی گودراکھ ہے۔

سطح مرتفع:

پاکستان میں دو سطح مرتفع ہیں۔

۱۔ پوٹوہار سطح مرتفع:

یہ دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان واقع ہے۔ یہ جہلم سے شروع ہو کر میانوالی، راولپنڈی اور اسلام آباد کے کچھ حصوں پر مشتمل ہے۔اس میں کوہ نمک واقع ہے جس کی بلندی ۷۵۰ سے ۹۰۰ میٹر ہے۔ یہ علاقہ بنجر ہونے کے باوجود معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے۔اس کے مشہور دریا سون اور حرو ہیں۔

۲۔ سطح مرتفع بلوچستان:

سطح مرتفع بلوچستان کا وسیع علاقہ سلیمان اور کیرتھر پہاڑیوں کے درمیان پایا جاتا ہے یہ خشک علاقہ ہے اس کی بلندی ۶۰۰ سے ۹۰۰ میٹر ہے۔چاغی کی پہاڑیاں اس علاقے کو افغانستان سے جدا کرتی ہیں۔ یہ علاقہ تقریباً بنجر ہے۔حب اس سطح مرتفع کا اہم دریا ہے اور کوئلہ، گیس، لوہا، کاپر اور کرومائیٹ جیسے اہم ذخائر یہاں پائے جاتے ہیں۔

میدانی علاقے:

پاکستان کے میدانی علاقے تین حصوں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان:

یہ میدانی علاقہ جس میں دریائے سندھ پنجاب تک بہتا ہے۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان کہلاتا ہے۔ یہ ہمالیہ کے سلسلے کے جنوب میں واقع ہے۔ اس سلسلے کو دریائے سندھ ذرخیز بناتا ہے۔ یہ پاکستان کا ذرخیز ترین علاقہ ہے۔

۲۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان:

اس حصے میں دریائے سندھ، سندھ کے علاقے میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک سپاٹ میدان ہے۔ یہ بھی ذرخیز علاقہ ہے۔ اور ملک کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۳۔ ڈیلٹا سندھ:

وہ علاقہ جہاں دریائے سندھ بحیرۂ عرب سے مل کر ڈیلٹا بنالیتا ہے۔ اسے سندھ ڈیلٹا کہتے ہیں۔ یہ علاقہ ذرخیز ہے۔ چونکہ یہ علاقہ ٹھٹھہ کے قریب ہے اس لیئے ٹھٹھہ ذرخیز ہے۔ معدنیات اور نمکیات بھی اس علاقے میں پائے جاتے ہیں۔

ریگستانی اور ساحلی علاقے:

ریگستان ایسے ریتیلے علاقے ہوتے ہیں جہاں پانی کی بھی کمی ہوتی ہے اور ہریالی کی بھی۔ ریگستان سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ریگستان ذیل میں درج ہیں۔

i- تھر اور نارا:

تھر دنیا کے دس بڑے ریگستانوں میں سے ایک ہے۔ یہ سندھ میں واقع ہے یہ راجھستان کا حصہ ہے۔ یہاں کے لوگوں کی زندگی بہت مشکل ہوتی ہے۔ نارا خیر پور کے قریب واقع ہے۔

ii- تھل:

یہ ریگستان میانوالی، مظفر آباد اور ڈیرہ غازی خان میں واقع ہے۔ یہ نسبتاً ذرخیز علاقہ ہے کیونکہ اسے سندھ کینال کا پانی ملتا ہے۔

iii- چولستان:

اس کا بڑا حصہ بھارت میں ہے۔ ۴۰ فیصد حصہ جو بہاولپور میں ہے چولستان کہلاتا ہے۔

iv- چاغی اور خاران:

یہ بہت خشک علاقے ہیں۔ یہاں سالانہ بارشیں ۲۵ ملی میٹر سے بھی کم ہیں۔ یہاں کی آبادی بھی انتہائی کم ہے۔

ساحلی علاقے:

پاکستان کے ساحلی علاقوں کی لمبائی تقریباً ۷۰۰ کلومیٹر ہے۔ ایران اور حب کے درمیان کا ساحلی علاقہ مکران کہلاتا ہے۔ یہ تقریباً ۵۰۰ میٹر لمبا ہے۔ پاکستان کے تمام ساحلی علاقے بحیرہ عرب میں واقع ہیں۔

پاکستان کی سب سے اہم بندرگاہ کراچی ہے۔ اس کے علاوہ بن قاسم، سومیانی، پسنی، جیوانی اور گوادر بھی ہیں۔

اختتامیہ:

پاکستان کے طبعی خدوخال قدرتی دولت سے مالا مال ہیں۔

سوال نمبر۳۔ شمال مشرقی پہاڑی سلسلے کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: تعارف:

شمال مشرقی پہاڑی سلسلہ پاکستان کا اہم پہاڑی سلسلہ ہے۔ ہمالیہ جوکہ دنیا کا بلند ترین پہاڑی سلسلہ مانا جاتا ہے اسی میں واقع ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کے فوائد درج ذیل ہیں۔

قدرتی بچاؤ:

کیونکہ یہ سلسلہ بہت بلند ہے لہٰذا یہ پاکستان کو قدرتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اور دشمنوں کو دور رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ پاکستانی افواج کو یہاں حفاظتی طور پر تعیناتی کی ضرورت نہیں پرتی۔

جنگلات:

یہ پاکستان کا اہم جنگل بھی ہے۔ پاکستان کے ۸۰ فیصد جنگلات اسی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔ درختوں کی بہت سی اہم قسمیں یہاں پائی جاتی ہیں اور ملک کی لکڑی کی ضرورت کو بھی پورا کیا جاتا ہے۔

دریا:

پاکستان کے سندھ سمیت بہت سے دریاؤں کا مرکز یہی پہاڑ ہیں۔ جب برف پگھلتی ہے تو بارش ہوتی ہے اور دریاؤں میں پانی جمع ہوتا ہے۔ بہت سے بیراج، تربیلا اور منگلا ڈیم بھی یہاں بنائے گئے ہیں۔

ٹھنڈ سے حفاظت:

یہ پاکستان کو شمال کی جانب سے آنے والی شدید ٹھنڈی ہواؤں سے بچاتے ہیں۔ اور ملک کے موسم کو معتدل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

قدرتی ذخائر:

بہت سی قدرتی معدنیات جوکہ ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں یہاں پائی جاتی ہیں۔ انکو یہاں سے حاصل کر کے ڈھیروں زرِمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

تیز بارشیں:

یہاں پر بارشوں کے موسم میں انتہائی بارشیں ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے سندھ اور پنجاب میں بھی بارشیں ہوتی ہیں۔ اس سے فصلوں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اور مجموعی کاشت میں اضافہ کا سبب ملک میں خوشحالی کا سبب بنتا ہے۔

قوت کا مرکز:

چونکہ یہ پہاڑ دریاؤں کا مرکز ہیں لہٰذا انہی دریاؤں کا پانی استعمال کر کے بجلی بنائی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ پہاڑ قوت کا مرکز بھی ہیں۔

خوبصورتی:

یہ علاقے ہمارے ملک کی ہریالی اور خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ دور بہت سے سیاح ان علاقوں کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر یہاں آتے ہیں جسکی وجہ سے ملکی معیشت کو زرمبادلہ کی صورت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

تجارت:

شاہراہ قراقرم جو کہ اسی علاقے میں واقع ہے تجارت کا اہم راستہ ہے۔ یہ ملکی دفاع میں بھی مدد کرتا ہے۔ پاکستان کے دوسرے ممالک سے تعلقات تجارت کی بنیاد پر بہتر بنانے میں یہ راستہ انتہائی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

جانور:

زیادہ تر جنگلی جانور اور بیش قیمت پرندوں کی اقسام بھی اسی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ آب وہوا سے کیا مراد ہے اور پاکستان کی آب وہوا کے لحاظ سے کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

جواب: آب وہوا:

کسی بھی علاقے یا خطے کے موسم کی صورتحال جیسے ہوا کا دباؤ، درجۂ حرارت، نمی اور بارش اُس علاقے کی آب وہوا کہلاتی ہے۔

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے حصے:

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ نیم حاری۔ بری بلند آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

اس خطے میں پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلے شمال مغربی پہاڑی سلسلے اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔

گرمیاں:

یہاں کی گرمیاں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ سب سے زیادہ درجۂ حرارت ۵۸° سی میں ریکارڈ کیا گیا۔

سردیاں:

یہاں کی سردیاں لمبی اور ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ دھند بھی رہتی ہے اور سب سے کم درجۂ حرارت کوئٹہ میں ہوتا ہے۔

بارشیں:

یہاں تقریباً سارا سال بارشیں ہوتی ہیں۔ جو عموماً گرمیوں میں ختم ہوتی ہیں۔ یہاں تقریباً ۲۵ ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔

۲۔ نیم حاری۔ بری سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

اس خطے میں بلوچستان کے زیادہ تر حصے میں جیسے سبی اور جیکب آباد شامل ہیں۔

گرمیاں:

یہاں پر مئی سے ستمبر کے وسط تک سردیاں رہتی ہیں۔ گرم اور ریتیلی ہوائیں مستقل چلتی ہیں۔

سردیاں:

سردیاں زیادہ ٹھنڈی نہیں ہوتیں اور چند مہینے ہی رہتی ہیں۔

بارشیں:

جنوری فروری میں تھوڑی بارش ہوتی ہے۔ عام طور پر ۵۰ ملی میٹر تک بارش اس خطے میں ہوتی ہے۔

۳۔ نیم حاری۔ بری میدانی آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

دریائے سندھ کا بالائی علاقہ (پنجاب) اور زیریں علاقہ (سندھ) اس خطے میں واقع ہے۔

گرمیاں:

یہاں گرمیاں لمبی اور گرم ہوتی ہیں۔ درجہ حرارت عموماً ۴۰° تک تجاوز کر جاتا ہے۔

سردیاں:

یہاں سردی عموماً چار ماہ تک رہتی ہے اور شدید ٹھنڈ ہوتی ہے۔

بارشیں:

یہاں پر مون سون کی آخری بارشیں ہوتی ہیں اور سردیوں میں بھی بارش ہوتی ہے۔

۴۔ حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

یہاں پر سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے واقع ہیں۔

گرمیاں:

گرمیوں میں موسم درمیانہ رہتا ہے۔ سمندری ہوائیں چلتی ہیں۔ ہوا میں نمی بھی ہوتی ہے۔

سردیاں:

سردیاں نہ تو زیادہ لمبی ہوتی ہیں نہ ہی ٹھنڈی۔

بارشیں:

یہاں پر تقریباً ۱۸۰ ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔ لسبیلہ کے میدانی علاقے میں سردی اور گرمی دونوں میں بارش ہوتی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان کی آب وہوا دوسرے ممالک کے مقابلے میں بہتر ہے۔

سوال نمبر ۵۔ آب وہوا کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: **تعارف:**

کسی بھی علاقے کی آب وہوا وہاں کے باشندوں کے رہن سہن کو بہت حد تک متاثر کرتی ہے۔ ان کا رہن سہن، کھانے کے طریقے، پیشے، کھیل، رواج اور معیشت سب آب وہوا کے مرہون منت ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی آب وہوا ہے اس لیئے وہاں کے طرزِ زندگی بھی مختلف ہوتے ہیں۔

آب وہوا کے انسانی زندگی پر اثرات:

شمالی پہاڑی علاقے:

آب وہوا:

شمالی پہاڑی علاقوں میں سردیاں انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی گر جاتا ہے۔ ہر طرف برفباری ہوتی ہے۔ شدید سردی کے باعث انسان، جانور اور پودے شدید متاثر ہوتے ہیں یہاں کے لوگ انتہائی سخت زندگی گزارتے ہیں۔

لباس وخوراک:

اشیاء خورد ونوش کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ سردیوں میں اکثر لوگ میدانی علاقوں کی جانب کوچ کر جاتے ہیں تاکہ نوکری اور خوراک حاصل کرسکیں۔ گرمیوں میں یہ لوگ واپس آکر تجارت اور کھیتی باڑی شروع کرتے ہیں۔ یواں کے لوگ صاف رنگت اور مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے سخت طرز زندگی کے باعث یہ بہادر اور دلیر ہوتے ہیں۔ یہ سردیوں میں گرم موٹے کپڑوں کا استعمال کرتے ہیں۔

فصلیں:

چونکہ یہ علاقہ بنجر ہے لہٰذا یہاں کھیتی باڑی نہیں ہوتی۔

دریائے سندھ کا زیریں اور بالائی میدانی علاقہ:

آب وہوا:

یہاں پر دونوں موسم زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ پنجاب اور سندھ کے لوگ سردیوں میں کام جاری رکھتے ہیں جبکہ گرمیوں میں نڈھال رہتے ہیں

لباس وخوراک:

یہاں کے لوگوں کی خوراک سادہ ہوتی ہے۔ جبکہ گرمیوں میں ہلکے کپڑوں کا استعمال کیا جاتا ہے اور سردیوں میں موٹے کپڑوں کا۔

فصلیں:

پنجاب اور سندھ ذرخیز علاقہ ہے لہٰذا یہاں کی آبادی بھی زیادہ ہے۔ لوگ فارم اور کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔

سیلاب اور ہوا کے طوفان:

اس علاقے کے لوگ سیلاب اور ہوا کے طوفانوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ہر سال بہت سے لوگ سیلاب کے باعث جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور اِملاک کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

پاکستان کے جنوبی علاقے:

آب وہوا:

زیادہ تر جنوبی علاقے گرم اور ریگستانی ہیں۔ ہوا کے طوفان عموماً آتے رہتے ہیں۔ موسم شدید گرم ہوتا ہے۔

لباس وخوراک:

کیونکہ یہ گرم اور ریتیلا علاقہ ہے اس لیئے لوگ ایسے لباس استعمال کرتے ہیں جو انہیں ہوا اور گرمی دونوں سے بچاسکیں۔ دودھ کی بنی ہوئی اشیاء کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔

سیلاب اور ریت کے طوفان:

گرمیوں میں سیلاب اور ریت کے طوفان ان علاقوں سے ٹکراتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سطح مرتفع بلوچستان:

آب وہوا:

یہاں کی آب وہوا بہت شدید ہوتی ہے۔سردیاں انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہیں اور برفباری بھی ہوتی ہے لوگ زیادہ تر اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور بیچنے کے لیئے تحائف تیار کرتے ہیں۔لوگ سردیوں میں علاقے سے کوچ کر جاتے ہیں اور گرمیوں میں واپس آجاتے ہیں۔

خوراک اور پانی کی کمی:

گرمیوں میں یہاں گرمی کے باعث پانی کی کمی رہتی ہے۔کاریز کے ذریعے سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔پانی کے بغیر چونکہ فصلیں نہیں ہوتیں لہٰذا کھیتی باڑی بھی یہاں نہیں ہو پاتی۔

ساحلی علاقے:

آب وہوا:

ساحلی علاقوں میں آب وہوا درمیانی رہتی ہے۔زندگی اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔لوگ مختلف کام کرتے ہیں۔

سمندری طوفان:

کبھی کبھار سمندری طوفان لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

اختتامیہ:

آب وہوا انسانی زندگی پر ہر انداز سے اثر انداز ہوتی ہے۔

سوال نمبر۶۔ آلودگی کیا ہے؟اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟ماحولیاتی آلودگی کیوں کر پیدا ہوتی ہے اور اسکے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ (۲۰۰۹) (۲۰۱۰) (۲۰۱۲)

جواب:

آلودگی:

ہوا، پانی اور زمین کی ساخت یا ہیئت میں ناپسندیدہ تغیر کو آلودگی کہتے ہیں۔اس سے انسانی صحت شدید متاثر ہوتی ہے آلودگی ہماری آب و ہوا کو تبدیل کر دیتی ہے۔

یہ آج کے ترقی یافتہ دور کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔پوری دنیا اس مسئلے سے نبرد آزما ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔

آلودگی کی اقسام:

اس کی تین اقسام ہیں۔

فضائی آلودگی:

فضائی آلودگی صاف ہوا کو زہریلی گیس میں تبدیل کر دیتی ہے جس سے ہماری صحت متاثر ہوتی ہے۔پودے مرجاتے ہیں اور ہماری املاک کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

ہوا میں ہزاروں گیسیں چھوڑی جاتی ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضائی آلودگی کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اہم وجوہات:

i- یہ گاڑیوں میں گیسولین کے جلنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ii- فیکٹریوں اور بھٹیوں کے دھوئیں بھی اس میں اضافہ کرتے ہیں۔

iii- نیوکلیئر ٹیسٹ بھی اس میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

iv- گیس کے پاور پلانٹ ہوا کو آلودہ کرتے ہیں۔

v- جراثیم اور کیڑے مار دوائیاں فضائی آلودگی کا ایک بڑا سبب ہیں۔

پانی کی آلودگی:

پانی کی آلودگی صاف اور پینے کے لائق پانی کو کم کر دیتی ہے۔ یہ بیراکی اور مچھلیوں کے لیئے بھی خطرناک ہے۔ ہماری جسم کا ۷۰ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ پوری کرۂ ارض کا ۷۱ فیصد پانی ہے۔ پانی میں نمکیات بھی ہوتی ہیں جسے پینے کے لیئے استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔

اہم وجوہات:

i- مختلف فیکٹریوں کا کچرہ پانی میں ضائع کیا جاتا ہے۔

ii- پائپ لائنوں کا کچرہ۔

iii- سیوریج لائنوں کا تالابوں اور دریاؤں میں نکاس۔

iv- نیوکلیئر ویسٹ

زمینی آلودگی:

زمین کی آلودگی، زمین کی سطح پر موجود زرخیزی کو کم کر دیتی ہے۔ جب زمین میں بہت زیادہ غیر ضروری اور جراثیم والی اشیاء ڈال دی جاتی ہیں۔ زمین آلودہ ہو جاتی ہے۔

اہم وجوہات:

i- نیوکلیئر ٹیسٹ اور دھماکے۔

ii- پلاسٹک کی تھیلیاں۔

iii- کیمیائی اشیاء جو فیکٹریوں سے ضائع کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر ۷۔ آلودگی پر قابو پانے کے طریقے بیان کریں۔

جواب: تعارف:

ہوا، پانی یا زمین کی ساخت میں ناپسندیدہ تغیرات کو آلودگی کہتے ہیں۔ آلودگی سے بچاؤ اور تحفظ کے لیے ساری دنیا میں بے شمار کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔

جہاں روز بروز بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور فضا کے درجہ حرارت پر قابو پانے کے لیے اقدامات پر غور کیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل اقدام ماحول کی آلودگی کو کم کرنے میں مدد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۔زہریلے کیمیائی مادّے:

دریاؤں میں بہانے یا کھائیوں میں جمع کرنے سے قبل زہریلے کیمیائی مادوں کو علیحدہ کر کے صاف کر دیا جائے۔

۲۔پانی کی صفائی:

شہروں کے گندے پانی کو دریاؤں میں بہانے سے قبل ان کو بڑے تالابوں میں جمع کر کے مشینوں کے ذریعے صاف کر دیا جائے۔

۳۔ایندھن والی گیسوں کا کم استعمال:

ایسی گاڑیوں پر پابندی عائد کر دی جائے جن سے بہت زیادہ دھواں نکلتا اور جو لوگ اسکی خلاف ورزی کریں اُن پر جرمانہ عائد کیا جائے۔

تمام کوڑا کرکٹ کو مناسب طریقے سے جلانا چاہیے۔

۴۔فنڈز کی فراہمی:

ماحولیاتی معاملات میں شامل اداروں کے کردار کو بڑھانا چاہیے اور اُن کو ماحول کو بہتر بنانے کے لیے مناسب فنڈ مہیا کرنے چاہیں۔

۵۔انسانی اور حیوانی فضلے (Waste):

انسانی اور حیوانی فضلے کو کھیتوں میں جمع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی انھیں بطور کھاد استعمال کرنا چاہیے۔

سوال نمبر ۷۔ آلودگی پر قابو پانے کے طریقے بیان کریں۔

جواب: تعارف:

ہوا، پانی یا زمین کی ساخت میں ناپسندیدہ تغیرات کو آلودگی کہتے ہیں۔آلودگی سے بچاؤ اور تحفظ کے لیے ساری دنیا میں بے شمار کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔

۶۔درختوں کا انتظام:

زیادہ سے زیادہ شجرکاری کے انتظامات کرنے چاہیں۔جنگلات کی کٹائی روک دینی چاہیے۔کیونکہ جنگلات فضا کو صاف اور پاکیزہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

۷۔پلاسٹک کی تھیلوں کا استعمال:

پولی تھین (پلاسٹک) کی تھیلوں کا استعمال بند کر دینا چاہیے۔اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو لوگوں میں یہ آگاہی اور بیداری پیدا کرنی چاہیے کہ وہ ان تھیلوں کو کھلی جگہ پر نہ پھینکیں۔

۸۔عام صفائی:

عوامی اجتماعات کے مقامات، باغات (پارکوں) اور سڑکوں کی عمومی صائی کے لیے انتظامات کرنے چاہیے۔

۹۔ماحولیاتی شعور:

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام عوام میں فضائی آلودگی کے نقصانات کے بارے میں آگاہی اور شعور پیدا کر سکتے ہیں۔

اختتامیہ:

آلودگی کو کم کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔ یہ حکومتی اداروں اور عوام کے تعاون سے بھی کم کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر ۸۔ پاکستان کے تین صحرائی علاقوں کے نام لکھیے۔

جواب: صحرائی علاقے:

پاکستان کے صحرائی علاقوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ چولستان ۲۔ تھر ۳۔ بلتستان ۴۔ تھل

سوال نمبر ۹۔ جنگلات کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔ (۲۰۱۱)

جواب: جنگلات کی اہمیت:

جنگلات کسی بھی ملک کی معیشت کا لازمی جزو ہیں۔ ملک کی متوازن معیشت کے لیے ضروری ہے کہ اُسکے 25 فیصد رقبے پر جنگلات ہوں۔ جنگلات

قدرتی وسائل کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ پاکستان میں صرف 4.5 فیصد رقبے پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں۔

پاکستان میں جنگلات کا رقبہ اس لیے بھی کم ہو رہا ہے کہ یہاں پر جنگلات کو بے رحمانہ طریقے سے کاٹا جا رہا ہے۔ مکانات کی تعمیر کے لیے جنگلات کی زمین کو استعمال کیا جا رہا ہے اور پھر ہر سال دریا بھی کٹاؤ کا کام کر رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جنگلات کے اُگانے کے لیے مزید زمین مختص کی جائے اور درختوں کی غیر ضروری کٹائی کو بند کیا جائے۔

باب پنجم

پاکستان کے وسائل

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ وسائل ________ طرح کے ہوتے ہیں۔
(الف) ۲ (ب) ۳ (ج) ۴ (د) ۵

۲۔ ________ وسائل انسانوں کے کام کرنے کی صلاحیت اور قابلیت کو کہتے ہیں۔
(الف) اصلی (ب) انسانی (ج) توانائی (د) معدنیاتی

۳۔ ________ وسائل قدرت سے حاصل ہوتے ہیں۔
(الف) قدرتی (ب) توانائی (ج) انسانی (د) معدنیات

۴۔ زمین کی ________ تہیں ہوتی ہیں۔
(الف) ۱ (ب) ۲ (ج) ۳ (د) ۴

۵۔ متوازن معیشت کے لیئے کسی بھی ملک کا ________ فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے۔
(الف) 1.5 (ب) 2.5 (ج) 3.5 (د) 4.5

۶۔ پاکستان کا ________ فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔
(الف) 1.5 (ب) 2.5 (ج) 3.5 (د) 4.5

۷۔ پنجاب کا ________ فیصد علاقہ جنگلات ہے۔
(الف) 2.7 (ب) 1.7 (ج) 3.7 (د) 4.7

۸۔ سندھ کا ________ فیصد علاقہ جنگلات ہے۔
(لف) 1.2 (ب) 2.2 (ج) 3.2 (د) 4.2

۹۔ سرحد کا ________ فیصد علاقہ جنگلات پر مشتمل ہے۔
(الف) 12.6 (ب) 13.6 (ج) 14.6 (د) 15.6

۱۰۔ بلوچستان کا ________ فیصد حصہ جنگلات ہے۔
(الف) 1.1 (ب) 2.1 (ج) 3.1 (د) 4.1

۱۱۔ پاکستان اپنی ضرورت کا ________ فیصد تیل پیدا کرتا ہے۔
(الف) ۵ (ب) ۱۰ (ج) ۱۵ (د) ۲۰

۱۲۔ ہماری توانائی کی ضرورت کا ________ فیصد گیس سے پورا ہوتا ہے۔
(الف) ۲۵ (ب) ۳۵ (ج) ۴۵ (د) ۵۵

۱۳۔ قدرتی گیس کے ذخائر سب سے پہلے ________ کے مقام پر دریافت ہوئی۔
(الف) سوئی (ب) اُچ (ج) زِن (د) ڈھوڈک

۱۴۔ قدرتی گیس پاکستان میں سن ________ میں دریافت ہوئی۔
(الف) ۱۹۴۲ء (ب) ۱۹۵۲ء (ج) ۱۹۶۲ء (د) ۱۹۷۲ء

۱۵۔ پاکستان ملکی ضرورت کا ________ فیصد کوئلہ پیدا کرتا ہے۔
(الف) ۱۰ (ب) ۱۱ (ج) ۱۲ (د) ۱۳

۱۶۔ ________ کی کوئلے کان سب سے بڑی ہے۔
(الف) لاکھڑا (ب) جھمپیر (ج) مکروال (د) خوست

۱۷۔ لوہے کے سب سے زیادہ ذخائر ________ میں پائے جاتے ہیں۔
(الف) کالاباغ (ب) لنگڑیال (ج) ہزارہ (د) مسلم باغ

۱۸۔ پاکستان ملکی ضرورت کا ________ فیصد لوہا پیدا کرتا ہے۔
(الف) ۱۵ (ب) ۱۶ (ج) ۱۷ (د) ۱۸

۱۹۔ ________ سفید رنگ کی دھات ہے۔
(الف) تانبا (ب) لوہا (ج) کرومائیٹ (د) جپسم

۲۰۔ دنیا میں سب سے زیادہ ________ کے ذخائر پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔
(الف) تانبا (ب) لوہا (ج) کرومائیٹ (د) جپسم

۲۱۔ ________ میں تانبے کے بہت زیادہ ذخائر پائے جاتے ہیں۔
(الف) سندھ (ب) پنجاب (ج) بلوچستان (د) سرحد

۲۲۔ ________ چمکیلا سفید پتھر ہے۔
(الف) تانبا (ب) کرومائیٹ (ج) جپسم (د) لوہا

۲۳۔ سب سے بڑی نمک کی کان ________ میں ہے۔
(الف) کھیوڑا (ب) وریا (ج) کالاباغ (د) مکران

۲۴۔ ________ کو سیمنٹ بنانے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔
(الف) چونے کا پتھر (ب) جپسم (ج) نمک (د) کرومائیٹ

۲۵۔ زرعی برآمدات سے پاکستان ________ فیصد زرمبادلہ حاصل کرتا ہے۔
(الف) ۵۰ (ب) ۶۰ (ج) ۷۰ (د) ۸۰

۲۶۔ اکتوبر نومبر کی فصلیں ________ کہلاتی ہیں۔
(الف) ربیع (ب) خریف (ج) نقد آور (د) غذائی

۲۷۔ ربیع فصلیں ______ کے مہینے میں لگائی جاتی ہیں۔
(الف) دسمبر۔جنوری (ب) فروری۔مارچ (ج) اپریل۔مئی (د) جون۔جولائی

۲۸۔ مئی۔جون کی فصلوں کو ______ کہتے ہیں۔
(الف) ربیع (ب) خریف (ج) نقد آور (د) غذائی

۲۹۔ ______ کو پاکستان کی چاندی بھی کہا جاتا ہے۔
(الف) کپاس (ب) گنا (ج) تمباکو (د) تیل کے بیج

۳۰۔ پاکستان کے ______ فیصد لوگ زراعت سے منسلک ہیں۔
(الف) ۶۰ (ب) ۷۰ (ج) ۵۰ (د) ۴۰

۳۱۔ پاکستان کا ______ فیصد علاقہ زیر کاشت ہے۔
(الف) ۷۶ (ب) ۷۳ (ج) ۷۴ (د) ۷۵

۳۲۔ پاکستان میں ______ بڑی نہریں ہیں۔
(الف) ۲۸ (ب) ۳۸ (ج) ۴۸ (د) ۵۸

۳۳۔ پاکستان میں ______ بیراج اور ہیڈ ورک ہیں۔
(الف) ۱۶ (ب) ۱۷ (ج) ۱۸ (د) ۱۹

۳۴۔ معاہدہ سندھ طاس ستمبر ______ میں ہوا۔
(الف) ۱۹۶۲ء (ب) ۱۹۶۰ء (ج) ۱۹۷۲ء (د) ۱۹۷۰ء

۳۵۔ تقریباً ______ لاکھ لوگ فشری کے کاروبار سے منسلک ہیں۔
(الف) ۱ (ب) ۲ (ج) ۳ (د) ۴

۳۶۔ تقریباً ______ فیصد بجلی تھرمل وسائل سے حاصل کی جاتی ہے۔
(الف) ۲۸ (ب) ۳۸ (ج) ۴۸ (د) ۵۸

۳۷۔ تقریباً ______ فیصد بجلی پانی سے بنائی جاتی ہے۔
(الف) ۲۲ (ب) ۳۲ (ج) ۴۲ (د) ۵۲

۳۸۔ ایٹمی توانائی حاصل کرنے کے لیئے ______ استعمال کیا جاتا ہے۔
(الف) یورینیم (ب) تیل (ج) گیس (د) کوئلہ

۳۹۔ کراچی کے ایٹمی توانائی گھر نے ______ میں کام شروع کیا۔
(الف) ۱۹۷۰ء (ب) ۱۹۷۱ء (ج) ۱۹۷۲ء (د) ۱۹۷۳ء

۴۰۔ چشمہ پلانٹ نے ______ سن میں کام شروع کیا۔
(الف) ۲۰۰۱ء (ب) ۲۰۰۲ء (ج) ۲۰۰۳ (د) ۲۰۰۴ء

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲	انسانی	قدرتی	۳	۲۵	۴.۵
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲.۷	۴.۲	۱۵.۶	۲.۱	۱۵	۳۵
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
سوئی	۱۹۵۲ء	۱۱	مکروال	کالاباغ	۱۶
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
کرومائیٹ	کرومائیٹ	بلوچستان	جپسم	کھیوڑا	چونے کا پتھر
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۷۰	ربیع	اپریل۔مئی	خریف	کپاس	۷۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۴۷	۳۸	۱۸	۱۹۶۰ء	۲	۵۸
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰		
۴۲	یورینیم	۱۹۷۱ء	۲۰۰۲ء		

مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ ملکی ترقی میں وسائل کی اہمیت چار جملوں میں بیان کریں۔ (۲۰۱۲)

جواب:
- i- یہ ترقی کو تیز تر کرتے ہیں۔
- ii- یہ ملک کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔
- iii- یہ نوکریوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔
- iv- یہ تجارت اور کاروبار کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

سوال نمبر۲۔ پاکستانی مٹی کی اقسام کے نام لکھیئے۔

جواب:
i- سندھ کی میدانی مٹی ii- بنگر مٹی iii- کھادر مٹی
iv- ڈیلٹائی مٹی v- پہاڑی مٹی vi- ریتیلی مٹی

سوال نمبر۳۔ پاکستان کے جنگلات کی اقسام بتائیے۔

جواب:
i- پہاڑی جنگلات ii- نیم پہاڑی جنگلات iii- خشک مغربی پہاڑی جنگلات
iv- ریورین جنگلات v- نہری جنگلات vi- ساحلی جنگلات

سوال نمبر۴۔ جنگلات کی اہمیت چار جملوں میں بیان کریں۔

جواب:
- i- یہ لکڑی اور دوسری ضروریات پوری کرتے ہیں۔
- ii- یہ سیم اور تھور کو گھٹاتے ہیں۔
- iii- یہ درجۂ حرارت کو معتدل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
- iv- یہ قدرتی مناظر کو حسین تر بنادیتے ہیں۔

سوال نمبر۵۔ پاکستان میں پائی جانے والی معدنیات کے نام لکھیئے۔

جواب: i- قدرتی گیس ii- لوہا iii- معدنیاتی تیل iv- کرومائیٹ v- جپسم

سوال نمبر۶۔ پاکستان کی غذائی فصلوں کے نام لکھیئے۔

جواب:
i- گندم ii- چاول iii- مکئی
iv- جوار اور باجرہ v- دالیں vi- جو

سوال نمبر۷۔ پاکستان کی نقد آور فصلوں کے نام بتائیں۔ (۲۰۰۸)

جواب: i- کپاس ii- چینی iii- تمباکو iv- تیل کے بیج

سوال نمبر۸۔ پاکستان کے چار زرعی مسائل لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
- i- زمین کا کٹاؤ زرخیز مٹی ہٹادیتا ہے۔
- ii- سیم اور تھور زمین کو بنجر بنا دیتا ہے۔
- iii- تعلیم کی کمی بھی کسانوں کی جانب سے پیداوار کی کمی کا سبب بنتی ہے۔
- iv- زرعی ادارہ اپنے فرائض بخوبی سرانجام نہیں دے رہا۔

سوال نمبر۹۔ زراعت کے مسائل حل کرنے کے لیئے چار حکومتی اقدامات لکھیئے۔

جواب:
- i- اراضی کی تقسیم کی اصطلاحات نافذ کی گئیں۔
- ii- مصنوعی ذرائع آبپاشی کو فروغ دیا گیا۔
- iii- کسانوں میں تعلیم پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔
- iv- زراعت سے متعلق دوسرے شعبوں کو بھی ترقی دی جارہی ہے۔

سوال نمبر۱۰۔ پاکستان کے کسی تین کثیر المقاصد بندوں (ڈیمز) کے نام لکھیے۔ (۲۰۰۸)

دریائے سندھ پر تعمیر کردہ تین بندوں (ڈیمز) کے نام لکھیے۔ (۲۰۱۱)

پاکستان کے کثیر المقاصد بند:

جواب: پاکستان میں اس وقت چار بند (ڈیم) ہیں۔

i-	منگلا بند	دریائے جہلم پر	ii-	وارسک بند	دریائے کابل پر
iii-	تربیلا بند	دریائے سندھ پر	iv-	غازی بروتھا بند	دریائے سندھ پر
v-	حب بند	دریائے سندھ پر			

سوال نمبر۱۱۔ قدرتی گیس کی اہمیت پر تین جملے تحریر کیجئے۔ (۲۰۱۱)

قدرتی گیس کے تین استعمال تحریر کیجئے۔ (۲۰۱۲)

جواب: **قدرتی گیس:**

صنعتوں کو رواں رکھنے کے لیئے قدرتی گیس مطلوب ہوتی ہے۔ اس کا استعمال بہت عام ہوگیا ہے کیونکہ یہ پیٹرول کے مقابلے میں بہت سستی ہوتی ہے۔

ملک کو توانائی کی ضروریات کا تقریباً 35 فیصد قدرتی گیس سے پورا ہوتا ہے۔

مقامات:

پاکستان میں قدرتی گیس سب سے پہلے 1952ء میں بلوچستان میں ڈیرہ بگٹی کے قریب سوئی کے مقام پر دریافت ہوئی۔ اسکے بعد یہ گیس سندھ اور پوٹھوہار میں مزید تیرہ مقامات پر دریافت کی گئی۔ جیسے سوئی۔ اُچ۔ زن۔ خیرپور۔ سیری۔ ڈھلیان اور میال وغیرہ۔

استعمال:

i- قدرتی گیس کو گاڑیوں اور گھریلو کاموں (امور خانہ داری) کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ii- قدرتی گیس سیمنٹ، مصنوعی کھاد اور عمومی صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے۔

iii- اس کو حرارت کے ذریعے بجلی یا تھرمل بجلی پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر ا۔ وسائل کیا ہوتے ہیں؟ وسائل کی قسمیں اور اس کی اہمیت بیان کریں۔ قومی ترقی میں وسائل کی اہمیت کو اجاگر کیجئے۔

جواب: وسائل:

وسائل ایسی اشیاء ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان اور ہر طرح کی زندگی کے لیئے پیدا کیا ہے۔ انہیں قدرتی وسائل کہتے ہیں۔

اقسام:

وسائل کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

ا۔ انسانی وسائل:

افراد جو بہت سے پیشوں سے منسلک ہوتے ہیں انسانی وسائل کہلاتے ہیں۔ ان میں قابلیت اور مہارت ہوتی ہے۔ یہ لوگ مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ انسانی وسائل کو کسی ملک کی مین پاور بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ قدرتی وسائل:

ایسے تمام وسائل جو قدرت نے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیئے پیدا کیئے ہیں قدرتی وسائل کہلاتے ہیں جیسے جنگلات، پہاڑ، دریا، پانی، مٹی معدنیات وغیرہ۔

وسائل کی اہمیت:

کسی بھی ملک کی ترقی میں وسائل کا کردار نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ وسائل کی اہمیت درج ذیل ہے۔

(i) حقیقی دولت:

وسائل کسی بھی قوم کی حقیقی دولت ہوتے ہیں جو ملک انسانی اور قدرتی دونوں وسائل کو احسن طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ وہ ترقی کی راہ پر کامیابی سے گامزن رہتا ہے۔

(ii) تحفظ:

قدرتی اور انسانی وسائل کسی بھی ملک کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہتھیار قدرتی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ جبکہ ان کا استعمال انسانی وسائل کے ذریعے ہوتا ہے۔

(iii) عزت وتکریم کا نشان:

یہ کسی بھی ملک کی عزت وتکریم کا موجب ہوتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک، ہمیشہ ترقی یافتہ ممالک کی طرف مدد کے لیئے دیکھتے ہیں۔

(iv) ضروریات کی ادائیگی:

یہ کسی بھی ملک کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں جیسے آسائش کا سامان وغیرہ۔

(v) کاروبار اور تجارت:

یہ ملکی تجارت اور کاروبار میں بھی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ وہ ممالک جہاں وسائل وافر مقدار میں موجود ہیں تمام دنیا سے تجارتی مراسم قائم رکھتے ہیں۔

(vi) روزگار کے مواقع:

وسائل ملک میں روزگار کے مواقع بھی فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہی وسائل کی بدولت لاکھوں لوگ مشرق وسطیٰ کے ممالک کا رخ کرتے ہیں۔

(vii) تیز تر ترقی:

ان وسائل سے کسی بھی ملک کی تیز تر ترقی اور خوشحالی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(viii) ضروریات زندگی:

یہ زندگی کی ضروریات جیسے خوراک وغیرہ مہیا کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو معاشی مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

سوال نمبر۲۔ **مٹی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں کتنی قسم کی مٹی پائی جاتی ہے؟**

جواب: مٹی:

زمین کا اوپری حصہ جو چھوٹے پتھروں سے بنا ہے۔ اور پودوں کی زرخیزی کا باعث ہوتا ہے مٹی کہلاتا ہے۔

پاکستان کی مٹی:

پاکستانی مٹی لال، سفید اور بھوری ہوتی ہے۔ پاکستان میں مٹی کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مٹی کی مندرجہ ذیل اقسام پائی جاتی ہیں۔

دریائے سندھ کے میدان کی مٹی:

یہ میدانی علاقہ دریائے سندھ اور اس کے معاونین کی لائی ہوئی مٹی سے بنا ہے۔ یہ ہزاروں سال سے مٹی کی تہیں بچھا رہے ہیں اس میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار زیادہ اور نامیاتی مادے کم ہیں۔ یہاں کی مٹی تین حصوں میں تقسیم ہے۔

۱۔ بھنگر (Bangar) مٹی:

یہ مٹی نہایت زرخیز ہوتی ہے۔ یہ سندھ کا بیشتر میدانی علاقہ پر مشتمل ہے۔

۲۔ کھادر مٹی:

یہ مٹی زیادہ تر دریاؤں کی موجودہ گزرگاہوں میں پائی جاتی ہے۔ اس مٹی کا کچھ حصہ ہر سال سیلاب کے زیر اثر آجاتا ہے۔ جس سے ہر سال اس کے اوپر مٹی کی نئی تہہ بچھ جاتی ہے۔ اس مٹی میں نامیاتی اشیاء اور نمکیات زیادہ مقدار میں نہیں ملتے۔

۳۔ **ڈیلٹائی مٹی:**

یہ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کی مٹی ہے۔اس میں حیدرآباد سے جنوبی ساحلی علاقے تک کا علاقہ شامل ہے۔زیادہ تر مٹی چکنی ہے۔جو سیلابی حالت میں نشوونما پاتی ہے اس مٹی میں چاول کی پیداوار ہوتی ہے۔

پہاڑی مٹی:

مٹی کی یہ قسم زیادہ تر پاکستان کے شمالی اور مغربی بلند پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔شمالی پہاڑی علاقے کی مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ اور نامیاتی اجزاء کم ہیں کیونکہ اس علاقے کی آب وہوا قدرے خشک ہے۔سطح مرتفع پوٹھوہار کے علاقے میں مٹی میں چونے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔پانی مناسب مقدار میں ہونے کی وجہ سے اس مٹی کی ذرخیزی میں اضافہ ہورہا ہے۔

ریتیلی صحرائی مٹی:

مٹی کی یہ قسم پاکستان میں صوبہ بلوچستان کے مغربی علاقے چولستان اور تھر اور نارا کے صحرائی علاقے میں موجود ہے۔اس مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار اوسط درجے کی ہے۔یہ مٹی ہوا کے عمل سے تہہ نشین ہوتی ہے۔اس مٹی پر صحرائی اور نیم صحرائی قسم کی آب وہوا اثر انداز ہوتی ہے جس سے علاقے میں معاشی سرگرمیاں کم ہوتی ہیں۔

سوال نمبر۳۔ جنگلات کیا ہیں؟ پاکستان میں جنگلات کی کتنی قسمیں پائی جاتی ہیں؟

جواب: جنگلات:

جنگلات درختوں پر مشتمل بڑے علاقے کو کہتے ہیں۔کسی بھی ملک میں ۲۵ فیصد جنگلات ہونا ضروری ہیں۔مگر پاکستان میں جنگلات صرف ۴.۵ فیصد رقبے پر ہیں۔

علاقے اور آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے جنگلات کو مندرجہ ذیل چھ اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ **پہاڑی جنگلات:**

یہ ہرے بھرے درختوں کے جنگلات ہیں جو شمالی اور شمال مغربی حصوں میں ہیں۔یہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔یہاں پر فر، دیودار بلیو پائن اور سپروس، والنٹ اور چیسٹ نٹ، سیب وغیرہ کے درخت عام طور پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ان درختوں سے ٹمبر اور پھل وافر مقدار میں حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ **نیم پہاڑی جنگلات:**

یہ جنگلات کوہاٹ، راولپنڈی، اٹک، گجرات اور جہلم میں پائے جاتے ہیں۔یہ سخت لکڑی کے درخت ہوتے ہیں اس لیئے آگ جلانے اور گھروں کے بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔اس میں پھلاہی، کاہو، جنڈ، شیشم اور بلیک بیری کے درخت عام ہیں۔

۳۔ **خشک مغربی پہاڑی جنگلات:**

چلغوزہ، پائن، جونیپر درخت اس کی اقسام ہیں۔یہ زیادہ تر کوئٹہ، قلات، ژوب اور زیارت کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

۴۔ **ریورین (Riverine) جنگلات:**

یہ جنگلات پنجاب اور سندھ کے دریاؤں کے قریب واقع ہیں۔ان میں اکیشیاء (acacia) شیشم اور ملبری کے درخت شامل ہیں۔

۵۔ **کینال جنگلات:**

یہ جنگلات کینال کے نزدیک لگائے جاتے ہیں۔ یہ زیادہ تر چھانگا مانگا، چیچاوطنی، خانیوال، تھر، شورکوٹ وغیرہ کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے خاص درخت ملبری (Mulberry) شیشم اور یوکلپٹس (eucalyptus) ہیں۔

۶۔ **ساحلی جنگلات:**

یہ مینگروو (mangrove) جنگلات ہوتے ہیں اور بحیرہ عرب کے ساحلی علاقوں کے قریب پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ جنگلات کے فائدے بیان کریں۔

جواب: جنگلات کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

i- **اہم وسائل:**

جنگلات ہمارے اہم وسائل میں سے ہیں کیونکہ یہ ہماری بہت سی ضروریات مثلاً لکڑی، ٹمبر، جڑی بوٹیاں اور پھل وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔

ii- **سیم اور تھور کی کمی (Water logging):**

جنگلات سیم اور تھور اور نمکیات کے مسائل کو کم کر کے زمین کو زیادہ ذرخیز بناتے ہیں۔

iii- **خوشگوار موسم:**

یہ موسم کو خوشگوار بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور ملک کے موسم کو متعدل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

iv- **ادویات میں استعمال:**

ان سے ہمیں جڑی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں جو ادویات بنانے میں استعمال ہوتی ہیں۔

v- **جنگلی حیات:**

یہ جنگلی حیات کا مسکن ہوتے ہیں جیسے بھالو، ریچھ اور شیر وغیرہ۔ اور انہیں قدرت حفاظت مہیا کرتے ہیں۔

vi- **ایندھن کی لکڑی:**

جنگلات سے ہمیں ایندھن کے لیئے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

vii- **خوبصورتی میں اضافہ:**

جنگلات علاقے کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ لہذا سیاحوں کی آمدورفت کا موجب بنتے ہیں۔

viii- **تفریح:**

یہ سیاحوں کے لیئے تفریحی مقامات میں اضافہ کرتے ہیں۔

ix- **قدرتی چراگاہ:**

یہ بکریوں وغیرہ کے لیئے قدرتی چراگاہ مہیا کرتے ہیں۔

x- **کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کمی:**

کیونکہ یہ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ کو استعمال کرتے ہیں اس لیئے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کو کم کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔

-xi　برف کو پگھلنے سے بچانا:

یہ پہاڑوں سے جلدی برف کے پگھلنے کو روکتے ہیں اور زمین کو بھی خراب ہونے سے بچاتے ہیں۔

-xii　وسائل:

یہ ہمیں بہت سے وسائل مہیا کرتے ہیں مثلاً لکڑی جو درخت سے حاصل ہوتی ہے فرنیچر، کاغذ، ماچس اور کھیلوں کا سامان بنانے کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔

-xiii　حفاظت:

یہ طوفانوں سے انسانوں اور فصلوں دونوں کو بچاتے ہیں۔

-xiv　نشوونما:

بہت سے پرندے اور جانور جنگل میں ہی نشوونما پاتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۔ معدنیات کیا ہیں؟ پاکستان میں پائی جانے والی اہم معدنیات کے متعلق لکھیئے۔

پاکستان کے اہم معدنی وسائل بیان کیجئے۔　(۲۰۱۳)　(۲۰۱۲)

جواب:　معدنیات:

معدنیات سے مراد وہ قدرتی خزانے ہیں جو زیر زمین پائے جاتے ہیں اور کسی بھی ملک کی معیشت اور ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان میں معدنیات کی تین اہم اقسام پائی جاتی ہیں۔

دھاتی معدنیات:

لوہا، کرومائیٹ، جست، تانبا وغیرہ

غیر دھاتی معدنیات:

نمک، چونے کا پتھر، جپسم، سنگِ مرمر وغیرہ

قومی وسائل کی معدنیات:

تیل، گیس، کوئلہ وغیرہ

سوال نمبر ۶۔ پاکستان میں پائے جانے والی معدنیات کے نام اور ان کے استعمال تحریر کیجئے۔　(۲۰۱۰)　(۲۰۰۸)

قومی وسائل کی معدنیات:

ا۔　معدنی تیل:

معدنی تیل بہت اہم خزانہ ہے۔ یہ خام حالت میں پایا جاتا ہے اور اسے ریفائنری میں صاف کیا جاتا ہے۔ پاکستان اپنی پوری ضرورت کا ۱۵ فیصد تیل پیدا کرتا ہے۔ ۸۵ فیصد درآمد کیا جاتا ہے۔

مقامات:

پاکستان میں معدنی تیل کے ذخائر پوٹھوہار سطح مرتفع ، کھور، دھلیاں، کوٹ مایال، سارنگ میں ضلع اٹک میں پایا جاتا ہے۔ بلاسکار کے مقام پر چکوال ضلع میں۔ ضلع جہلم میں جویا میر اور ڈیرہ غازی خان میں ڈھوڈک کے مقام پر پایا جاتا ہے۔ سندھ میں بدین، حیدرآباد، سانگھڑ اور دادو میں پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ پیٹرول، کیروسین، ڈیزل، پلاسٹک، موم بتی اور بیس لائن بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ قدرتی گیس:

قدرتی گیس عام طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ یہ پیٹرول سے سستی ہوتی ہے۔ ہماری ضرورت کا ۳۵ فیصد گیس ہی سے پورا ہوتا ہے۔

مقامات:

سوئی گیس پہلی دفعہ ۱۹۵۲ء میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوئی۔ اس کے بعد تیرہ مختلف مقامات پر اس کے ذخائر پائے گئے ہیں جیسے سوئی۔ اُچ۔ ذن۔ خیر پور۔ سیری وغیرہ۔

استعمال:

ا۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں استعمال ہوتی ہے۔ ۲۔ گاڑیوں کے ایندھن کے طور پر بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ ۳۔ گھروں میں اور بجلی بنانے کے لیئے بھی گیس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ کوئلہ:

پاکستان اپنی ضرورت کا ۱۱ فیصد کوئلہ پیدا کرتا ہے۔ مگر یہ کوئلہ اچھی قسم کا نہیں ہوتا۔

مقامات:

یہ ڈنڈوٹ، مکروال، پنڈ، شاراگ، خوست، ہرنائی، سار، دیگاڑی، ٹھٹھہ، جھمپیر اور لاکھڑا کے مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تھرپارکر میں بھی کوئلہ پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ کیلشیم کاربونیٹ بنانے کے علاوہ اینٹیں بنانے میں بھی کام آتا ہے اور گھروں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دھاتی معدنیات:

ا۔ لوہا:

پاکستان اپنی کُل ضرورت کا ۱۶ فیصد لوہا پیدا کرتا ہے اور یہ لوہا اچھی قسم کا نہیں ہے۔

مقامات:

لوہے کی بڑی مقدار کالاباغ کے مقام پر پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ لنگریال، ہزارہ، ایبٹ آباد، چترال، خضدار، چل غازی اور مسلم باغ میں بھی کوئلہ پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ لوہا، اسٹیل، مشینیں اور اوزار بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ **کرومائیٹ:**

یہ سفید رنگ کی دھات ہے۔ پاکستان میں دنیا کے سب سے زیادہ کرومائیٹ کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ یہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

مقامات:

اس کے ذخائر مسلم باغ، چاغی، خاران، مالاکنڈ، مہمند ایجنسی اور شمالی وزیرستان میں پائے جاتے ہیں۔

استعمال:

یہ اسٹیل بنانے میں استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ جہاز، ڈائی اور تصویر سازی کا سامان بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ **تانبہ:**

بلوچستان میں تانبے کے بہت سے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

مقامات:

یہ سیندک کے مقام پر ضلع چاغی میں پائے جاتے ہیں۔

استعمال:

یہ بجلی کا سامان بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

غیر دھاتی معدنیات:

۱۔ **جپسم:**

یہ سفید رنگ کا چمکدار پتھر ہے۔

مقامات:

یہ جہلم، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، کوہاٹ، روہڑی، کوئٹہ، سبی اور لورالائی میں پائے جاتے ہیں۔

استعمال:

یہ سیمنٹ، کیمیائی کھاد، پلاسٹر آف پیرس اور بلیچنگ پاؤڈر بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ **نمک:**

پاکستان میں دنیا میں سب سے زیادہ نمک کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اعلیٰ قسم کا نمک پایا جاتا ہے۔

مقامات:

نمک سطح مرتفع پوٹھوہار میں پایا جاتا ہے۔ سب سے بڑی کان کھیوڑا کے مقام پر ہے۔ دوسرے مقامات میں ورچا، کالاباغ، بہادر خیل، موری پور اور مکران شامل ہیں۔

۳۔ **چونے کا پتھر:**

مقامات:

چونے کا پتھر بڑی مقدار میں ڈنڈوٹ، زندہ پیر، مغل کوٹ، گن جو، ٹاکر، منگھو پیر، کوٹ ڈیجی اور رانی پور میں پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ سیمنٹ بنانے میں، رنگ سازی کا سامان بنانے، گلاس، صابن، کاغذ اور ڈائی بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ **سنگ مرمر:**

پاکستان میں مختلف رنگ اور قسم کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بہترین سنگ مرمر سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان کی سنگ مرمر کی انڈسٹری بڑا زرمبادلہ کما رہی ہے۔

مقامات:

یہ چاغی، مردان، سوات اور خیبر ایجنسی میں پایا جاتا ہے۔ جبکہ کالا اور سفید سنگ مرمر کالا چٹا پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ زراعت اور زرعی مصنوعات پر نوٹ لکھیں۔ پاکستان کی غذائی فصلوں کے نام اور ان کی کاشت کے بارے میں تحریر کیجئے۔ (۲۰۰۹)

جواب: زراعت:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں کے زیادہ تر لوگ زراعت سے منسلک ہیں زرعی شعبے کی معیشت کا دارومدار اسی پر قائم ہے۔ اللہ نے پاکستان کو زرخیز زمین عطا کی ہے جس پر ہر طرح کی فصل اُگائی جاتی ہے۔

پاکستان کی فصلیں:

پاکستان میں دو طرح کی فصلیں ہوتی ہیں۔

۱۔ **ربیع:**

یہ گرمیوں کی فصل ہے اور اس میں گندم، چنے، تیل کے بیج اور جو شامل ہیں۔

۲۔ **خریف:**

یہ سردیوں کی فصل ہے اس میں چاول، مکئی، کپاس، جوار، گنا اور باجرے کی کاشت ہوتی ہے۔

فصلوں کی قسمیں:

ربیع اور خریف بھی دو قسموں میں علیحدہ کی جاتی ہیں۔

۱۔ **غذائی فصلیں:**

وہ فصل جو کھانے کے لیئے استعمال کی جاتی ہیں غذائی فصلیں کہلاتی ہیں مثلاً گندم، چاول، مکئی، باجرہ، اور جوار اور پھل، سبزیاں وغیرہ۔

۲۔ **نقد آور فصلیں:**

وہ فصلیں جو زرمبادلہ کمانے میں مدد دیتی ہیں نقد آور فصلیں کہلاتی ہیں مثلاً کپاس، گنا، تمباکو اور تیل کے بیج۔

غذائی فصلیں:

۱۔ **گندم:**

یہ پاکستان کی سب سے اہم فصل ہے۔ پوری ضرورت کا تین چوتھائی حصہ پنجاب میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے بعد سندھ گندم کی کاشت کا بڑا صوبہ ہے۔ ہم گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہیں اور اسے آٹا اور ڈبل روٹی وغیرہ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ **چاول:**

چاول پاکستان کی اہم غذائی فصل ہے۔ اور اس کی کاشت پاکستان میں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔ ہم چاول کی پیداوار میں خود کفیل ہیں ہم ایک بڑی مقدار برآمد بھی کرتے ہیں خاص طور سے پاکستان کا باسمتی چاول بیرونی ممالک میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔

۳۔ **مکئی:**

پاکستان مکئی کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔ مگر یہ اچھی قسم کا نہیں ہوتا۔ یہ غذائی فصل ہونے کے ساتھ ساتھ جانوروں کے چارے کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ سرحد کے علاقوں مردان، ایبٹ آباد، مانسہرہ، سوات اور پشاور میں پائی جاتی ہے۔ جبکہ پنجاب میں فیصل آباد اور ساہیوال اس کی کاشت کے لیئے مشہور ہیں۔

۴۔ **جوار اور باجرہ:**

یہ عام طور پر غذا کے طور پر استعمال نہیں ہوتے لیکن جانوروں کی خوراک کا حصہ ہوتے ہیں۔ پاکستان ان کی کاشت میں بھی خود کفیل ہے۔ لیکن ہم انہیں برآمد نہیں کرتے۔ یہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں کاشت کیئے جاتے ہیں۔

۵۔ **دالیں:**

دالوں کی مختلف اقسام پاکستان میں کاشت کی جاتی ہیں۔ چنا سب سے اہم فصل ہے اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔ جبکہ مونگ، مسور، ماش، پنجاب میں کاشت کی جاتی ہیں۔

۶۔ **جو:**

یہ زیادہ علاقے میں کاشت نہیں کی جاتی۔ یہ غریب گھرانوں میں غذا کے طور پر استعمال ہوتا ہے جبکہ جانوروں کا چارہ بھی اس سے بنتا ہے۔

۷۔ **پھل اور سبزیاں:**

پاکستان آلو، پیاز، مولی، مٹر، شلجم، گوبھی، گاجر، وغیرہ کی کاشت میں خود کفیل ہے۔ اور پیاز کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بہت سے پھل اور خشک میوہ جات کاشت کیئے جاتے ہیں مثلاً انگور، سیب، انار، آڑو، خوبانی، ناشپاتی، چیری، آم، کھجور، کیلا، تربوز، خربوزہ، مالٹا، بادام، پستہ، اخروٹ وغیرہ۔

نوٹ نقد آور فصلیں: (۲۰۱۲)

۱۔ کپاس:

کپاس پاکستان کی سب سے بڑی برآمد ہے۔ یہ پاکستان کا سلور فائبر بھی کہلاتا ہے۔ یہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں دو طرح کی کپاس لگائی جاتی ہے۔ ایک عام قسم ہے جبکہ دوسری امریکن کپاس کہلاتی ہے۔ کپاس کی بہتر کاشت کی وجہ سے ملک میں کئی کپڑے کے کارخانے لگائے گئے ہیں۔

۲۔ گنّا:

یہ ایک اہم فصل ہے جس سے چینی حاصل کی جاتی ہے یہ چاروں صوبوں میں کاشت ہوتا ہے۔ اس کا کچھ حصہ بچا ہوا کاغذ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ سرحد کو گنّے کا گھر کہا جاتا ہے۔ پاکستان کا گنا برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

۳۔ تمباکو:

تمباکو زیادہ تر سرحد میں کاشت کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر پشاور اور مردان کے علاقے میں۔ یہ سگریٹ اور سگار بنانے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تمباکو بھی برآمد کیا جاتا ہے۔

۴۔ تیل کے بیج:

یہ پاکستان کی ایک اہم فصل ہے جو صرف زیادہ پانی والے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس میں مختلف بیج جیسے رائی، کپاس کے بیج، تل، سرسوں، سورج مکھی وغیرہ شامل ہیں۔ ہماری ویجیٹیبل آئل کی فیکٹریاں یہ بیج استعمال کرتی ہیں۔ پھر بھی پاکستان ۸۰ فیصد بیج دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔

سوال نمبر ۷۔ پاکستان کے زرعی مسائل پر روشنی ڈالیں۔ (۲۰۱۱) (۲۰۰۹) (۲۰۰۸)

جواب: پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں کے لوگوں کا پیشہ زراعت ہے۔ حالانکہ پاکستان میں بہت سی غذائی اور نقد آور فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پھر بھی کاشت کی مقدار کم ہے۔ اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) تعلیم کی کمی:

زیادہ تر کسان اَن پڑھ ہیں۔ انہیں زراعت کے جدید طریقوں سے کوئی واقفیت نہیں ہے اور وہ پرانے طریقوں پر ہی قائم ہیں۔ انہیں کیڑے مار دوائیوں اور کھاد کے متعلق بھی معلومات نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی فی ایکڑ پیداوار ملک کی ضروریات کے لحاظ سے بہت کم ہے۔

(ii) کسانوں کی تعداد:

کسانوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن زیر کاشت زمین کم ہے۔ یعنی زیر کاشت رقبے کو بڑھانے کا عمل بہت سست ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زیر کاشت رقبہ فی کس کم ہو گیا ہے۔

(iii) مشینوں کے بغیر کاشت:

حالانکہ پاکستان کے کسان محنتی ہیں لیکن ہمارے کسان مشینوں کے استعمال سے بے بہرہ ہیں وہ لکڑی کے ہل اور علاقائی بیجوں پر بھروسہ

کرتے ہیں۔ معاشی تنگی بھی انکی راہ میں رکاوٹ ہے۔ مشینی کاشتکاری اختیار نہیں کی گئی ہے۔ ٹریکٹر، ٹیوب ویل، کھاد، تصدیق شدہ، معیاری بیج اور بیجوں کی ایک منظم اور ترتیب سے بوائی مشینی کاشتکاری کے اہم اور لازمی اجزاء ہیں۔

(iv) زرعی زمین:

زرعی زمین پاکستان میں دو حصوں میں تقسیم ہے۔ مالک زمین کے پاس بڑا علاقہ ہے لیکن وہ کاشت نہیں کرتے لہٰذا زمین بنجر رہتی ہے۔ دوسرے گروپ کے پاس کینال والے علاقے ہیں جہاں ۱۲ سے ۱۵ ایکڑ اراضی ایک شخص کے پاس ہوتی ہے۔ وہ ان چھوٹے قطعہ اراضی پر مشینی کاشتکاری اختیار نہیں کر سکتے اور مشینی کاشتکاری کے بغیر پیداوار کم ہی رہے گی۔

(v) زرعی شعبے کا کردار:

زرعی شعبہ بھی اپنا کام صحیح طور سے نہیں کر رہا کسانوں اور زرعی دفاتر کے عملے کے درمیان مناسب روابط بھی نہیں ہیں۔ محکمہ زراعت کے اہل کار بھی اپنی موثر کارکردگی دکھانے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ فرائض سے غفلت و غیر حاضری، مناسب موقع پر مشورہ کا نہ ملنا اور کاشتکاروں اور کسانوں کو زرعی آگہی دینے میں سستی اور عدم دلچسپی کسانوں اور محکمے کے مابین عدم تعاون کی چند وجوہات ہیں اسطرح زرعی پیداوار کو نقصان پہنچتا ہے۔

(vi) زمین کا کٹاؤ:

بارشیں اور تباہی پھیلانے والے عوامل یعنی آندھی، طوفان، برف باری اور زلزلے زمین کے کٹاؤ کا سبب بنتے ہیں۔ زمین کے بالائی زرخیز ساختی ذرات کو ہٹا دیتے ہیں اور نتیجہ کم پیداوار کی صورت میں نکلتا ہے۔

(vii) سیم اور تھور:

پنجاب اور سندھ کے بڑے کینال کے علاقے سیم اور تھور کا شکار ہیں جو زرخیز زمین کے لیئے بہت خطرناک ہے۔

(viii) ذرائع آمدورفت کی کمی:

سڑکوں کی ناپختہ صورتحال اور مناسب ذرائع آمدورفت نہ ہونے کی وجہ سے اجناس بازار تک نہیں پہنچ پاتیں۔ اسی لیے کاشتکار فصلوں کی قلیل پیداوار پر قناعت کر لیتے ہیں۔

(ix) فروخت میں مشکلات:

کسانوں کو فصلوں کی مناسب قیمتیں نہ ملنا بھی انہیں دلبرداشتہ کرتا ہے۔ جسکی وجہ آڑھتیوں کی مختلف چالبازیوں اور حرکتوں کی وجہ سے کاشتکاروں کو ان کی محنت اور پیداوار کا مناسب صلہ نہیں ملتا ہے۔ اسی لیے وہ پیداوار بڑھانے پر ضروری توجہ نہیں دیتے۔

طبی سہولتوں کی کمی:

طبی سہولتوں کی کمی اور رہائش کا مناسب بندوبست نہ ہونا بھی کاشت میں کمی کا باعث ہے۔

سوال نمبر ۸۔ زراعت کے مسائل حل کرنے کے لیئے پاکستانی حکومت نے کیا اقدامات کیئے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔(۲۰۰۹)

جواب: پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستانی حکومت بھی ملک میں زراعت کو بہتر بنانے کے لیئے بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ یہ اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

تعلیمی سہولیات:

i- حکومت ایسے پروگرام مرتب کر رہی ہے جس سے کسانوں کو تعلیمی مواقع میسر آسکیں اور وہ جدید آلات کے استعمال کو سمجھ سکیں۔

ii- پمفلٹ اور اشتہارات کے ذریعے لوگوں میں آگہی پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

iii- ریڈیو اور ٹی۔وی پر زراعت سے متعلق پروگرام دکھائے جارہے ہیں۔

iv- تعلیم بالغان کا سلسلہ بھی دیہی علاقوں میں شروع کیا گیا ہے۔

قرضوں کی سہولت:

(الف) آسان اقساط پر قرضے فراہم کیئے جارہے ہیں تاکہ کھاد اور آلات بیج وغیرہ خریدے جاسکیں۔

(ب) ٹیوب ویل اور ٹریکٹر خریدنے کے لیئے بھی قرضے فراہم کیئے جارہے ہیں۔

آبپاشی کے ذرائع:

i- آبپاشی کے مصنوعی ذرائع بہتر بنائے جارہے ہیں۔

ii- سیم اور تھور کے خاتمے کے لیئے کوشش کی جارہی ہے۔

iii- نہری نظام بہتر بنایا جارہا ہے۔

زراعت سے متعلق شعبے:

۱۔ زراعت سے متعلق دوسرے شعبوں کو برھاوا دیا جارہا ہے تاکہ زیر کاشت زمین پر آبادی کی شرح کو کم کیا جاسکے۔

۲۔ دوسرے شعبہ جات کی بدولت کسانوں کو اضافی پیسے کمانے کی سہولیات بھی مہیا آتی ہیں۔

رقبے کی سہولت:

۱۔ ۱۹۵۹ء ، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۷ء کی زمینی اصطلاحات نے اراضی کو بڑے مالکان سے بچا کر چھوٹے کسانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

۲۔ مالکان کی اجارہ داری کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

زرعی ادارے:

زرعی یونیورسٹیاں اور کالج بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

i- زرعی یونیورسٹی پشاور

ii- زرعی یونیورسٹی راولپنڈی

iii- زرعی یونیورسٹی بہاولپور

-iv زرعی یونیورسٹی ٹنڈوجام

-v زرعی کالج ملتان

-vi زرعی ادارہ ڈوکری لاڑکانہ

یہ ادارے زراعت کو مزید بڑھانے کے لیئے اور پیداوار کی بہتری کے لیئے کام کررہے ہیں۔

سوال نمبر۹۔ پاکستان کے آبپاشی نظام اور نہروں پر نوٹ لکھیے۔

جواب: پاکستان ایک زرعی ملک ہے پانی فصلوں کو زندگی دیتا ہے اور اس لیئے ایک اہم ضرورت ہے تاکہ زرعی پیداوار بڑھ سکے۔ آبپاشی کے لیئے پانی حاصل کرنے کے دوطریقے ہیں۔

(الف) مصنوعی طریقے جیسے نہر، ڈیم، بیراج اور کاریزوغیرہ۔

(ب) ٹیوب ویل اور بارش کے ذریعے۔

۷۳ فیصد پاکستانی علاقہ مصنوعی طریقوں سے زیرکاشت ہے۔

نہری نظام:

پاکستان کا نہری نظام دنیا میں سب سے بڑا ہے۔ پنجاب اور سندھ میں نہروں کا ڈیم اور بیراجوں کے ذریعے جال بچھا ہوا ہے۔ بلوچستان میں بھی چند نہریں ہیں۔ نہریں آبپاشی کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔ دریا کا پانی انہی نہروں کے ذریعے دوردراز کے علاقوں میں پہنچایا جاتا ہے۔

نہر کی اقسام:

نہریں کی دواقسام ہیں۔

۱۔ پہلی قسم سارا سال بہنے والی نہروں کی ہے۔

۲۔ دوسری قسم وہ نہریں ہیں جو صرف بارشوں میں بہتی ہیں۔

پاکستان میں ۱۸ ہیڈورکس اور بیراج جبکہ ۳۸ بڑی نہریں ہیں۔ دو بڑے ڈیم منگلا اور تربیلا اور چھوٹے ڈیم جیسے وارسک اور غازی بروتھا ہیں۔ یہ نہروں کو پانی مہیا کرتے ہیں۔

دونوں بڑے ڈیم معاہدہ سندھ طاس کے تحت بنائے گئے ہیں۔

نوٹ (۲۰۱۱)

معاہدہ سندھ طاس:

تقسیم کے بعد بھارت نے دریائے ستلج اور راوی کی نہروں کا پانی روک دیا تھا۔ اس کی وجہ سے بھارت اور پاکستان کے درمیان پانی کا جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لیئے ورلڈ بینک نے ۱۹۶۰ء میں دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ سندھ طاس کروایا۔ اس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

-i انڈیا کو مشرقی دریاؤں راوی، بیاس اور ستلج پر ملکیت حاصل ہے۔

-ii پاکستان کی ملکیت مغربی دریا یعنی سندھ، جہلم اور چناب ہیں

-iii ستلج اور راوی کا پانی پاکستان کو نہروں کے ذریعے حاصل ہوگا۔

-iv پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیئے پاکستان دوڈیم، ۵ بیراج اور ۸ نہریں نکالے گا۔

سوال نمبر ۱۰۔ **مویشی اور ان سے حاصل ہونے والی اشیاء پر نوٹ لکھیئے۔**

جواب: مویشی فارم پر رکھے جانے والے جانوروں کو کہتے ہیں۔ یہ پاکستانی زراعت کا اہم حصہ ہیں۔ یہ زراعت کا 37.5% حصہ ہیں اور ملکی معیشت میں ۱۰ فیصد حصہ ادا کرتے ہیں۔ یہ ملک کے لیئے زر مبادلہ بھی فراہم کرتے ہیں۔

مویشی:

اس میں گائے، بھینس، بکری، اونٹ، گھوڑے، گدھے، خچر اور مرغیاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مچھلی فارم بھی اسی کا حصہ ہیں۔

اشیاء:

ان سے حاصل ہونے والی اشیاء میں گوشت (گائے، بکری اور مرغی) اون، بال، چربی، خون، کھال وغیرہ شامل ہے۔

مقامات:

پاکستان کے بہت سے حصوں میں مویشی کاروباری طور پر رکھے جاتے ہیں۔ ڈیری فارم سندھ اور پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ سندھ میں ملیر، میر پور خاص، سکرنڈ، دادو اور ٹنڈو محمد خان میں فارم ہیں۔ جبکہ پنجاب میں بہاولپور، وہاڑی، خانیوال، ڈیرہ غازی خان اور ساہیوال میں فارم پائے جاتے ہیں۔

اختتامیہ:

پاکستان میں مویشی رکھنے کے خاطر خواہ انتظامات نہیں ہیں۔ اس طرف توجہ دے کر زر مبادلہ میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ **پاکستان میں توانائی کے ذرائع پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔**

جواب: **تعارف:**

کسی بھی ملک کی معیشت میں توانائی کے ذرائع اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں توانائی کے ذرائع وافر مقدار میں موجود نہیں۔ یہ ذرائع درج ذیل ہیں۔

۱۔ **تھرمل توانائی:**

تھرمل توانائی ہمارے ملک میں عام طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کوئلہ، تیل اور گیس تھرمل توانائی بنانے میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔ لیکن ان ذخائر کی کمی کی وجہ سے ہم ان پر بھروسہ نہیں کرتے۔

آسان حصول:

تھرمل توانائی کے اسٹیشن آسانی سے لگائے جاسکتے ہیں۔

مہنگا طریقہ:

حالانکہ یہ آسانی سے لگائے جاتے ہیں مگر یہ توانائی حاصل کرنے کا نسبتاً مہنگا طریقہ ہے۔

پیداوار:

تقریباً ملکی ضرورت کی 58% بجلی تھرمل توانائی سے حاصل کی جاتی ہے۔

مقامات:

تھرمل توانائی گھر تھرپارکر، کوٹ ادو، فیصل آباد، روہڑی، جام شورو، حیدرآباد اور کراچی میں لگائے گئے ہیں۔

۲۔ پن بجلی:

پن بجلی دریاؤں کے پانی کے ذریعے بنائی جاتی ہے۔

مہنگا انتظام:

پن بجلی گھر بہت مشکل سے لگائے جاتے ہیں اور نسبتاً مہنگا لگایا جاتا ہے۔

سستا حصول:

حالانکہ پن بجلی گھر بنانے میں مہنگے ہوتے ہیں مگر بجلی حاصل کرنے کا نسبتاً سستا اور بہتر طریقہ ہے۔

پیداوار:

ہماری ملکی ضرورت کا ۴۲ فیصد بجلی پن بجلی گھر سے پوری ہوتی ہے۔

مقامات:

پن بجلی گھر منگلا، وارسک، تربیلا اور غازی بروتھا میں لگائے گئے ہیں۔

۳۔ ایٹمی توانائی / جوہری توانائی / نیوکلیائی توانائی: (۲۰۰۸)

یورینیم جو کہ بھاری سرمئی رنگ کی ریڈیو ایکٹیو دھات ہے اسے ایٹمی توانائی حاصل کرنے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جوہری توانائی کو پرامن مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے مثال کے طور پر اسکو زرعی تحقیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مقامات:

ایٹمی بجلی گھر پاکستان میں دو ہیں۔ ایک کراچی میں اور دوسرا چشمہ میانوالی میں ہے۔ جوہری طاقت کا تیسرا منصوبہ بھی چشمہ کے مقام پر چین کے تعاون سے زیرتعمیر ہے۔

استعمال:

i- ایٹمی توانائی لوگوں کو سستی بجلی فراہم کرتے ہیں۔

ii- اسے زرعی ریسرچ کے لیئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

iii- یہ تابکاری بھی پھیلاتے ہیں۔

iv- ایٹمی توانائی کو سرطان (کینسر) کے علاج کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ شمسی توانائی:

شمسی توانائی سورج سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور مفت میں حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ذخائر بھی لامحدود ہیں تقریباً ۲۰۰ میگا واٹ توانائی سورج سے روزانہ حاصل کی جاتی ہے یہ تقریباً دنیا کے تمام توانائی گھروں سے ۲۰,۰۰۰ گنا زیادہ ہے۔

شمسی توانائی حاصل کرنے کے طریقے:

(الف) یہ شمسی سیلوں میں محفوظ کی جاتی ہے۔

(ب) یہ شمسی بوائلر میں شیشوں کے ذریعے محفوظ کی جاتی ہے۔

مقامات:

شمسی توانائی گھر بہت مہنگے ہوتے ہیں پھر بھی خرخیرہ، ملماری، ڈیٹل خان، ہوٹ اور ناصر آباد میں چھوٹے گھر بنائے گئے ہیں۔

سوال نمبر۱۲۔ انسانی وسائل پر نوٹ لکھیئے۔ نیز ان کا دوسرے وسائل سے تعلق بھی بیان کریں۔

جواب: انسانی وسائل:

انسانی وسائل ملکی ترقی کے لیئے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ پاکستان دنیا کا آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک ہے۔ اس کی موجودہ آبادی 15.1 ملین ہے۔ پاکستان کی آبادی کا ۳۰ فیصد حصہ باقاعدہ تعمیری کاموں سے وابستہ ہے۔ اس میں سے ۴۰٪ زراعت، ۱۸٪ کارخانوں اور ۴۲٪ مختلف شعبوں سے منسلک ہیں۔ کام کرنے والے یہ ۳۰٪ لوگ پاکستان کا انسانی وسائل ہیں۔

انسانی وسائل کے فائدے:

انسانی وسائل اُسی وقت فائدہ مند ہوتے ہیں جب انسانوں کی جسمانی اور ذہنی صحت بہتر ہو۔ ان کی تعلیم اور مہارت بہتر ہو۔ پاکستان کے جاگیردار حکمران اس جانب توجہ نہیں دیتے۔

دوسرے وسائل سے تعلق:

انسانی اور دوسرے وسائل ایک دوسرے سے مکمل طور سے وابستہ ہیں۔ انسان اپنی ضروریات کے لیئے دوسرے وسائل کا مرہون منت ہے اور اگر انسانی قابلیت اور مہارت نہ ہو تو دوسرے وسائل حاصل کرنا ناممکن ہے۔

سوال نمبر۱۳۔ دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف ہجرت کو روکنے کے لیئے کیا اقدامات کرنے چاہیئں؟

جواب: نقل مکانی روکنے کے اقدامات:

مندرجہ ذیل اقدامات کا کیا جانا دیہی آبادی کی شہروں میں منتقلی روکنے کے لیئے ضروری ہیں۔

۱۔ ''تعلیم سب کے لیئے'' کے پروگرام کو جلدی بڑے پیمانے پر پھیلانا چاہیئے۔

۲۔ صحت، بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولیات دیہی علاقوں میں مہیا کرنی چاہیئے۔

۳۔ بہتر نوکری کے مواقع دیہاتوں میں فراہم کیئے جائیں۔

۴۔ دیہاتوں کے حالات بہتر بنا کر قانون کو نافذ کیا جائے۔

۵۔ آسان قرضوں کی سہولت دی جائے۔

۶۔ وہ لوگ جو حکومتی اداروں میں کام کرنا چاہتے ہیں انہیں شروع میں دیہات میں تعینات کیا جائے۔

سوال نمبر۱۴۔ زندگی میں اعتدال سے کیا مراد ہے؟

جواب: زندگی میں اعتدال سے مراد اپنی حیثیت کے مطابق رہنا ہے۔ یہ مناسب سوچ اور کردار کا آئینہ دار ہے۔ وہ لوگ جو زندگی میں اعتدال پسندی نہیں اپناتے مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

اعتدال سے معاشی، سماجی اور سیاسی خیالات بہتر ہوتے ہیں۔ پاکستانی نہایت جذباتی قوم ہیں جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ دقیانوسی ہوتا جارہا ہے۔ ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی کے ہر شعبے میں اعتدال پسندی کو اپنانا چاہیئے۔

باب ششم

پاکستان کی صنعتی ترقی

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

کثیرالانتخابی سولات

۱۔ نجی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیئے پالیسی ______ میں بنائی گئی۔

(الف) ۱۹۴۷ء (ب) ۱۹۴۸ء (ج) ۱۹۴۹ء (د) ۱۹۵۰ء

۲۔ پی آئی ڈی سی کی بنیاد ______ میں رکھی گئی۔

(الف) ۱۹۷۲ء (ب) ۱۹۶۲ء (ج) ۱۹۸۲ء (د) ۱۹۵۲ء

۳۔ ______ میں فیکٹریوں کی دس اقسام کو نیشنلائز کیا گیا۔

(الف) ۱۹۵۲ء (ب) ۱۹۶۲ء (ج) ۱۹۷۲ء (د) ۱۹۸۲ء

۴۔ چمڑا رنگنے کا کام ______ میں کیا جاتا ہے۔

(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خواہ

۵۔ ______ اون اور سنتھیٹک میٹیریل سے بنتے ہیں۔

(الف) کاٹن (ب) سلک (ج) قالین (د) کڑھائی

۶۔ کمبل ______ میں تیار کیئے جاتے ہیں۔

(الف) بھاری صنعت (ب) کھڈیوں (ج) کٹلری صنعت (د) کڑھائی کی صنعت

۷۔ ______ بنانے کے لیئے چمڑے اور ٹمبر کی ضرورت ہوتی ہے۔

(الف) کٹلری (ب) قالین (ج) کھیلوں کا سامان (د) روئی

۸۔ شیشے اور ریشمی دھاگے کی کڑھائی کا کام ______ کہلاتا ہے۔

(الف) سندھی (ب) پنجابی (ج) بلوچی (د) سرحدی

۹۔ ______ صنعت پاکستان کی صنعتکاری میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

(الف) کپڑے کی (ب) قالین کی (ج) چمڑے کی (د) کٹلری کی

۱۰۔ ملک کے ______ فیصد مزدور کپڑے کی صنعت سے وابستہ ہیں۔

(الف) ۴۰ (ب) ۵۰ (ج) ۶۰ (د) ۷۰

۱۱۔ پاکستان میں ______ اونی ملیں ہیں۔

(الف) ۴۰ (ب) ۵۰ (ج) ۶۰ (د) ۷۰

۱۲۔ ________ ریشمی صنعت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔
(الف) فیصل آباد　(ب) لاہور　(ج) کراچی　(د) ملتان

۱۳۔ پاکستان میں کل ________ چینی کی ملیں ہیں۔
(الف) ۷۱　(ب) ۷۳　(ج) ۷۵　(د) ۷۸

۱۴۔ پنجاب میں ________ شوگر مل ہیں۔
(الف) ۲۰　(ب) ۳۰　(ج) ۴۰　(د) ۵۰

۱۵۔ سندھ کی شوگر ملوں تعداد ________ ہے۔
(الف) ۳۱　(ب) ۳۲　(ج) ۳۳　(د) ۳۴

۱۶۔ چونے کا پتھر اور جپسم ________ بنانے میں کام استعمال ہوتا ہے۔
(الف) چینی　(ب) روئی　(ج) سیمنٹ　(د) کیمیکل

۱۷۔ پاکستان میں کُل ________ سیمنٹ بنانے کے کارخانے ہیں۔
(الف) ۲۱　(ب) ۲۳　(ج) ۲۵　(د) ۲۷

۱۸۔ نجی شعبے میں ________ سیمنٹ کے کارخانے ہیں۔
(الف) ۲۰　(ب) ۲۱　(ج) ۲۲　(د) ۲۳

۱۹۔ گھی کارپوریشن ________ میں بنائی گئی۔
(الف) ۱۹۷۰ء　(ب) ۱۹۷۱ء　(ج) ۱۹۷۲ء　(د) ۱۹۷۳ء

۲۰۔ پاکستان میں کھاد کے کارخانے ________ ہیں۔
(الف) ۱۰　(ب) ۲۰　(ج) ۳۰　(د) ۴۰

۲۱۔ پاکستان اسٹیل مل ________ کے اشتراک سے بنائی گئی۔
(الف) امریکہ　(ب) روس　(ج) چین　(د) جاپان

۲۲۔ پاکستان اسٹیل مل ________ سن میں بنائی گئی۔
(الف) ۱۹۷۰ء　(ب) ۱۹۷۱ء　(ج) ۱۹۷۲ء　(د) ۱۹۷۳ء

۲۳۔ ٹیکسلا کا ہیوی مکینیکل کمپلیکس ________ کے اشتراک سے بنایا گیا۔
(الف) جاپان　(ب) روس　(ج) چین　(د) امریکہ

۲۴۔ ہیوی مکینیکل کمپلیکس سن ________ میں بنا۔
(الف) ۱۹۶۵ء　(ب) ۱۹۶۶ء　(ج) ۱۹۶۷ء　(د) ۱۹۶۸ء

۲۵۔ کراچی شپ یارڈ اور انجینئرنگ سن ________ میں بنا۔
(الف) ۱۹۵۴ء　(ب) ۱۹۵۵ء　(ج) ۱۹۵۶ء　(د) ۱۹۵۷ء

۲۶۔ ہتھیاروں کا پہلا کارخانہ ________ میں بنایا گیا۔
(الف) ٹیکسلا　(ب) ٹھٹھہ　(ج) واہ　(د) روہڑی

۲۷۔ پی۔این۔ایس۔سی ________ سن میں بنا۔

(الف) ۱۹۶۱ء (ب) ۱۹۶۲ء (ج) ۱۹۶۳ء (د) ۱۹۶۴ء

۲۸۔ پاکستان میں کل ________ ہوائی اڈے ہیں۔

(الف) ۴۰ (ب) ۴۱ (ج) ۴۲ (د) ۴۳

۲۹۔ پاکستان کے پاس مسافر ٹرینوں کی تعداد ________ ہے۔

(الف) ۲۲۷۳ (ب) ۲۲۷۴ (ج) ۲۲۷۵ (د) ۲۲۷۶

۳۰۔ لاہور اسلام آباد موٹر وے ________ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۳۶۵ (ب) ۳۶۶ (ج) ۳۶۷ (د) ۳۶۸

۳۱۔ کراچی حیدرآباد ہائی وے ________ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۱۲۰ (ب) ۱۳۰ (ج) ۱۵۰ (د) ۱۷۰

۳۲۔ کُل ریلوے روٹ کی لمبائی ________ کلومیٹر ہے۔

(الف) ۷۷۹۰ (ب) ۷۷۹۱ (ج) ۷۷۹۲ (د) ۷۷۹۳

۳۳۔ قومی شاہراہ ________ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۱۷۳۴ (ب) ۱۷۳۵ (ج) ۱۷۳۶ (د) ۱۷۳۷

۳۴۔ پاکستان کی کُل سڑکیں ________ کلومیٹر لمبی ہیں۔

(الف) ۲۵۹۷۵۷ (ب) ۲۵۹۷۵۶ (ج) ۲۵۹۷۵۸ (د) ۲۵۹۷۵۹

۳۵۔ کراچی کوئٹہ ہائی وے براستہ خضدار ________ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۸۱۴ (ب) ۸۱۵ (ج) ۸۱۶ (د) ۸۱۷

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۹۴۸ء	۱۹۶۲ء	۱۹۷۲ء	بلوچستان	قالین	کھڈی
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
کھیلوں کا سامان	بلوچی	کپڑے کی	۵۰	۷۰	کراچی
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۷۸	۴۰	۳۲	سیمنٹ	۲۵	۲۱
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۹۷۳ء	۱۰	روس	۱۹۷۳ء	چین	۱۹۶۸ء
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۱۹۵۶ء	واہ	۱۹۶۳ء	۴۴	۲۲۷۵	۳۶۷
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	
۱۷۰	۷۷۹۱	۱۷۳۵	۲۵۹۷۵۸	۸۱۶	

مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ صنعتی پسماندگی کے چار وجوہات بتایئے۔

جواب:
- i- وسائل کی کمی
- ii- تیکنیکی تعلیم کی کمی
- iii- سیاسی اتار چڑھاؤ
- iv- سرمائے کی کمی

سوال نمبر۲۔ گھریلو صنعتوں کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب:
- i- ان کو بڑے قرضے درکار نہیں ہوتے۔
- ii- اس کے لیئے بڑے سرمائے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- iii- ان کا انتظام آسان ہے۔
- iv- بڑا ڈھانچہ تیار کرنے کی ضرورت ہوتی۔

سوال نمبر۳۔ پاکستان کی ۴ چھوٹی صنعتوں کے نام لکھیئے۔

جواب:
- i- کھیلوں کے سامان کی صنعت
- ii- سرجری کے آلات کی صنعت
- iii- قالین کی صنعت
- iv- چمڑے کی صنعت

سوال نمبر۴۔ کاٹن کے کپڑے کی ملوں کے چار بڑے مرکز بتایئے۔

جواب:
- i- پنجاب: فیصل آباد۔ ملتان۔ لاہور
- ii- سندھ: کراچی۔ حیدر آباد۔ گمبٹ
- iii- بلوچستان: کوئٹہ۔ لسبیلہ
- iv- خیبر پختونخواہ: پشاور۔ سوات

سوال نمبر۵۔ پاکستان کی چار اہم درآمدات بتایئے۔

جواب: i- مشینیں　ii- خام لوہا　iii- پیٹرول　iv- کھانے کا تیل

سوال نمبر۶۔ پاکستان کی چار اہم برآمدات بتایئے۔

جواب: i- چاول　ii- کھیلوں کا سامان　iii- کپڑا　iv- سرجری کے آلات

سوال نمبر ۷۔ پاکستان کے چار ریلوے کے راستے بتائیں۔

جواب:
- i- پشاور کراچی براستہ راولپنڈی لاہور روہڑی
- ii- کوئٹہ زاہدان
- iii- روہڑی کوئٹہ
- iv- ملتان سے جیکب آباد براستہ ڈیرہ غازی خان

سوال نمبر ۸۔ پاکستان کی چار بڑی شاہراہوں کے نام بتائیں۔

جواب:
- i- نیشنل ہائی وے
- ii- کراچی کوئٹہ ہائی وے براستہ خضدار
- iii- انڈس ہائی وے
- iv- ریجنل کارپوریشن فار ڈیولپمنٹ (آر سی ڈی) شاہراہ

سوال نمبر ۹۔ پاکستان کی چار بڑی ہوائی کمپنیوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- پی آئی اے ii- ایرو ایشیاء iii- شاہین iv- ائیر بلیو

سوال نمبر ۱۰۔ پاکستان کی چار ٹرینوں کے نام بتائیں۔

جواب:
- i- تیز گام
- ii- تیز رو
- iii- قراقرم
- iv- نائٹ کوچ

سوال نمبر ۱۱۔ پاکستان کے داخلی تجارت پر تین جملے لکھئے۔ (۲۰۰۸)

جواب: **داخلی تجارت/اندرونی تجارت:**

تجارت پاکستان کے عوام کا ایک اہم پیشہ ہے۔ اندرون ملک تجارت مختلف اشیاء اور سامان کی ترسیل اور خرید و فروخت کا ذریعہ ہے۔ اس تجارت سے ملک کا روپیہ (رقم) ملک کے اندر ہی گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے پیسہ گھومتا رہتا ہے اور یہ پورے سال ہوتی ہے۔ اس سے روزگار اور لوگوں کی فلاح و بہبود وابستہ ہے۔

صوبوں کی اشیاء:

صوبہ پنجاب: گندم۔ چاول۔ کپاس۔ کپڑا۔ کھیلوں کا سامان۔ اسٹیشنری۔ مشینیں وغیرہ

صوبہ سندھ: کپاس۔ کپڑا۔ ریشمی کپڑا۔ ربڑ کی اشیاء وغیرہ

صوبہ بلوچستان: پھل اور خشک میوے۔

سوال نمبر ۱۲۔ درآمد اور برآمد کا فرق لکھیے۔ (۲۰۰۸)

پاکستان کی تین برآمدات اور تین درآمدات لکھیے۔ (۲۰۱۱)

جواب: **درآمد:** وہ اشیاء خام مال یا تیار شدہ مصنوعات جو ایک ملک دنیا کے دوسرے ملکوں سے منگوا کر اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ درآمدات کہلاتی ہیں۔

پاکستان کی درآمدات: ہوائی جہاز۔ بھاری مشینیں۔ کیمیائی اشیاء۔ دوائیاں۔ لوہا۔ کھانے کا تیل۔ چائے۔ پیٹرول۔ بجلی۔ اور سائنس کا سامان۔

برآمد: جبکہ وہ اشیاء خام مال یا تیار شدہ مصنوعات جنہیں کوئی ملک ملکی ضروریات پوری کرنے کے بعد فاضل مقدار کی شکل میں دنیا کے دوسرے ممالک کو فروخت کر کے منافع حاصل کرتا ہے۔ برآمدات کہلاتی ہیں۔

پاکستان کی درآمدات: کاٹن کا کپڑا۔ کپاس۔ چاول۔ چینی۔ قالین۔ مچھلی۔ سرجری کے آلات۔ پھل۔ سبزیاں اور کچھ دفاعی آلات۔

سوال نمبر ۱۳۔ پاکستان کی حالیہ تجارت اور کاروبار کے بارے میں لکھیے۔ (۲۰۰۹)

جواب: **پاکستان کی حالیہ تجارت:** پاکستان کی تجارت میں شریک ممالک امریکہ۔ برطانیہ۔ یورپی یونین۔ خلیجی ممالک۔ سعودی عرب۔ جاپان۔ چین۔ سری لنکا اور بنگلہ دیش شامل ہیں۔

پاکستان کی درآمدات اس کی برآمدات سے بڑے کر ہیں۔ بیرونی تجارت میں پاکستان کی ادائیگی کا توازن کمی کا شکار ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان کو سالانہ تین ارب ڈالر کا خسارہ ہو رہا ہے۔ برآمدات کے بڑھنے سے پاکستان کی تجارت خارجہ میں توازن قائم ہو سکتا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنی مصنوعات کے معیار کو بہتر بنائیں اور اپنے سامان کی قیمتیں دنیا کے دوسرے ممالک کی قیمتوں کی سطح سے کم رکھیں۔

سوال نمبر ۱۴۔ پاکستان کی بندرگاہوں کے نام لکھیے اور بتایئے کہ ان کے ذریعہ کیا سامان آتا جاتا ہے؟ (۲۰۰۹)

جواب: **بندرگاہوں کے نام:** پاکستان کی بندرگاہوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ کراچی (کیماڑی)۔ ۲۔ پورٹ قاسم۔ ۳۔ گوادار پورٹ ۴۔ کیٹی بندر

ان بندرگاہوں سے کپاس۔ چمڑا اور کھالیں۔ چاول۔ ہوزری کا سامان۔ کھیلوں کا سامان۔ نمک۔ پیٹرولیم اور اسکی مصنوعات۔ قالین اور بہت سی اشیاء برآمد کی جاتیہیں۔ جبکہ دوسرے ممالک سے دفاعی سامان۔ موٹر گاڑیاں۔ معدنی تیل۔ ادویات۔ مشینری۔ چائے کیمیائی اشیاء۔ خوردنی تیل اور اسکے علاوہ بہت سی اشیاء درآمد کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر ۱۵۔ پاکستان میں عام طور سے کونسے ذرائع آمدورفت مستعمل ہیں اور ان کا ہماری معیشت میں کیا کردار ہے؟ (۲۰۰۹)

جواب: **پاکستان کے ذرائع آمدورفت:** کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے ذرائع آمدورفت کی بہت اہمیت ہے۔ پاکستان کے ذرائع آمدورفت مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سڑکیں۔ ۲۔ ریلوے۔ ۳۔ فضائی راستے۔ ۴۔ آبی (بحری) راستے

ان ذرائع آمدورفت سے ہماری معیشت میں اہم کردار ہیں۔

ذرائع آمدورفت ملک کی زراعت اور صنعت کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ ذرائع لوگوں کے ملک کے مختلف علاقوں میں سفر سے قومی اتحاد اور قومی یک جہتی کو پروان چڑھاتے ہیں۔ ذرائع آمدورفت مقامی۔ قومی بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان ذرائع کی وجہ سے ملک میں علم وفنون کو فروغ ملا ہے اور اسکے فوائد سے پورے ملک میں خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۶۔ کاروبار اور تجارت پر تین جملے لکھیے۔ (۲۰۱۲)

جواب: **کاروبار اور تجارت:** کسی بھی ملک کی اقتصادی و معاشی ترقی و فروغ میں کاروبار اور تجارت کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ زرعی اور صنعتی ترقی کاروبار اور تجارت کی مدد سے پھلتی پھولتی اور پروان چڑھتی ہے۔ تجارت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک اندرونی یا داخلی تجارت اور دوسری بیرونی یا بین الاقوامی تجارت۔

بین الاقوامی تجارت: تجارت پاکستان کے عوام کا ایک اہم پیشہ ہے۔ اندرون ملک تجارت مختلف اشیاء اور سامان کی ترسیل خرید و فروخت کا ذریعہ ہے۔ اور یہ پورے سال ہوتی ہے اس سے روزگار اور لوگوں کی فلاح و بہبود وابستہ ہے۔

سوال نمبر ۱۷۔ قومی ترقی پر تین جملے لکھیے۔ (۲۰۱۲)

جواب: **قومی ترقی کا مفہوم:** اقتصادی اور سماجی شعبوں میں ترقی کا عمل قومی ترقی کہلاتا ہے۔ وسائل دریافت کیے جاتے ہیں اور پھر ان کو عوام الناس کے زیادہ سے زیادہ فائدے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ عوام کا ایک معیار زندگی ہوتا ہے۔ جو معاشی اور سماجی تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ قومی ترقی انسانی اور قدرتی وسائل کی قوت اور استحکام کی عکاسی ہوتی ہے۔ جن کی بدولت زندگی انتہائی سہل اور پر آسائش ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ ای۔ تجارت (E-Commerce) کے کوئی تین استعمال لکھیے؟ (۲۰۱۳)

جواب: **ای۔ تجارت / ای کامرس:** یہ انگریزی لفظ الیکٹرانک کامرس (E-Commerce) کا مخفف ہے۔ اسکے معنی ہیں کہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے تجارت کرنا۔ اسکے استعمال / فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ معاہدے کم وقت میں بہتر طور سے ہو جاتے ہیں۔
۲۔ برآمدات و درآمدات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔
۳۔ بڑے بزنس کے اداروں سے تعلقات بنانے میں مدد ملتی ہے۔
۴۔ کسی بھی ملک کے اسٹاک کے شیئر خریدے اور بیچے جا سکتے ہیں۔
۵۔ رقوم دینا آسان اور تجارت بھی آسان اور جلدی ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ صنعتوں کے کوئی چار مسائل لکھیں؟

جواب: **صنعتوں کے مسائل:** ہماری صنعتیں متعدد مسائل کا شکار ہیں۔ ان مسائل کے علم سے ہمیں ان کا حل تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اور ترقی کی رفتار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صنعتوں کے لیے ہنرمند کارکنوں کی کمی اور مناسب منڈیوں کا فقدان۔
۲۔ توانائی کا بحران اور بجلی اور ایندھن کی غیر یقینی قیمتیں۔
۳۔ صنعتکاروں، تاجروں اور درآمد کنندگان کا ناجائز منافع کے لیے لالچ۔
۴۔ صنعتی ترقی کے حوالے سے غیر یکساں اور غیر مربوط پالیسیاں مثلاً: قومی تحویل میں لینا اور صنعتی ترقی کے نام سے ضوابط کی خلاف ورزی کرنا۔

بیانیہ سوالات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ صنعت اور قومی ترقی کی تعریف لکھیئے۔ نیز قومی ترقی میں صنعت کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: **صنعت:**

صنعت ایسا ادارہ ہے جہاں مالکان اور مزدور مشینوں اور اوزاروں کے ذریعے سرمایے، خام مال اور قدرتی وسائل کو ایسے استعمال کرتے ہیں کہ لوگوں کی ضروریات کو بھی پورا کیا جاسکے اور زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جاسکے۔

قومی ترقی:

قومی ترقی کسی بھی ملک کے معاشی اور سماجی حلقے میں آگے بڑھنے کا نام ہے۔ وسائل کو دریافت کرکے اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدے اٹھانے کی کوشش کرکے زندگی میں جدت، سہولت، اور معاشی اور سماجی استحکام پیدا کرنا ہی قومی ترقی کی علامت ہے۔

قومی ترقی میں صنعت کا کردار:

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں صنعتوں کے اہم کردار کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اسے عوام کے طرز زندگی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لیئے صنعت وحرفت کے بہت سے پروگرام متعرف کروائے جارہے ہیں۔

۱۔ **قومی آمدنی میں اضافہ:**

صنعت کے ذریعے سے محدود وسائل کو بھی حتی الامکان استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس سے بنائی جانے والی چیزوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور ملکی اشیاء میں خاطرخواہ اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ **جدید طرز زندگی:**

صنعتوں کے ذریعے طرز زندگی بھی بہتر بنایا جاتا ہے۔ زیادہ چیزیں بنانے سے مزدور کی آمدنی بڑھتی ہے اور طرز زندگی میں بہتری کی امید پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ **معاشی استحکام:**

صنعتکاری ہی کسی بھی ملک کو معاشی استحکام دینے کے لیئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ ایسی اقوام جو صرف خام مال کی ترسیل اور برآمد پر یقین رکھتی ہیں کبھی ترقی نہیں کرتیں۔

۴۔ **توازن ادائیگی میں بہتری:**

صنعتکاری توازن ادائیگی میں بہتری پیدا کرتی ہے۔

۵۔ **ترقی کی تیز رفتاری:**

صنعتکاری سے کسی بھی ملک کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ دوسرے شعبوں میں بھی بہتری آتی ہے۔

۶۔ **بہتر روزگار کے مواقع:**

صنعتکاری سے بہتر روزگار کے مواقع میسر آتے ہیں۔

۷۔ **مہارت کو فروغ:**

صنعتکاری سے مزدوروں میں مختلف شعبہ جات میں مہارت حاصل کرنے کو فروغ ملتا ہے۔

۸۔ **زرعی شعبے میں ترقی:**

صنعتیں زراعت کی مشینیں جیسے ٹریکٹر، بل ڈوزر وغیرہ بناتی ہیں جس سے زراعت میں مدد ملتی ہے اور پیداوار میں بہتری آتی ہے۔

۹۔ **ٹیکنالوجی میں بہتری:**

صنعتکاری کے ذریعے ٹیکنالوجی کو بھی بہتر بنانے کے مواقع میسر آتے ہیں۔

۱۰۔ **بچت اور سرمایہ کاری میں بہتری:**

اس کے ذریعے مزدوروں کی تنخواہ میں اضافہ ہوتا ہے۔اور بچت کو بھی فروغ ملتا ہے۔

۱۱۔ **تحفظ میں بہتری:**

صنعتکاری ہی کے ذریعے ملک کے لیئے ہتھیار وغیرہ بنائے جاتے ہیں اس سے ملک کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ **حکومت کے ریونیو میں بہتری:**

صنعتکاری کے ذریعے حکومتی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

لہٰذا صنعتکاری کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان میں صنعتکاری کے پسماندہ ہونے کے اسباب بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں صنعتکاری کی پسماندگی کے اسباب ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ **مختلف حکومتی پالیسیاں:**

جب بھی پاکستان میں کوئی نئی حکومت اقتدار میں آتی ہے تو پرانی حکومت کی پالیسیاں کالعدم ہوجاتی ہیں جس سے صنعتوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

۲۔ **سرمائے کی کمی:**

سرمائے کی کمی کے باعث صنعتیں پروان نہیں چڑھتیں۔

۳۔ **مارکیٹ کی کمی:**

کم بازار ہونے کے باعث بھی صنعتیں فروغ حاصل نہیں کرپاتیں۔

۴۔ **مزدوروں کی پیداواری صلاحیت:**

مزدوروں کی پیداواری صلاحیتوں کی کمی کا صنعتوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

۵۔ **ذرائع آمدورفت اور ابلاغ کی کمی:**

آمدورفت اور ابلاغ کے محدود ذرائع بھی کسی ملک کی ترقی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتے ہیں۔

۶۔ **تیکنیکی معلومات کی کمی:**

اگر مزدور تیکنیکی معلومات نہیں رکھتے تو بھی صنعت کو نقصان ہوتا ہے۔

۷۔ لوڈشیڈنگ:

بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ صنعتوں کی پسماندگی کی ایک اہم بڑی وجہ ہے۔

۸۔ معاشی روک:

دوسرے ممالک کی جانب سے لگائی گئی روک بھی صنعتی پسماندگی کا باعث ہے۔

اختتامیہ:

ملکی ترقی کے لیئے صنعتکاری کی ترقی کا نہایت ضروری ہے۔

سوال نمبر ۳۔ گھریلو اور چھوٹی صنعتوں پر نوٹ لکھیں۔ پاکستان کی اہم صنعتوں کے نام اور ان کے مراکز تحریر کیجئے۔ (۲۰۱۱)

جواب: **تعارف:**

گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کو بہت سے ممالک میں پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ پاکستان میں یہ ایک ایسی صنعت ہے۔ جہاں دو سے نو مزدور کام کرتے ہیں۔ اس صنعت سے ہزاروں لوگ وابستہ ہیں اور ملکی اور عام معیشت کو فائدہ دیتے ہیں۔

پاکستان کی اہم گھریلو اور چھوٹی صنعتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ قالین بافی:

قالین بنانے کا سامان پاکستان میں دستیاب ہے۔ پاکستانی قالین دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ یہ صنعت ملک کے لیئے بڑا زرمبادلہ کماتی ہے۔ یہ اون اور سنتھیٹک میٹریل کا استعمال کر کے بنائے جاتے ہیں۔

مقامات:

قالین کی صنعتیں لاہور، شیخوپورہ فیصل آباد ملتان جھنگ میں پائی جاتی ہیں۔

سندھ میں یہ صنعتیں جیکب آباد، سکھر، خیرپور، میرپور خاص، تھرپارکر، عمرکوٹ، حیدرآباد اور کراچی میں پائی جاتی ہیں۔

سرحد میں قالین پشاور میں بنائے جاتے ہیں۔

بلوچستان میں کوئٹہ میں قالین بنانے کی صنعتیں موجود ہیں۔

۲۔ کھڈی:

یہ کھڈیاں کمبل، بستر کی چادریں اور کاٹن کے رَگ (rug) بنائی جاتی ہیں۔ اس صنعت سے بہت سے لوگ وابستہ ہیں۔

مقامات:

پنجاب: فیصل آباد، ملتان، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا اور سیالکوٹ۔

سندھ: حیدرآباد، سکھر۔

۳۔ چمڑا رنگنے کا کارخانہ:

یہ ایک اہم صنعت ہے اس میں جوتے، سوٹ کیس، گلدان، پرس وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

مقامات:

سندھ: کراچی۔حیدرآباد

پنجاب: لاہور۔قصور۔سیالکوٹ۔گوجرانوالہ۔شیخوپورہ۔ملتان۔

سرحد: پشاور۔سوات

۴۔ کھیلوں کا سامان:

کھیلوں کا سامان بنانے کے لیئے ٹمبر اور چمڑا پاکستان میں با آسانی دستیاب ہے۔ہاکی، بلا، بال، فٹبال، ریکٹ وغیرہ پاکستان کے مشہور ہیں۔

مقامات:

کھیلوں کا سامان سیالکوٹ اور لاہور میں بنایا جاتا ہے۔

۵۔ چمچہ چھری کانٹے وغیرہ:

پاکستان میں ہر طرح کی کٹلری بنائی جاتی ہے۔

مقامات:

وزیرآباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، لاہور

۶۔ کڑھائی:

کڑھائی اور تار کشی کا کام پاکستان کا فخر ہے۔شیشے اور ریشمی دھاگے کا کام بھی بہت مشہور ہے۔

مقامات:

سندھ: لاڑکانہ۔دادو۔شکارپور۔نوابشاہ۔خضدار

سرحد: پشاور۔ڈیرہ اسماعیل خان۔کھوٹ اور نوشہرہ

اختتامیہ:

یہ صنعتیں زرمبادلہ بھی کماتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان کی بھاری صنعتوں پر نوٹ لکھیئے۔پاکستان کی خاص خاص صنعتیں۔ (۲۰۰۹)

جواب: بھاری صنعتوں سے مراد وہ صنعتیں ہیں جو نہ صرف اشیاء بڑے پیمانے پر بناتی ہیں بلکہ مشین اور خام مال بھی تیار کرتی ہیں۔پاکستان کی اہم بھاری صنعتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ٹیکسٹائل:

یہ پاکستان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔تقسیم کے وقت پاکستان کے پاس ٹیکسٹائل کے صرف ۱۷یونٹ تھے۔ان کی پیداوار بھی بہت کم تھی۔مگر اب پاکستان ٹیکسٹائل کی پیداوار کے لحاظ سے اہم ملک ہے۔یہ صنعت زرمبادلہ میں ۳.۷۱فیصد، روزگار کے مواقع ۳۲.۲فیصد اور ۶۰فیصد ملکی درآمدات پر منتج ہے۔۲۰۰۱۔۲ء میں ۳۵۴ملیں کام کررہی تھیں ان میں لگائے گئے سپنڈل (Spindle) ۸۸۴۱ تھے اور کپڑے

کی پیداوار ۵۵۸ ملین مربع میٹر تھی۔ اس صنعت کی بہتری کے لیئے حکومت بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ اس صنعت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i- کاٹن:

یہ صنعت فیصل آباد، لاہور ملتان میں پنجاب کے علاقے میں پائی جاتی ہے۔ سندھ میں کراچی اور حیدر آباد سرحد میں ڈی۔ آئی خان، نوشہرہ، بنوں، ہری پور اور سوات جبکہ بلوچستان میں آئل اور کوئٹہ کے مقام پر پائی جاتی ہیں۔

ii- اونی:

کراچی، لارنس پور، لاہور، قائد آباد ہرنائی، مستانگ، بنوں اور نوشہرہ میں اونی کپڑے کی صنعت پائی جاتی ہے۔

iii- ریشمی:

یہ صنعتیں دو طرح کی ہیں۔ ایک ریشمی کپڑا قدرتی طور پر ریشم کے کیڑے سے حاصل ہونے والے ریشم سے بنایا جاتا ہے۔ جبکہ دوسری قسم مصنوعی ریشم کی ہے۔ یہ کراچی۔ کالا شاہ کاکو۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ ملتان ے گوجرانوالہ۔ پشاور۔ سوات۔ سکھر اور حیدر آباد میں بنایا جاتا ہے۔

چینی کی صنعت:

یہ پاکستان کی بڑی صنعتوں میں سے ایک ہے۔ چینی گنے سے بنتی ہے جو کہ پنجاب، سندھ اور خیبر پختون خواہ میں بڑے پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے صرف دو کارخانے تھے اب پاکستان میں کل ۷۸ چینی کی ملیں ہیں جن میں سے ۴۰ پنجاب، ۳۲ سندھ اور ۶ خیبر پختونخواہ میں ہیں۔ پاکستان چینی کی پیداوار میں خود کفیل ہے اور اس کی برآمد نے خاصا زرمبادلہ بھی کما رہا ہے۔ پاکستان کی شکر سب سے اعلیٰ معیار کی ہے۔

سیمنٹ کی صنعت:

سیمنٹ کی پیداوار میں پاکستان تقریباً خود کفیل ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے پاس سیمنٹ سازی کا صرف ایک کارخانہ تھا۔ سیمنٹ جپسم اور چونے کے پتھر سے تیار کیا جاتا ہے۔ پاکستان ان دونوں ہی کے ذخائر میں خود کفیل ہے۔ اس لیئے نجی اور سرکاری دونوں طور پر ہیں۔ ان میں سے ۳۲ فیکٹریاں نجی جبکہ ۴ پبلک سیکٹر میں ہیں۔ سرکاری شعبے کے کارخانوں کا نظم و نسق پاکستان اسٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن کے سپرد ہے۔ سیمنٹ کی پیداواری صلاحیت 17.7 ملین ٹن ہے۔

سیمنٹ سازی کے کارخانے:

فیڈرل علاقہ: اسلام آباد

پنجاب: ڈنڈوت۔ واہ۔ داؤد خیل۔ راولپنڈی۔ ڈیرہ غازی خان

سندھ: کراچی۔ حیدر آباد۔ ٹھٹھہ۔ نوری آباد اور روہڑی

خیبر پختون خواہ: کوہاٹ۔ ہری پور۔ نوشہرہ

بلوچستان: دروازہ۔ گڈانی

گھی اور تیل کی صنعت:

یہ صنعت ۱۹۷۳ء میں نیشنلائز کی گئی۔ ۲۶ میں سے ۱۳ فیکٹریاں قومیائی گئی اور جی سی پی (گھی کارپوریشن پاکستان) کے زیرانتظام دے دی گئیں۔ گھی کے لیئے خام مال درآمد کیا جاتا ہے۔ یہ صنعت اب مکمل طور پرنجی ہے۔ اس کے تقریباً ۱۶۰ یونٹ کام کر رہے ہیں جو ۲.۷ ملین کی پیداوار کر رہے ہیں۔

مقامات:

سندھ: کراچی۔ حیدرآباد۔ سکھر۔ نواب شاہ

پنجاب: راولپنڈی

خیبرپختون خواہ: نوشہرہ۔ ہری پور۔ دارگئی

بلوچستان: ڈیرہ مراد جمالی۔ کوئٹہ

کیمیائی کھاد کی صنعت:

زرعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے مختلف قسم کی کھاد اس صنعت کے باعث دستیاب ہے۔ یہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کیمیائی کھاد کی ۱۰ صنعتیں موجود ہیں جن میں سے ۵ پنجاب میں اور تین سندھ میں ہیں جبکہ دو خیبرپختون خواہ میں ہیں۔ اس کی کل پیداوار ۵.۶ ملین سالانہ ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان میں بھاری صنعتیں مستقل فروغ پا رہی ہیں۔ پاکستان ان سے بھاری زرمبادلہ بھی کما رہا ہے۔

سوال نمبر ۵۔ پاکستان کی دفاعی صنعت پر نوٹ لکھیے۔

جواب: دفاعی صنعت بھی بھاری صنعتوں کے زمرے میں آتی ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل صنعتیں شامل ہیں۔

لوہا اور اسٹیل کی صنعت:

یہ صنعت لوہے کے ذخائر پر انحصار کرتی ہے۔ اس کے ذخائر کالاباغ۔ مکڑوال۔ لنگریال۔ خضدار۔ زیارت۔ چل غازی اور نوکنڈی میں پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے ناکافی ہونے کی وجہ سے لوہا اور اسٹیل درآمد بھی کیا جاتا ہے۔ اسکی دو بڑی صنعتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ پاکستان اسٹیل مل۔ کراچی:

یہ پورٹ قاسم کے قریب واقع ہے اور کراچی سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ روس کے اشتراک سے ۱۹۷۳ء میں بنائی گئی تھی اس میں کول تار۔ لوہے کی شیٹ وغیرہ تیار کی جاتی ہے۔

۲۔ ہیوی مکینیکل کمپلیکس:

یہ ٹیکسلا میں قائم ہے اور چین کے اشتراک سے ۱۹۶۸ء میں قائم ہوا تھا۔ یہ ریلوے، چینی کی ملوں، سیمنٹ فیکٹریوں، ٹیکسٹائل مشینوں اور کھاد کی فیکٹریوں، ٹرکوں وغیرہ کے کارخانوں کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی تعمیر کے ساتھ ہماری اسٹیل کی درآمدات اور مشینوں کی درآمد بچ گئی ہے۔ لہٰذا ہمارا زرمبادلہ بھی بچتا ہے۔

کشتی/بحری جہاز بنانے کی صنعت:

کراچی شپ یارڈ اور انجینئرنگ کا ادارہ ۱۹۵۶ء میں قائم ہوا اور یہاں بہت سے بحری جہاز اور کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ کشتیوں کی مرمت کا کام بھی کرتا ہے۔ اس کارخانے میں نہ صرف ملکی جہاز بنانے اور اُن کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے ملکوں کے لیے جہاز اور ماہی گیری کے لیے کشتیاں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ جہاز سازی کی صنعت ایک طویل عرصے میں پروان چڑھی اور اب یہ اس قابل ہے کہ ملکی ضروریات کو پورا کر سکے۔

ہتھیاروں کی صنعت:

یہ صنعتیں دفاعی ساز و سامان تیار کرتی ہیں۔ ہتھیار اور اسلحہ سازی کا پہلا کارخانہ راولپنڈی کے قریب واہ میں قائم کیا گیا تھا۔ پاکستان میں اب میزائیل بھی تیار ہونے لگے ہیں۔ روایتی اور جدید پیچیدہ ہتھیاروں اور اسلحہ سازی میں پاکستان تقریباً خود کفیل ہو گیا ہے۔

مقامات:

پنجاب: واہ، کامرہ

خیبر پختونخواہ: حویلیاں

سندھ: کراچی

اختتامیہ:

صنعتوں کی ترقی سے ملکی ترقی کو تقویت ملتی ہے اور زرِ مبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ ذرائع نقل و حمل ہماری کس طرح مدد کرتے ہیں؟ پاکستان میں ذرائع نقل و حمل پر تین جملے تحریر کیجئے۔ (۲۰۰۸)

جواب: **تعارف:**

ذرائع نقل و حمل سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جو ہمیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے ہیں اور سامان کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ذرائع نقل و حمل بھی بہتر ہوئے ہیں۔ سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ گاڑیوں نے بیل گاڑیوں کی جگہ لے لی ہے۔ ذرائع نقل و حمل ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے فوائد ذیل میں درج ہیں۔

ذرائع نقل و حمل کے فوائد:

زراعت و صنعت: ذرائع نقل و حمل صنعت و زراعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ خام مال اور تیار شدہ مال اور فصلوں وغیرہ کو بازار تک پہنچانے اور مطلوبہ مقامات تک پہنچانے کا یہ مؤثر ذریعہ ہیں۔

قومی اور بین الاقوامی تجارت: یہ ذرائع قومی اور بین الاقوامی تجارت میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ملک کی تمام ترِ درآمدات و برآمدات کا انحصار بہتر اور فعال ذرائع نقل و حمل پر ہوتا ہے۔

یکجہتی: یہ لوگوں میں قومی یکجہتی کا سبب بھی بنتے ہیں کیونکہ انہی کے ذریعے لوگوں کو اندرونِ ملک جانے کا موقع ملتا ہے اور باہمی تعلقات کو بہتر بنانے میں معاونت حاصل ہوتی ہے۔

دفاع: یہ دفاع کے لیے بھی اہم ہے۔ کیونکہ یہ افواج کے مؤثر اور جلد نقل و حمل میں مددگار ہوتے ہیں۔

معلومات وآرٹ: یہ کسی مخصوص علاقے کی معلومات عامہ اور آرٹ کو ملک کے دوسرے حصوں میں روشناس کرانے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

فوری امداد: ذرائع نقل وحمل قدرتی آفات جیسے زلزلے، طوفان، سیلاب وغیرہ کے وقت فوری امداد پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔

اختتامیہ:

یہ ذرائع بیروزگاری کا خاتمہ کر کے ملکی معیشت کے لیئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

سوال نمبر۷: پاکستان کی سڑکوں پر نوٹ لکھیئے۔ پاکستان کی تین اہم شاہراہوں کے نام لکھئے۔ (۲۰۱۰)

جواب: سڑکیں:

سڑکیں ذرائع نقل وحمل میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں یہ مختلف ممالک کو ایک دوسرے سے ملانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں یہ سفر اور سامان کے پہنچانے دونوں میں مددگار ہوتی ہیں۔

پکی اور کچی دونوں طرح کی سڑکیں پاکستان میں موجود ہیں پاکستان میں ۲۵۹۷۵۸ کلومیٹر تک سڑکوں کا جال پھیلا ہے۔ جس میں ۱۲۶۸۷۹ بڑی سڑکیں جبکہ ۹۲۸۴۹ چھوٹی سڑکیں شامل ہیں۔

پاکستان کی اہم سڑکیں مندرجہ ذیل ہیں۔

نیشنل ہائی وے:

یہ سب سے قدیم اور اہم شاہراہ ہے۔

لمبائی: ۱۷۳۵ کلومیٹر

علاقے: کراچی سے پشاور اور تورخم

خاص شہر: یہ شاہراہ حیدرآباد۔ نوابشاہ۔ سکھر۔ بہاولپور۔ ملتان۔ لاہور۔ راولپنڈی اور پشاور کو ملاتی ہے۔

اس شاہراہ کے ایک حصے کو گرینڈ ٹرنک روڈ یعنی جی ٹی روڈ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لاہور سے پشاور کے درمیان ہے۔

کراچی کوئٹہ شاہراہ براستہ خضدار:

یہ پکی سڑک ہے اور سامان کے لانے لے جانے کے لیئے اچھا راستہ ہے۔

لمبائی: ۸۱۶ کلومیٹر

حدود: کراچی سے اندرون بلوچستان

شہر: لسبیلہ۔ واڈھا۔ خضدار۔ قلات اور کوئٹہ کو آپس میں ملاتی ہے۔

کراچی کوئٹہ شاہراہ براستہ جیکب آباد:

یہ بھی پکی سڑک ہے۔

لمبائی: ۷۶۲ کلومیٹر

حدود: یہ کراچی کو کوئٹہ سے ملاتی ہے۔

شہر: کراچی۔کوٹری۔دادو۔لاڑکانہ۔جیکب آباد۔سبی اور کوئٹہ سے گزرتی ہے۔

کوئٹہ پشاور شاہراہ:

لمبائی: ۵۳۵کلومیٹر

سوالحدود: یہ پشاور کو کوئٹہ سے ملاتی ہے۔

شہر: کوئٹہ۔مسلم باغ۔قلعہ سیف اللہ۔ذوبہ۔بنوں۔کوہاٹ اور پشاور اس کے راستے میں آنے والے اہم شہر ہیں۔

کوئٹہ ملتان شاہراہ براستہ لورالائی:

یہ شاہراہ نیشنل ہائی وے کو جاملتی ہے جو کراچی سے لاہور جاتی ہے۔

حدود: یہ ملتان کو کوئٹہ سے ملاتی ہے۔

شہر: کوئٹہ۔مسلم باغ۔قلعہ سیف اللہ۔لورالائی۔فورٹ منرو۔ڈیرہ غازی خان۔مظفرگڑھ اور ملتان اس کے اہم شہر ہیں۔

اٹک ملتان شاہراہ:

یہ شاہراہ اٹک کو ملتان سے ملاتی ہے اور ملتان، بھکر، میانوالی اور اٹک سے ہو کر گزرتی ہے۔

ریجنل کارپوریشن فار ڈیولپمینٹ شاہراہ:

یہ شاہراہ پاکستان کو ایران اور ترکی سے ملاتی ہے۔یہ کراچی سے شروع ہو کر لسبیلہ۔واڈھا۔خضدار۔قلات۔نوشکی۔نوکنڈی اور تافتان سے گزرتی ہوئی ایران اور ترکی پہنچتی ہے۔

پشاور کراچی شاہراہ (انڈس ہائی وے):

یہ پاکستان کی دوسری بڑی شاہراہ ہے۔یہ پشاور کو کراچی سے ملاتی ہے اور دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے۔یہ پشاور سے کراچی براستہ کوہاٹ۔بنوں۔ڈیرہ اسماعیل خان۔ڈیرہ غازی خان۔کشمور۔شکارپور لاڑکانہ دادو اور سیہون جاتی ہے۔

کراچی حیدرآباد سپر ہائی وے:

یہ بڑی اور ڈبل شاہراہ ہے۔اس نے کراچی اور حیدرآباد کے فاصلے کو کم کر دیا ہے۔جو لوگ حیدرآباد اور کراچی کے درمیان سفر کرتے ہیں وہ اس شاہراہ کو ترجیح دیتے ہیں۔یہ نیشنل ہائی وے کی نسبت چھوٹی ہے اس کی لمبائی ۱۷۰کلومیٹر ہے۔

لاہور اسلام آباد موٹروے:

یہ موٹروے اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے اس کی لمبائی ۳۶۷ کلومیٹر ہے۔یہ بین الاقوامی پائے کی سڑک ہے۔اس کے دونوں اطراف میں تین لین ہیں۔اس شاہراہ پر آنے والے شہر لاہور سے پنڈی بھٹیاں۔سالم۔کوٹ مومن۔بھیرہ۔کلر کہار۔بھل کسار۔چکری اور اسلام آباد ہیں۔یہ پشاور تک ۱۵۵کلومیٹر بڑھائی گئی ہے۔

اختتامیہ:

حکومت نے نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے) کا ادارہ سڑکوں کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیئے قائم کیا ہے۔اس لیئے سڑکوں کی بہتری نمبر حکومت کی نگرانی میں ہورہی ہے۔

سوال نمبر ۸۔ ریلوے پر نوٹ لکھیں۔ (۲۰۱۲)(۲۰۱۰)

جواب: **تعارف:**

سڑکوں کے ساتھ ساتھ ریلوے بھی نہایت اہم ذرائع نقل وحمل ہے۔ ریل سے سفر کرنا نسبتاً محفوظ ہوتا ہے۔ ریلوے کا پورا جال ۷۷۹۱ کلو میٹر لمبا ہے جس میں ۸۱۵ بڑے اسٹیشن اور ۴۶ چھوٹے اسٹاپ شامل ہیں۔

اثاثے:

۸۵۰ ڈیزل اور الیکٹرک گاڑیاں

۲۲۷۵ مسافر ٹرینیں

۲۱۷۳۲ ویگنیں

اہم ٹرینیں:

تیز گام۔ تیز رو۔ عوام ایکسپریس۔ سپر ایکسپریس۔ شالیمار ایکسپریس۔ چناب ایکسپریس۔ خیبر میل۔ قراقرم۔ نائٹ کوچ۔ جعفر جمالی ایکسپریس

اہم ریلوے روٹ:

۱۔ پشاور کراچی براستہ راولپنڈی لاہور۔ روہڑی:

یہ پاکستان کا سب سے لمبا ریلوے ٹریک ہے۔

لمبائی: ۱۲۷۶ کلومیٹر

حدود: پشاور سے کراچی

ملائے جانے والے شہر:

پشاور۔ نوشہرہ۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ ساہیوال۔ خانیوال۔ ملتان۔ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ نواب شاہ۔ شہداد پور۔ حیدرآباد۔ کوٹری۔ جنگ شاہی اور کراچی

۲۔ کوئٹہ زاہدان:

یہ کوئٹہ سے شروع ہو کر سپیزند۔ نوشکی۔ دلبندین سے ہوتا ہوا زاہدان پہنچتا ہے۔ جو ایران کا سرحدی علاقہ ہے۔

۳۔ روہڑی کوئٹہ:

یہ ٹریک پشاور سے کراچی جاتا ہے۔ اور روہڑی سے یہ سکھر۔ حبیب کوٹ۔ شکارپور۔ جیکب آباد۔ سبی سے ہوتا ہوا کوئٹہ پہنچتا ہے۔

۴۔ ملتان سے جیکب آباد براستہ لیہ غازی خان:

یہ راستہ کراچی سے پشاور جاتا ہے۔ یہ ملتان سے مڑ کر جیکب آباد جاتا ہے۔ اس کے راستے میں مظفر گڑھ۔ کوٹ ادو۔ ڈیرہ غازی خان اور کشمور آتے ہیں۔ جیکب آباد میں یہ کوئٹہ کی ریلوے لائن سے جا ملتی ہے۔

۵۔ **کوئٹہ ژوہب:**

یہ کوئٹہ سے براستہ بوستان۔ مسلم باغ اور قلعہ سیف اللہ ژوہب جاتا ہے۔

۶۔ **کراچی فیصل آباد:**

یہ کراچی سے لاہور اور پشاور جاتا ہے اور خانیوال سے مڑ کر فیصل آباد جاتا ہے۔

۷۔ **راولپنڈی فیصل آباد براستہ وزیر آباد:**

یہ راولپنڈی سے براستہ جہلم۔ گجرات اور وزیر آباد فیصل آباد جاتا ہے۔ وزیر آباد سے یہ منڈی بہا الدین اور سرگودھا سے بھی گزرتا ہے۔

۸۔ **پشاور۔ کراچی براستہ راولپنڈی فیصل آباد:**

یہ راولپنڈی سے شروع ہو کر وزیر آباد پر مڑ کر فیصل آباد۔ خانیوال اور لودھراں جاتا ہے۔ وہاں سے یہ کراچی اور پشاور تک جاتا ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان کے ریلوے کے اثاثے بہت پرانے ہو چکے ہیں حکومت کو اس طرف بھرپور توجہ دینی چاہیئے۔

سوال نمبر ۹۔ ہوائی راستے اور بحری راستوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **ہوائی راستے:**

ہوائی راستے اہم ذرائع نقل وحمل ہیں۔ یہ نہ صرف شہروں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہیں بلکہ ملکوں کو بھی ملاتے ہیں۔ پاکستان کے کچھ علاقے ایسے ہیں جیسے گوادر۔ پسنی، تربت، گلگت، جہاں ہوائی راستہ زمینی راستے سے آسان اور محفوظ ہے۔ یہ تیز ترین ذریعۂ آمدورفت ہے۔

پی آئی اے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن ۱۹۵۵ء میں قائم کی گئی۔

اندرونی علاقے:

کراچی۔ کوئٹہ۔ پشاور۔ سکھر۔ نوابشاہ۔ موئن جوداڑو۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ ملتان۔ پسنی۔ گوادر۔ تربت۔ فیصل آباد۔ سرگودھا۔ میانوالی۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ گلگت۔ سکردو اور چترال

بیرونی ملک:

امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ جاپان۔ امارات۔ چینئے (بھارت)۔ ملائیشیاء۔ سنگاپور وغیرہ

ایئرپورٹ:

ملک میں ۴۴ ہوائی اڈے موجود ہیں جن میں سے ۳۷ اڈے ۴۰ جہازوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

ایئرلائن:

اس وقت چار ایئرلائن ملک میں موجود ہیں۔ جن میں پی آئی اے۔ ایرو ایشیاء۔ بلیو ایئرلائن اور شاہین شامل ہیں۔

بحری راستے:

پاکستان میں بحری راستوں کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ آجکل لوگ بحری راستے سے سفر کرنا پسند نہیں کرتے۔ پاکستان میں دو

بندرگاہیں کراچی اور بن قاسم ہیں گوادر میں بھی بندرگاہ بنائی جارہی ہے۔ پاکستان بحری راستوں کے ذریعے درآمدات و برآمدات کرتا ہے۔ پاکستان میں مرچنٹ نیوی کا ادارہ بھی موجود ہے۔ پی این ایس سی یا پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کو بھی ۱۹۶۳ء میں قائم کیا گیا۔ اس کے ذریعے امریکہ۔ برطانیہ۔ چین۔ جاپان۔ آسٹریلیا۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور اور گلف کے ممالک سے تجارتی روابط قائم کیئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۰۔ تجارت اور کامرس پر نوٹ لکھیے۔

جواب: تجارت اور کامرس:

تجارت اور کامرس ملکی معیشت کے لیئے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ یہ زراعت اور صنعتوں کو فروغ دینے کا بھی باعث بنتے ہیں۔

تجارت کی اقسام:

تجارت کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ اندرونی تجارت ۲۔ بیرونی تجارت

اندرونی تجارت:

تجارت پاکستان کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ اندرونی تجارت ملک میں سامان کی ترسیل اور خرید وفروخت کا ذریعہ ہے۔ اس سے پیسہ گھومتا رہتا ہے۔ اور یہ پورے سال ہوتی ہے۔ اس سے روزگار اور لوگوں کی فلاح و بہبود وابستہ ہے۔

صوبوں کی اشیاء:

پنجاب: گندم۔ چاول۔ کپاس۔ کپڑا۔ کھیلوں کا سامان۔ اسٹیشنری۔ مشینیں۔ سیمنٹ وغیرہ۔

سندھ: کپاس۔ کپڑا۔ ریشمی کپڑا۔ ربڑ کی اشیاء وغیرہ

بلوچستان: پھل اور خشک میوے۔

بڑے تجارتی مراکز:

کراچی۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی اور پشاور میں بڑے تجارتی مراکز قائم ہیں۔

بیرونی تجارت:

ملک کی اشیاء ضرورت کی کمی کو پورا کرنے کے لیئے بیرونی ممالک کو فروخت کی جاتی ہیں اسے بیرونی تجارت کہتے ہیں۔ مختلف ممالک اپنی مختلف چیزوں کے لیئے مشہور ہیں۔ جیسے جاپان بجلی کا سامان بنانے کے لیئے مشہور ہے۔ پاکستان قالین اور کپڑے کے لیئے جبکہ امریکہ بھاری صنعتوں کا سامان بنانے کے لیئے مشہور ہے۔

پاکستان کی برآمدات:

کاٹن کا کپڑا۔ کپاس۔ چاول۔ چینی۔ قالین۔ مچھلی۔ سرجری کے آلات۔ پھل۔ سبزیاں اور کچھ دفاعی آلات۔

پاکستان کی درآمدات:

ہوائی جہاز۔ بھاری مشینیں کیمیائی اشیاء۔ دوائیاں۔ لوہا۔ کھانے کا تیل۔ چائے۔ پٹرول۔ بجلی اور سائنس کا سامان۔

تجارتی ساجھے دار:

امریکہ۔ برطانیہ۔ یورپی یونین۔ گلف ممالک۔ سعودی عرب۔ جاپان۔ چین۔ سری لنکا۔ بنگلہ دیش۔

ای۔کامرس:

ایسے ہیں جیسے گوادر۔پسنی۔تربت۔گلگت۔جہاں ہوائی راستہ زمینی راستے سے آسان اور محفوظ ہے۔یہ تیز ترین ذریعۂ آمدورفت ہے۔پی
یہ الیکٹرونک کامرس کی شارٹ فارم ہے۔اس سے مراد کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے تجارت کو فروغ دینا ہے۔یہ آئی ٹی کا حصہ ہے۔اس کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

i- معاہدے کم وقت میں بہتر طور سے ہوجاتے ہیں۔
ii- برآمدات اور درآمدات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔
iii- ریکارڈ رکھنے میں مدد ملتی ہے۔
iv- بڑے بزنس کے اداروں سے تعلقات بنانے میں مدد ملتی ہے۔
v- رقوم دینا آسان ہوجاتا ہے۔
vi- کسی بھی ملک کے اسٹاک کے شیئرز خریدے اور بیچے جاسکتے ہیں۔
vii- تجارت آسان اور جلدی ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ صنعتی ترقی کے لیئے پاکستان میں کون سے اقدامات کیئے جاسکتے ہیں؟ (۲۰۱۰) (۲۰۱۳)
پاکستان میں صنعتی ترقی کے لئے کوئی تین اقدامات لکھئے۔

جواب: پاکستان کی صنعتی ترقی کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کیئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ قانون:
ملکی حالات کو بہتر بنانا چاہیئے تاکہ انویسٹر پیسہ لگائیں۔

۲۔ قوانین وضوابط:
تجارت کے قوانین اور ضوابط کو آسان بنایا جائے۔

۳۔ محنت کی عظمت:
عملے کو تربیت دیتے وقت ان میں محنت کی عظمت کو اُجاگر کرنا چاہیئے۔تاکہ اُن میں کام سے وابستگی کا احساس پیدا ہو۔اور پیداوار بڑھانے کے لیے وہ سخت محنت کریں۔

۴۔ ضبط معیار (کوالٹی کنٹرول):
ضبط معیار (کوالٹی کنٹرول) کا سخت نظام قائم کیا جائے۔تیار شدہ مال کے معیار اور اعلیٰ وصف پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔

۵۔ معیار تعلیم:
بازارکاری (مارکیٹنگ) اور تجارتی نظم ونسق (بزنس ایڈمنسٹریشن) کی تعلیم کا معیار بہتر بنانا چاہیے۔

۶۔ پالیسیاں:
صنعتی پالیسیاں آسان اور مربوط ہونی چاہیئے۔یعنی بالکل صاف، شفاف، واضح اور پائیدار ہونی چاہیے۔

۷۔ **اسمگلنگ کی روک تھام:**

اسمگلنگ کی روک تھام سختی سے کی جانی چاہیئے۔ بیرونی ممالک کی اشیاء کی اسمگلنگ پر سخت پہرہ ہونا چاہیے۔

۸۔ **حکومتی پیش کش:**

حکومت کو ٹیکس میں نرمی وغیرہ جیسی پیش کش عام کرنی چاہیئے۔ یعنی صنعتکاروں کو ٹیکسوں میں رعایت، بہتر پیداوار کے لیے زرِ تلافی (سبسڈی) اور کارکنان کی تربیت کی شکل میں ترغیبات دینی چاہیے۔

۹۔ **کام کے حالات:**

کارکنوں کے حالات کو بہتر بناتے ہوئے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کرنا چاہیئے۔

اختتامیہ:

اگر حکومت یہ سارے اقدامات کرے تو ہمارا ملک یقیناً صنعتی ترقی کرے گا۔ اور صنعتی ترقی کو فروغ حاصل ہوگا۔

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

باب ہفتم
پاکستان کی آبادی

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

کثیر الانتخابی سوالات اور جوابات

۱۔ مخصوص وقت میں پیدائش اور اموات کی شرح کے مطالعے کو ________ کہتے ہیں۔
(الف) جغرافیہ　(ب) مطالعہٴ آبادی　(ج) آپ بیتی　(د) جگ بیتی

۲۔ جنوبی ایشیاء میں پہلی مردم شماری ________ میں ہوئی۔
(الف) ۱۷۷۲ء　(ب) ۱۸۷۲ء　(ج) ۱۹۷۲ء　(د) ۱۹۷۳ء

۳۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری ________ میں ہوئی۔
(الف) ۱۹۵۱ء　(ب) ۱۹۶۱ء　(ج) ۱۹۷۱ء　(د) ۱۹۸۱ء

۴۔ ________ میں آخری مردم شماری ہوئی۔
(الف) ۱۹۷۸ء　(ب) ۱۹۸۸ء　(ج) ۱۹۸۹ء　(د) ۱۹۹۸ء

۵۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی ________ ہے۔
(الف) ۱۲۲۳۵۲۲۷۹　(ب) ۱۳۲۳۵۲۲۷۹　(ج) ۱۳۳۳۵۲۲۷۹　(د) ۱۴۳۳۵۲۲۷۹

۶۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ________ ہے۔
(الف) سندھ　(ب) پنجاب　(ج) بلوچستان　(د) خیبر پختون خواہ

۷۔ پنجاب کی آبادی ________ فیصد ہے۔
(الف) ۶۳　(ب) ۷۳　(ج) ۸۳　(د) ۹۳

۸۔ آج ________ سب سے کم آبادی والا صوبہ ہے۔
(الف) پنجاب　(ب) خیبر پختون خواہ　(ج) سندھ　(د) بلوچستان

۹۔ پاکستان میں آبادی کی گنجانی ________ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۱۴۴　(ب) ۱۵۵　(ج) ۱۶۶　(د) ۱۷۷

۱۰۔ اسلام آباد کی آبادی کی گنجانی ________ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۶۸۹　(ب) ۷۸۹　(ج) ۸۸۹　(د) ۹۸۹

۱۱۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر ________ ہے۔
(الف) کراچی　(ب) لاہور　(ج) پشاور　(د) کوئٹہ

۱۲۔ پاکستان میں سالانہ آبادی کی شرح ________ فیصد ہے۔
(الف) ۱.۶۱　(ب) ۲.۶۱　(ج) ۳.۶۱　(د) ۴.۶۱

۱۳۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے ________ بڑے شہر ہیں۔

(الف) ۱۲ (ب) ۱۱ (ج) ۱۰ (د) ۱۳

۱۴۔ مردم شماری عام طور سے ہر ________ سال کے بعد کی جاتی ہے۔

(الف) ۵ (ب) ۱۰ (ج) ۱۵ (د) ۲۰

۱۵۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا ________ بڑا ملک ہے۔

(الف) چوتھا (ب) پانچواں (ج) چھٹا (د) ساتواں

۱۶۔ تعلیم کا بجٹ ________ ارب تک بڑھایا گیا ہے۔

(الف) ۴ (ب) ۵ (ج) ۶ (د) ۷

۱۷۔ شہری آبادی ________ فیصد ہے۔

(الف) ۲۲.۵ (ب) ۳۲.۵ (ج) ۴۲.۵ (د) ۵۲.۵

۱۸۔ سندھ کی آبادی ________ ملین ہے۔

(الف) ۲۰ (ب) ۳۰ (ج) ۴۰ (د) ۵۰

۱۹۔ آدمیوں کی شرح خواندگی ________ فیصد ہے۔

(الف) ۴۱ (ب) ۵۱ (ج) ۶۱ (د) ۷۱

۲۰۔ خواتین کی شرح خواندگی ________ فیصد ہے۔

(الف) ۳۶ (ب) ۴۶ (ج) ۵۶ (د) ۶۶

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
مطالعۂ آبادی	۱۸۷۲ء	۱۹۵۱ء	۱۹۹۸ء	۱۳۲۳۵۲۲۷۹	پنجاب
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۶۳	بلوچستان	۱۶۶	۸۸۹	کراچی	۲.۶۱
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۲	۱۰	چھٹا	۵	۳۲.۵	۳۰
۱۹	۲۰				
۶۱	۳۶				

مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبرا۔ مطالعۂ آبادی پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- یہ آبادی کی تعلیم کو کہتے ہیں۔
- ii- اس سے شرح اموات و پیدائش کا پتا لگایا جاتا ہے۔
- iii- پلاننگ مطالعۂ آبادی میں کُل آبادی کے بغیر ناممکن ہے۔
- iv- مطالعۂ آبادی میں کُل آبادی، علاقائی آبادی، شہری اور دیہاتی آبادی، آبادی میں اضافہ اور گنجانی معلوم کی جاتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ مردم شماری کی تعریف کریں۔

جواب:
- i- یہ آبادی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔
- ii- اس کے بغیر درست پلاننگ ناممکن ہے۔
- iii- پاکستان میں پہلی مردم شماری 1951ء میں ہوئی۔
- iv- آخری مردم شماری ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔

سوال نمبر۳۔ چاروں صوبوں کی آبادی بتائیے۔

جواب:
- i- پنجاب: ۷۳۶۲۱۲۹۰
- ii- سندھ: ۳۰۴۳۹۸۹۳
- iii- بلوچستان: ۶۵۶۵۸۸۵
- iv- خیبر پختونخواہ: ۱۷۷۴۳۶۴۵

سوال نمبر۴۔ چاروں صوبوں کی آبادی کی گنجانی بتائیے۔

جواب:
- i- سندھ: ۲۱۸افراد فی مربع کلومیٹر
- ii- پنجاب: ۳۵۸افراد فی مربع کلومیٹر
- iii- خیبر پختونخواہ: ۲۳۸افراد فی مربع کلومیٹر
- iv- بلوچستان: ۱۹افراد فی مربع کلومیٹر

سوال نمبر۵۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے ۵ بڑے شہروں کے نام بتائیے۔

جواب:
- i- کراچی ۹۳۳۹۰۲۳
- ii- لاہور ۵۴۴۳۴۹۵
- iii- فیصل آباد ۲۰۰۸۱۶۱
- iv- راولپنڈی ۱۴۰۹۷۶۶
- v- ملتان ۱۱۹۷۳۸۴

سوال نمبر۶۔ مردم شماریوں کے مطابق شرح خواندگی بتایئے۔

جواب:

i- ۱۹۷۲ء ۲۱.۷ فیصد

ii- ۱۹۸۱ء ۲۶ فیصد

iii- ۱۹۹۸ء ۴۵ فیصد

سوال نمبر۷۔ منتقلی کی چار اہم وجوہات بتایئے۔

جواب:

i- دیہی لوگ شہروں سے متاثر ہوتے ہیں۔

ii- دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

iii- دیہی لوگ اپنا معیار زندگی بلند کرنا چاہتے ہیں۔

iv- صحت و تعلیم کی سہولتیں کم ہوتی ہیں۔

سوال نمبر۸۔ پاکستان کی آبادی میں اضافے کی وجوہات لکھیئے۔

جواب:

i- تعلیم کی کمی

ii- بیٹے کی خواہش

iii- کم عمری کی شادیاں

iv- غربت اور غیر معیاری زندگی

سوال نمبر۹۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستانی زبانوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب:

i- اردو ۷.۵۷ فیصد

ii- سندھی ۱۴.۱۶ فیصد

iii- بلوچی ۳.۵۵ فیصد

iv- پنجابی ۴۴.۱۵ فیصد

v- پشتو ۱۰.۵۳ فیصد

vi- دوسری ۴.۶۶ فیصد

سوال نمبر۱۰۔ پاکستان کی آبادی کو کم کرنے کے چار طریقے بتایئے۔

جواب:

i- تمام جگہ تعلیم پھیلانا چاہیئے۔

ii- غربت کم کرنے کے طریقے اپنائیں۔

iii- شادیاں دیر سے کی جائیں۔

iv- خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام مرتب کیئے جائیں۔

سوال نمبر ۱۱۔ پاکستان میں مردم شماری پر تین جملے لکھیے؟ (۲۰۰۸) (۲۰۱۱)

مردم شماری کی اہمیت پر تین جملے لکھیے؟ (۲۰۱۲)

جواب: **مردم شماری:** کسی بھی کمیونٹی یا معاشرہ میں پیدائش واموات کے کوائف (ڈیٹا) کے مطالعے کو مردم نگاری کہا جاتا ہے۔ کسی آبادی کے بارے میں وہ تمام ضروری خواص جن کا جاننا ضروری ہے وہ اُس ملک کی کل آبادی، اُس کی علاقائی تقسیم۔ شہری و دیہی آبادی کا تناسب، خواندگی اور تعلیم کی سطح، آبادی میں اضافے کی شرح، فی مربع کلومیٹر آبادی کی اوسط کثافت (گنجانیت) اور اُسکے باشندوں کے روزگار اور پیشے ہیں۔

مندرجہ بالا خواص کے بارے میں کوائف جمع کرنے کا عمل "مردم شماری" کہلاتا ہے۔ عام طور سے یہ دس سال بعد ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ گذشتہ مردم شماری کے اعتبار سے پاکستان کی آبادی کے رجحانات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (۲۰۰۹)

جواب: **پاکستان کی آبادی کے رجحانات:** پاکستان میں افزائش آبادی کی شرح اقتصادی وسائل کی نسبت کافی تیز ہے ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران سالانہ شرح افزائش 2.6 فیصد رہی۔ افزائش آبادی کی شرح عالمی شرح افزائش سے بہت زیادہ ہے۔ تیز رفتار افزائش آبادی کی وجہ سے پاکستان میں بچوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اسکی بڑی وجوہات کم عمری میں شادی کا رواج اور بالخصوص دیہاتی علاقوں میں زیادہ اولاد کی خواہش ہے۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مردوں کا تناسب 52 فیصد ہے۔ پاکستان میں شرح خواندگی (تعلیم یافتہ افراد کا تناسب) حوصلہ افزا نہیں ۱۹۵۱ء میں خواندگی کا تناسب 13.2 فیصد تھا جو بڑھ کر (۱۹۹۸ء کی پاکستان کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق) ۱۹۹۸ء میں 45 فیصد ہو گیا۔

سوال نمبر ۱۳۔ قدرتی وسائل پر آبادی کا دباؤ کم کرنے کے لیے تین تجاویز پیش کیجیے۔ (۲۰۱۲)

جواب: مندرجہ ذیل اقدامات سے وسائل پر آبادی کا دباؤ کم ہونے کے دور رس نتائج نکل سکتے ہیں۔

۱۔ **پیداواری وسائل:** پیداواری وسائل کو زیادہ تیز رفتاری سے ترقی دی جائے۔ ان میں صنعت وحرفت کی ترقی، دستکاری وگھریلو صنعت کا فروغ اور زراعت وتجارت میں ترقی سرفہرست ہے۔

۲۔ **فنی تعلیم وتربیت:** فنی تعلیم وتربیت کو فروغ دیا جائے اور اسے مقبول بنایا جائے اور جدید ٹیکنالوجی کو استعمال میں لایا جائے۔ تاکہ زراعت، صنعت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے میدانوں میں پیداوار کی مقدار ومعیار میں اضافہ ہو اور بہتری آئے۔

۳۔ **زیر کاشت:** پاکستان میں ایسی زمین بکثرت موجود ہے۔ جس کو اب تک زیر کاشت ہی نہیں لایا گیا۔ ایسی زمین کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ مزید کہ سیم اور تھور زدہ زمین کو بھی زیر کاشت لانے کا انتظام کیا جائے۔

بیانیہ سوالات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ پاکستان کی آبادی کے متعلق نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **تعارف:**

کسی بھی ملک میں عورتوں، بچوں اور آدمیوں کی تعداد کو وہاں کی آبادی تصور کیا جاتا ہے۔ مطالعۂ آبادی سے مراد پیدائش اور اموات کی بدلتی تعداد کسی خاص مقررہ وقت کے دوران ہے۔ ڈیموگرافی یا مطالعۂ آبادی کُل آبادی، علاقائی تعداد، شہری تعداد، تعلیمی استعداد اور آبادی کے بڑھنے کی شرح اور لوگوں کے پیشوں پر منحصر ہے۔

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے۔ جہاں آبادی بڑھنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ آبادی کی شرح کے لیئے معلومات اکھٹی کرنے کو مردم شماری کہتے ہیں۔

مردم شماری:

آبادی کے متعلق معلومات اکھٹا کرنے کو مردم شماری کہتے ہیں۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری ۱۹۵۱ء میں ہوئی اور آخری مردم شماری ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔

پاکستان کی آبادی:

کُل آبادی: ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کُل آبادی ۱۳۲۳۵۲۲۷۹ ہے۔

رقبہ: ۷۹۶۰۹۶

گنجانی: ۱۶۶ لوگ فی مربع کلومیٹر

تناسب: ۶.۸ لوگ فی گھرانہ

افزائش کی شرح: ۲.۶۷ سالانہ

پنجاب:

پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۷۳۶۲۱۲۹۰

رقبہ: ۲۰۵۳۴۵ مربع کلومیٹر

گنجانی: ۳۵۸ افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۵۵.۶۳

فی گھرانہ افراد: ۶.۹

سندھ:

یہ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۳۰۴۳۹۸۹۳

رقبہ: ۱۴۰۹۱۴مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۳۱۸افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۲۳فیصد

فی گھرانہ افراد: ۶

خیبر پختون خواہ:

یہ صوبہ پہلے سرحد کہلاتا تھا۔ یہ آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۱۷۷۴۳۶۴۵

رقبہ: ۷۴۵۲۱ مربع کلرمیٹر

گنجانی: ۱۲۳۸افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۱۴.۴۱فیصد

فی گھرانہ افراد: ۸

بلوچستان:

آبادی: ۶۵۶۵۸۸۵

رقبہ: ۳۴۷۱۹۰مربع کلرمیٹر

گنجانی: ۱۲۹افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۴.۹۶فیصد

فی گرانہ افراد: ۶.۷

فاٹا:

آبادی: ۳۱۷۶۳۳۱

رقبہ: ۲۷۲۲۰مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۱۱۷افراد مربع کلومیٹر

شرح: ۰.۶۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۲

اسلام آباد:

آبادی: ۸۰۵۲۳۵

رقبہ: ۹۰۶مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۸۸۹افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۰.۶۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۶.۲

اختتامیہ:

پاکستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔اوراس کی روک تھام کے لیئے ہمیں اقدامات کرنے چاہئیں۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کی شرح خواندگی کیا ہے؟ نیز قومی ترقی میں شرح خواندگی کا کیا کردار ہے؟

جواب: تعارف:

پاکستان ایک گنجان آباد ملک ہے جہاں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔پاکستان کی شرح خواندگی بہت کم ہے۔ پاکستان کی خواندگی کی شرح صرف ۴۵ فیصد ہے۔ہمیں اس کو بڑھانے کے لیئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

پاکستان کی شرح خواندگی:

پاکستان کے ۵۰ فیصد سے زائد لوگ ناخواندہ ہیں۔اس طرح پاکستان کی آبادی کی اکثریت ناخواندہ ہے۔ناخواندگی ملک کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

۱۹۷۲ء کی شرح خواندگی:

۱۹۷۲ء کی شہری مردم شماری کے مطابق پاکستان کی شرح خواندگی ۲۱.۷ فیصد ہے جس میں سے ۳۰ فیصد آدمی اور ۱۱ فیصد عورتیں خواندہ تھیں۔

۱۹۸۱ء کی شرح خواندگی:

چوتھی مردم شماری کے مطابق ۲۶ فیصد شرح خواندگی تھی۔اس میں مردوں کی شرح خواندگی ۳۵ فیصد جبکہ خواتین کی شرح خواندگی ۱۶ فیصد تھی۔

۱۹۹۸ء کی شرح خواندگی:

پانچویں اور آخری مردم شماری کے مطابق کُل شرح خواندگی ۴۵ فیصد تھی جس میں ۶۲ فیصد مرد اور ۳۶ فیصد خواتین شامل ہیں۔

ملک میں تعلیم کا معیار:

آخری مردم شماری کے مطابق ملک کی تعلیم کا معیار انتہائی کم ہے جس کی اہم وجہ وسائل کی کمی اور ناواقفیت ہے۔

پرائمری لیول سے کم:	۱۸.۳	فیصد
پرائمری لیول:	۳۰.۱۴	فیصد
مڈل لیول:	۲۰.۸۹	فیصد
سیکنڈری لیول:	۱۷.۲۹	فیصد
ہائر سیکنڈری لیول:	۷.۵۶	فیصد
ڈگری لیول:		
سٹیفکیٹ اور ڈپلومہ:	۰.۴۱	فیصد
بی اے۔بی ایس سی:	۴.۳۸	فیصد
ایم اے۔ایم ایس سی:	۱.۵۸	فیصد

تعلیم کی ناکافی معیار اور ترقی:

شرح خواندگی ملکی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بلند شرح ناخواندگی کے ساتھ ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تمام ترقی یافتہ ممالک کا شرح خواندگی بلند ہے۔ ملکی ترقی میں شرح خواندگی کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

معاشی ترقی:

ملکی ترقی کے لیئے معاشی استحکام انتہائی ضروری ہے۔ صرف تعلیم یافتہ اور ماہر لوگ ہی ملک کو ترقی کی راہ پر چلا سکتے ہیں۔

افلاس کا خاتمہ:

شرح خواندگی کی بدولت کارخانے بھی بڑھتے ہیں اور ماہر مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ للہذا افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ملکی پیداوار میں اضافہ:

تعلیم یافتہ کسان اور مزدور ملکی پیداوار میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔

بلند معیار زندگی:

بلند شرح خواندگی لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ملکی فلاح میں حصہ داری:

تعلیم ایک طرح سے ملکی فلاح میں حصہ داری کے مترادف ہے۔ یہ ہر حال میں ترقی کا سبب بنتی ہے۔

جمہوری قدروں کو سمجھنے میں مددگار:

تعلیم جمہوری قدروں کو سمجھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے اور جمہوریت کو تحفظ بھی فراہم کرتی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان میں تعلیم پر توجہ بہت کم دی جارہی ہے۔ اس شعبے کو بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر۳۔ آبادی میں اضافہ اور منتقلی ملکی ترقی کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟

جواب:

تعارف:

آبادی ہمارے لیئے اہم اور بڑا مسئلہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی بہت سے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ آبادی میں اضافے سے وسائل متاثر ہوتے ہیں اور ملکی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔

پاکستان محدود وسائل والا ملک ہے۔ ہم آبادی میں اضافے اور منتقلی کو قابو نہیں کر پا رہے اس کی وجہ سے ہمارے ملک میں بہت سے مسائل سر اٹھا رہے ہیں۔

آبادی میں اضافے اور منتقلی کے ملکی ترقی پر اثرات:

آبادی میں اضافے اور دیہات سے شہروں میں منتقلی ملکی ترقی پر مندرجہ ذیل طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۔ **گھروں کی کمی:**

بڑھتی ہوئی آبادی اور منتقلی سے رہائش کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے لوگوں کو آمدنی کا ایک بڑا حصہ کرائے کی صورت میں رہائش کے لیئے دینا پڑتا ہے۔ یا وہ ایسی رہائش گاہوں میں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں جہاں یا تو ضروری سہولتیں سرے سے موجود ہی نہیں ہوتی ہیں یا ان کا فقدان ہوتا ہے۔

۲۔ **خوراک کی کمی:**

تمام افراد کو خوراک مہیا کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جب بڑے پیمانے پر لوگ دیہات سے شہروں کی جانب آتے ہیں تو خوراک کی کمی واقع ہوتی ہے۔

۳۔ **صحت وصفائی کے مسائل:**

ملک کے محدود وسائل کے باعث صحت وصفائی پہلے ہی لوگوں کے لیئے بنیادی مسئلہ ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث یہ مسئلہ گھمبیر ہوتا جا رہا ہے۔

۴۔ **ناکافی تعلیمی سہولیات:**

آبادی کے اضافے اور منتقلی کی وجہ سے تعلیمی سہولیات بھی ناکافی ثابت ہوتی ہیں۔ اور تفریح سہولتیں ناکافی ثابت ہوتی ہیں۔ شہروں میں منتقلی کے نتیجہ میں ایک کثیر فیصد کو بنیادی شہری سہولتیں مناسب حد تک حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

۵۔ **ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کے مسائل:**

ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کے مسائل بھی آبادی میں اضافے اور منتقلی کی وجہ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور سڑکوں پر ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔

۶۔ **بیروزگاری:**

عام طور پر دیہات کے لوگ شہروں کی جانب نوکری کی تلاش میں آتے ہیں اور محدود نوکریوں کے باعث بیروزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ بیروزگاری کے نتیجے میں جرائم میں اضافہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شہروں میں جرائم کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔

۷۔ **آلودگی میں اضافہ:**

۱۔شہری آبادی پر دباؤ کی وجہ سے صفائی اور حفظان صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۔ ماحولیاتی آلودگی بڑھ جاتی ہے کچی آبادیاں، زیادہ ٹریفک، صفائی کا فقدان آلودگی میں اضافے کا باعث ہیں۔ ۳۔ جو کہ انسانی صحت کے لیئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۸۔ **امن وامان کے مسائل:**

پولیس جرائم پر قابو پانے میں ناکام ہو جاتی ہے اور امن وامان کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ لوگ خود کو غیر محفوظ سمجھنے لگتے ہیں۔

اختتامیہ:

حکومت پاکستان کو آبادی میں اضافے کی روک تھام کے لیئے اقدامات کرنے چاہئیں سہولیات اور روزگار کی فراہمی کو یقینی بنانا چاہیئے۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان میں آبادی کے اضافے کی وجوہات بیان کریں۔ (۲۰۱۱)

نیز افزائش آبادی سے تعلیم پر اثرات بیان کیجئے۔ (۲۰۱۳)

جواب: تعارف:

پاکستان اُن ممالک میں سے ہے جہاں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے بہت سے وجوہات ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی وجوہات:

i- ناخواندگی:

تقریباً آبادی کا ۵۰ فیصد سے زائد حصہ ناخواندہ ہے اور کوئی معلومات نہیں رکھتا کہ وسائل کتنے ہیں اور ملکی مسائل کیا ہیں۔

ii- غربت:

پاکستان میں لوگ امیر نہیں ہیں۔ وہ اپنی کمائی کرنے والے افراد کی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔

iii- کم عمری میں شادی:

دیہاتوں میں کم عمری کی شادیوں کے باعث بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

iv- اولادِ نرینہ کی خواہش:

بیٹے کی خواہش بھی آبادی میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

v- سماجی اور مذہبی رجحان:

مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہر بندے کے رزق کا ذمہ دار ہے۔ اس لیئے وہ خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر یقین نہیں رکھتے۔

vi- بڑا خاندان۔ طاقت کی علامت:

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بڑا خاندان طاقت کی علامت ہے۔ اس وجہ سے بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں آبادی میں اضافے کو گھٹانے کے لیئے ضروری اقدامات میں حکومت کا بھرپور ساتھ دینا چاہیئے۔

سوال نمبر۵۔ آبادی اور وسائل میں توازن کس طرح قائم رکھا جاسکتا ہے؟

جواب: تعارف:

پاکستان میں آبادی کے تیز اضافے کے باعث وسائل اور آبادی میں توازن نہیں ہے۔ اگر ہم ملکی ترقی کے خواہاں ہیں تو ہمیں یہ توازن قائم کرنا ہوگا۔

آبادی اور وسائل میں توازن کے اقدامات:

آبادی اور وسائل میں توازن کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنا ضروری ہیں۔

(i) معاشی ترقی:

معاشی طور پر مضبوط اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

(ii) قومی وسائل کا بہتر استعمال:

قومی اور دوسرے وسائل بہتر طور پر استعمال کرنے چاہئیں اور انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

(iii) مہارت کی ضرورت:

وسائل میں اضافے کے لیئے تربیت یافتہ اور ماہر مزدوروں کی ضرورت ہے۔

(iv) خواتین کی ترقی:

تقریباً ۵۰ فیصد ملکی آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ لہٰذا تربیت یافتہ خواتین کو ترقی کے کاموں میں شامل کرنا چاہیئے۔

(v) روزگار کے مواقع:

بیروزگاری ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ سارے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے بیروزگاری کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

(vi) صحت وصفائی:

صحت وصفائی کی مناسب سہولت لوگوں کو فراہم کرنا چاہیئے۔

(vii) کارخانے:

ملک میں زیادہ سے زیادہ کارخانے لگائے جائیں۔

(viii) آبادی میں اضافے کی روک تھام:

بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کو مختلف پروگراموں کے ذریعے کنٹرول کرنا چاہیئے۔

(ix) تیکنیکی تعلیم:

تیکنیکی تعلیم کو فراہم کرنے کے مواقع مہیا کیئے جانے چاہئیں۔

(x) کاشتکاری کے لیئے علاقہ:

کاشتکاری کے لیئے مزید علاقے فراہم کر کے بھی اس مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں اپنے وسائل کو بہتر بنانے کے لیئے تمام کوششیں کرنی چاہئیں تاکہ ہمارے ملک کو ترقی ملے۔

سوال نمبر۶۔ آبادی میں اضافے کے تعلیم اور صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (۲۰۱۳)

جواب: تعارف:

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے لیئے ایک اہم مسئلہ ہے۔ صحت اور تعلیم بھی اس مسئلے کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے صحت اور صفائی پر مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تعلیم پر اثرات:

۱۔ تعلیم کا معیار:

بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہمارے ملک میں تعلیم کا معیار بہتر نہیں ہے۔

۲۔ غیر تسلی بخش پرائمری تعلیم:

پرائمری تعلیم جو تعلیم کی بنیاد سمجھی جاتی ہے وہ بھی غیر تسلی بخش وغیر معیاری ہے خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔

۳۔ میڈیکل کالج کے طالبعلموں کا فیل ہونا:

میڈیکل کالج کے صرف ۶۰ فیصد طالبعلم پہلا سال پاس کر پاتے ہیں۔

۴۔ **غیر تسلی بخش ڈگریاں:**

ہمارے ملک کی ہائر ڈگریاں دوسرے ممالک میں تسلیم نہیں کی جاتیں۔

۵۔ **تعلیمی پروگراموں کا معیار:**

تعلیمی پروگراموں کا معیار اور مدت دونوں ہی غیر تسلی بخش ہیں۔

صحت:

۱۔ **سہولیات کی کمی:**

ہمیں صحت کے حوالے سے سہولیات میں خاص کمی کا سامنا ہے خاص طور سے دیہی علاقوں میں۔

۲۔ **ڈاکٹروں کا دیہی علاقوں میں کام کرنے سے گریز:**

ڈاکٹر عام طور پر دیہی علاقوں میں کام کرنے سے کتراتے ہیں۔

۳۔ **ذاتی کلینک:**

سرکاری ڈاکٹروں کے ذاتی کلینک اُن کے سرکاری کام کو متاثر کرتے ہیں۔

۴۔ **پرائیویٹ ہسپتالوں کی فیس:**

پرائیویٹ ہسپتال زیادہ فیس وصول کرتے ہیں جو کہ عام آدمی کی قوت سے باہر ہوتی ہے۔

۵۔ **دوائیوں کی عدم دستیابی:**

پاکستان میں زیادہ تر ادویات مہنگی ہیں اور بازار میں بھی نہیں ملتیں جس کی وجہ سے عام آدمی کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

۶۔ **بچوں کی شرح اموات:**

سہولیات کی کمی اور وسائل کی کمی کے باعث بچوں کی شرح اموات بہت زیادہ ہے۔

حکومتی اقدامات:

محدود وسائل اور آبادی میں تیز تر اضافے کے باوجود پاکستانی حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے کہ اسکول کالج کھول کر تعلیمی سہولیات کو بہتر بنایا جائے اس کے لیئے تقریباً ۵ بلین کا سرمایہ مختص کیا گیا ہے۔

صحت کے حوالے سے بھی حکومت نے بہت سے مراکز قائم کیئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی کے نئے قوانین متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ ہسپتالوں کو ادویات فراہم کرنے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان کی حکومت بہت سے اقدامات کر کے ان سہولیات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔

باب ہشتم
پاکستان کی ثقافت

کثیر الانتخابی سوالات اور جوابات

۱۔ رہن سہن کا طریقہ ________ کہلاتا ہے۔
(الف) رہنما (ب) سماج (ج) ثقافت (د) قوم

۲۔ ________ ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔
(الف) ہندو (ب) اسلامی (ج) قومی (د) عید

۳۔ جو زبان پورے ملک میں بولی جاتی ہے۔ ________ زبان کہلاتی ہے۔ض
(الف) پشتو (ب) قومی (ج) پنجابی (د) علاقائی

۴۔ پاکستان میں ________ سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔
(الف) ۲۰ (ب) ۳۰ (ج) ۴۰ (د) ۵۰

۵۔ پاکستان کی قومی زبان ________ ہے۔
(الف) پشتو (ب) اردو (ج) پنجابی (د) سندھی

۶۔ ________ نے اردو کو قومی زبان کا درجہ دیا۔
(الف) علامہ اقبال (ب) قائداعظم (ج) لیاقت علی خان (د) چوہدری رحمت علی

۷۔ ________ کے آئین میں اردو کو قومی زبان کہا گیا۔
(الف) ۱۹۵۶ء (ب) ۱۹۶۲ء (ج) ۱۹۷۳ء (د) کوئی نہیں

۸۔ شاہجہاں کا دور حکومت ________ سے ________ تک تھا۔
(الف) ۱۶۵۷ء-۱۶۲۶ء (ب) ۱۶۵۸ء-۱۶۲۷ء (ج) ۱۶۵۱ء-۱۶۲۳ء (د) ۱۶۵۰ء-۱۶۲۰ء

۹۔ مغلیہ دور میں اردو کو ________ سے ________ تک ادبی زبان کے طور پر رائج کیا گیا۔
(الف) ۱۸۵۷ء-۱۶۵۸ء (ب) ۱۸۵۰ء-۱۶۵۱ء (ج) ۱۸۶۰ء-۱۶۵۳ء (د) ۱۸۶۱ء-۱۶۵۶ء

۱۰۔ ________ پہلی علاقائی زبان ہے۔ جس میں قرآن کا ترجمہ ہوا۔
(الف) سندھی (ب) پشتو (ج) اردو (د) پنجابی

۱۱۔ اردو رسم الخط ________ سے نکلا ہے۔
(الف) فارسی (ب) ترکی (ج) ہندی (د) انگریزی

۱۲۔ اردو ________ زبان کا لفظ ہے۔
(الف) فارسی (ب) ترکی (ج) ہندی (د) انگریزی

۱۳۔ وارث شاہ ________ کے مشہور شاعر ہیں۔
(الف) سندھی　(ب) پنجابی　(ج) پشتو　(د) بلوچی

۱۴۔ سچل سرمست مشہور ________ شاعر ہیں۔
(الف) پشتو　(ب) بلوچی　(ج) براہوی　(د) سندھی

۱۵۔ امیر خسرو ________ کے مشہور شاعر ہیں۔
(الف) بلوچی　(ب) پشتو　(ج) براہوی　(د) پنجابی

۱۶۔ عیدالفطر ________ کو منائی جاتی ہے۔
(الف) یکم شوال　(ب) ۵ شوال　(ج) ۶ شوال　(د) یکم رمضان

۱۷۔ عیدالاضحیٰ ________ کو منائی جاتی ہے۔
(الف) یکم ذی الحج　(ب) ۵ ذی الحج　(ج) ۱۰ ذی الحج　(د) ۱۲ ذی الحج

۱۸۔ عید میلادالنبی ________ ربیع الاول کو منائی جاتی ہے۔
(الف) یکم　(ب) ۱۲　(ج) ۲۰　(د) ۱۰

۱۹۔ ________ کی مشہور سوغات اجرک ہے۔
(الف) سندھ　(ب) پنجاب　(ج) بلوچستان　(د) خیبر پختون خواہ

۲۰۔ کرسمس ________ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔
(الف) ۲۰　(ب) ۲۵　(ج) ۲۳　(د) ۲۱

۲۱۔ سندھی زبان کی ترقی کے لئے ایک ادارہ مقتدرہ سندھی زبان سن ________ عیسوی میں قائم کیا گیا۔
(الف) ۱۹۹۰ء　(ب) ۱۹۹۵ء　(ج) ۱۹۹۷ء　(د) ۱۹۹۹ء

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
ثقافت	اسلامی	قومی	۳۰	اردو	قائداعظم
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹۷۳ء	۱۶۲۷ء-۱۶۵۸ء	۱۶۵۸ء-۱۸۵۷ء	سندھی	فارسی	ترکی
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
پنجابی	سندھی	پشتو	یکم شوال	۱۰ ذی الحج	۱۲ ربیع الاول
۱۹	۲۰				
سندھ	۲۵				

مختصر سولات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ ثقافت کی چار خصوصیات بتائیں۔

جواب:
(i) یہ ہمارا سماجی ورثہ ہے
(ii) یہ لوگوں کے رویے کی نشاندہی کرتا ہے۔
(iii) یہ ہمارے قومی کردار کا حصہ ہے۔
(iv) یہ لوگوں کی ضروریات کی نشاندہی کرتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ اردو زبان کی چار خصوصیات بتائیں۔ اردو زبان کی افادیت پر تین جملے لکھئے۔ (۲۰۱۲)

جواب:
(i) یہ چاروں صوبوں کی نمائندگی کرتی ہے۔
(ii) اردو نے تحریک پاکستان کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
(iii) یہ ایک بین الاقوامی زبان بنتی جارہی ہے۔
(iv) یہ پاکستان کی شناخت اور قومی اتحاد کی علامت ہے۔

سوال نمبر۳۔ پاکستانی ثقافت کی چار خصوصیات لکھیے۔

جواب:
(i) بڑے چھوٹوں سے شفقت سے پیش آتے ہیں۔
(ii) مرد کا کام کما کر کھلانا ہے۔
(iii) خواتین گھر کی کرتا دھرتا تصور کی جاتی ہیں۔
(iv) خوراک اور لباس کی عادات تمام صوبوں میں یکساں ہیں۔

سوال نمبر۴۔ پنجاب میں ہونے والے چار شخصیات کے عرس بتائیے۔

جواب:
(i) حضرت داتا گنج بخشؒ　　لاہور
(ii) حضرت میاں میرؒ　　لاہور
(iii) حضرت بہاالدین زکریاؒ　　ملتان
(iv) حضرت شاہ رکن عالمؒ　　ملتان

سوال نمبر۵۔ سندھ کی چار شخصیات کے عرس بتائیے۔

جواب:
(i) حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ　　بھٹ شاہ
(ii) حضرت سچل سرمستؒ　　درازہ
(iii) حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ　　کراچی
(iv) حضرت لال شہباز قلندرؒ　　سیہون

سوال نمبر ۶۔ تین پنجابی شعراء کے نام لکھیے۔

جواب: (i) مادھولعل حسین　(ii) سلطان باہو　(iii) وارث شاہ

سوال نمبر ۷۔ تین سندھی شعراء کے نام لکھیے۔

جواب: (i) شاہ عبداللطیف بھٹائی　(ii) سچل سرمست　(iii) لعل شہباز قلندر

سوال نمبر ۸: بلوچی ادب کے چار ادوار لکھیے۔

جواب: (i) ابتدائی زمانہ　۱۴۳۰۔۔۔۱۶۰۰

(ii) بعد کا زمانہ　۱۶۰۰۔۔۔۱۸۵۰

(iii) جدید زمانہ　۱۸۵۰۔۔۔۱۹۳۰

(iv) عصر حاضر کا زمانہ　۱۹۳۰۔۔۔تا فی زمانہ

سوال نمبر ۹۔ تین بلوچی شعراء کے نام بتائیے۔

جواب: (i) جام درک　(ii) شاہ مرید　(iii) شاہ داد

سوال نمبر ۱۰۔ تین پشتو شعراء کے نام بتائیے۔

جواب: (i) خوشحال خان خٹک　(ii) رحمان بابا　(iii) امیر خسرو

بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبرا۔ ہمارے ملک کے لئے اردو زبان کی اہمیت بیان کریں۔ (۲۰۱۰) (۲۰۰۸)

پاکستان کی یکجہتی میں قومی زبان اردو کا کردار بیان کیجئے۔ (۲۰۰۹)

جواب: **قومی زبان کی اہمیت:**

اگر چہ کہ تمام صوبائی زبانیں مساوی اہمیت رکھتی ہیں۔اس کے باوجود ایک قومی زبان کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔اردو زبان جسے آئینی تحفظ بھی حاصل ہے اور بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا تھا۔اردو زبان مختلف صوبوں کے درمیان رابطے کا کام دیتی ہے۔اور جب مختلف علاقوں کے افراد ایک دوسرے سے گفتگو کرنا اور تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں تو انھیں ایک رابطے کی زبان کی ضرورت ہوتی ہے۔

قومی اتحاد و یکجہتی:

قومی زبان کے ذریعے قومی اتحاد اور یکجہتی کا تصور ابھرتا ہے اور مختلف صوبوں میں رہنے والوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنی الگ زبان رکھنے کے باوجود ایک قومی زبان کی بدولت ایک رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اور یہ زبان سب کا ورثہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری اور نثر میں پاکستان کا ہر صوبہ تخلیقات پیش کر رہا ہے۔ہمیں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور صوبہ سرحد کے ایسے شاعر اور ادیب ملتے ہیں جنکی اردو میں تخلیقات ،اردو ادب میں گرانقدر اضافہ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ واضح ہے کہ اردو حقیقتاً اسکی مستحق ہے کہ اُسے قومی زبان کے طور پر اختیار کیا جائے۔اس لیے قومی اتحاد پیدا کرنے میں بحیثیت قومی زبان اس کی اہمیت ذیل میں بیان کی جارہی ہے۔

ا۔رابطہ کا ذریعہ:

یہ پاکستان کے عوام کے درمابین تعاون اور تعلقات بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔یہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔اسی لیے یہ قومی اتحاد، یکجہتی اور استحکام کا ذریعہ ہے۔

۲۔تحریک پاکستان میں کردار:

جب تحریک پاکستان اپنی ابتدائی منزلوں میں تھی تو اس وقت اردو سب سے زیادہ پسندیدہ زبان تھی۔یہ زبان جنوبی ایشیا (برصغیر پاک و ہند) پر مسلمانوں کے دور حکومت میں پروان چڑھی ہے۔اردو زبان بہت منفرد اور نمایاں ہوگئی تھی۔کیونکہ اس نے عربی، فارسی، ترکی اور انگریزی کے ذخیرہ الفاظ کو خود میں جذب اور قبول کرلیا۔اسلامی ثقافت نے اسے ایک علیحدہ پہچان دی اور اس کو مسلمانوں میں مقبول بنادیا۔اردو نے عوام کے مابین اتحاد و اتفاق پیدا کیا۔

۳۔مشترک رشتہ:

بحیثیت قومی اردو اور صوبائی زبانوں میں بہت قریبی اور بے تکلفی کا رشتہ پایا جاتا ہے۔یہ تمام زبانیں عربی، فارسی اور انگریزی سے متاثر ہیں اسی لیے ان زبانوں میں بے شمار مشترک الفاظ ہیں۔تمام زبانوں میں یکساں موضوعات پر کتابیں اور لٹریچر دستیاب ہیں۔

۴۔ذرائع ابلاغ (رسل ورسائل):

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پریس ابلاغ کے خاص ذرائع ہیں۔ یہ قومی اتحاد واتفاق کے فروغ کے لیے قومی اورصوبائی زبانوں کی مدد سے اہم کردارادا کررہے ہیں۔ ان زبانوں کے مشترک سرمائے سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس سے قومی زبان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کے مابین ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے۔

۵۔فائدے کا ذریعہ:

صوبائی زبانوں کی تحریریں مثلاً لوگ کہانیاں، مضامین ومقالات، شاعری اور گیت اردو میں ترجمہ کیے جاتے ہیں۔ تا کہ ان کو سمجھ کرلوگ زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرسکیں اور لوگوں کے درمیان خیر خواہی اور نیک خواہشات کے جذبات فروغ پاسکیں اور ملک میں باہمی افہام و تفہیم میں اضافہ ہوسکے۔

۶۔رابطہ:

پاکستان چارصوبوں کا ایک وفاق ہے۔ پاکستان کے مختلف صوبوں کے مابین اردو رابطے کی زبان کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ اس طرح اردو قومی اتحاد واتفاق کے لیے ایک اہم کردارادا کررہی ہے۔

۷۔بین الاقوامی زبان:

اردوادب نہ صرف سارے ملک میں چھایا ہوا ہے۔ بلکہ بیرون ملک بھی پھیلا ہوا ہے۔ اردو کا شمار بین الاقوامی زبانوں میں ہوتا ہے۔

۴۔مشترک ذریعہ:

ہرقوم کی ایک زبان ہوتی ہے جو اُس کے عوام کے مابین اتحاد اور رابطے کے ذریعہ کے طور پر کام آتی ہے۔ مسلمانوں کو باہم یکجا کرنے والی قوت اسلام ہے۔ اسلام کے پیغام کی تبلیغ کے لیے اردو ایک مشترک ذریعہ بنی اور اسی نے اس کو ایک منفرد مقام عطا کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ پاکستان کی قومی زبان ہے۔

پُراثر اقدار:

ہرثقافت کی کچھ پُراثر اقدار ہوتی ہیں جو ثقافت مضبوط اقدار پر مرتب کی جاتی ہے۔ وہ دوسری ثقافتوں کو اپنے اندر ضم کرلیتی ہے۔

اختتامیہ:

ثقافت نسلوں میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ ایک جاری رہنے والا عمل ہے۔

سوال نمبر۲۔ ثقافت میں زبان کی اہمیت کو واضح کریں۔

جواب: تعارف:

زبان دنیا بھر میں ثقافت کا اہم حصہ مانی جاتی ہے۔ یہ ایک دوسرے تک اپنی بات پہنچانے کا اور اپنے جذبات پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ یہ ثقافت میں اہم کردارادا کرتی ہے۔

زبان کی اہمیت:

۱۔ خیالات کا اظہار:

زبان کے ذریعے ہم اپنے خیالات وجذبات کا بہتر انداز سے اظہار کرسکتے ہیں۔

۲۔ **زندگی کا اہم جزو:**

یہ ہماری زندگی کا بہت اہم جزو ہے۔انسانی ثقافت اوراس کی اقدار زبان ہی کی وجہ سے ہیں۔

۳۔ **ترقی کا ذریعہ:**

زبان کی ترقی درحقیقت انسانی دماغ کی ترقی ہے۔الفاظ ہمیں سوچنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

۴۔ **قرآن:**

ہر قوم اپنے نبی کی زبان رکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''ہم نے ایسا کوئی نبی نہیں اتارا جس کی زبان لوگوں کی زبان نہ ہوتا کہ وہ صاف صاف اللہ کا پیغام بتا سکیں'' (سورۃ ابراہیم)

۵۔ **قومی شناخت:**

زبان قوم کی شناخت ہوتی ہے۔کسی بھی قوم کا مذہبی اثاثہ زبان کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔

۶۔ **ہماری قومی زبان:**

زبان ہماری ثقافت کا حصہ ہے۔ان میں سے کسی ایک زبان لوگوں کے بات کرنے کا قومی سطح پر ذریعہ بنتی ہے۔اس سے اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔

۷۔ **علاقائی زبانیں:**

علاقائی زبانیں کسی بھی ثقافت کا اثاثہ ہوتی ہیں۔پاکستان کی علاقائی زبانیں پنجابی۔سندھی۔بلوچی اور پشتو ہیں۔

۸۔ **ذرائع ابلاغ:**

ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات ورسائل اور ذرائع آمدورفت کی وساطت سے قومی ہم آہنگی اور ربط اور مشترکہ قومی ثقافت نشوونما پا رہی ہے۔

۹۔ **نظام تعلیم:**

قومی سطح پر اختیار کیے جانے والے تعلیمی نظام کی وساطت سے قومی ثقافت کی نشوونما ہوتی ہے اور یہ پروان چڑھتی ہے اس طرح قومی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے مشترکہ ثقافتی اقدار کو فروغ ملتا ہے اور نئی نسل کا ثقافتی ورثے سے لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

زبان ہی وہ واحد ذریعہ ہے۔جس سے ہم اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرسکتے ہیں یہ لوگوں کے انفرادی اور قومی کردار کا آئینہ دار ہوتی ہے۔

سوال نمبر۳۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟ ثقافت کی خصوصیات بیان کریں۔ (۲۰۱۱)

جواب: ثقافت سے مراد:

ثقافت کے لفظی معنی ہیں " کچھ اگانا" اس کو ایک طرز زندگی بھی کہا جاتا ہے۔کسی بھی معاشرے کا مجموعی طرز عمل ثقافت کہلاتا ہے۔ثقافت کا ہر ایک پہلو اور عنصر قوم کے ماضی اور حال کا عکاس ہوتا ہے۔جغرافیائی حالات اور ماحول کا بھی قوم کی ثقافت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ان حالات اور ماحول میں زمین، آب وہوا، نباتات، معدنی وسائل اور حیوانات بھی شامل ہیں۔

ثقافت کی خصوصیات:

ثقافت کی چند کرداری خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔مخصوص مزاج:

ہر ثقافت کا اپنا مخصوص مزاج ہوتا ہے۔ جو ایک تہذیب و ثقافت والوں کو دوسوں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ ثقافت کسی قوم یا ملک کی تاریخ اور نظریے کی عکاسی کرتی ہے۔

۲۔قوت (داعیہ):

ثقافت ایک قوت (داعیہ) ہے جو دوسروں کو متاثر کرتی ہے۔مثبت سوچ وفکر (قوت) کی ثقافت جلد ہی دوسری ثقافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

۳۔ثقافتوں سے ملاپ:

دوسری ثقافتوں سے ملاپ اور رابطے کی صورت میں ثقافت میں تبدیلی آسکتی ہے۔ایک وقت تھا کہ مسلم ثقافت نے دنیا کی دوسری اقوام کی ثقافت کو متاثر کیا تھا۔ یہ ثقافتی سوچ وفکر (قوت) اس وقت تک موثر رہتی ہے جب تک لوگوں کا اپنا کردار اُس ثقافت پر یقین اور اعتماد کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

۴۔انفرادی شناخت اور پہچان:

کسی بھی ثقافت کی اپنی انفرادی شناخت اور پہچان اس کو دوسروں میں مقبول بناتی ہے۔ ماضی میں مسلم ثقافت اس لیے بام عروج پر پہنچی تھی کیوں کہ ہر مسلمان اپنے ذاتی کردار اور اقدار میں بہت توانا اور مستحکم تھا۔

۵۔توانا اقدار:

ہر ثقافت کی چند بڑی توانا اقدار ہوتی ہیں۔توانا، مستحکم اور مستقل اقدار کی حامل ثقافت دوسری ثقافتوں کو خود میں جذب کر لیتی ہیں۔ جس طرح مسلم ثقافت نے اُس وقت کیا جب مسلمانوں نے کئی دوسرے ممالک کو فتح کر لیا۔ان ثقافتوں کے مسلم ثقافت میں جذب ہونے کی وجہ اسلام کی توانا، پائیدار اور مستقل اقدار ہیں۔

اختتامیہ:

اُردو پاکستان کی سرکاری زبان ہونے کے ناطے خاص اہمیت رکھتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان کی علاقائی زبانوں پر نوٹ لکھیے۔ پاکستان کی صوبائی زبانوں کے نام لکھیے اور ہر زبان کے ایک ایک شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (۲۰۱۳)

جواب:

تعارف:

پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اثاثہ بھی عربی، فارسی اور دوسری زبانوں کا مرہون منت ہے۔ پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی پاکستان کی چار اہم علاقائی زبانیں ہیں۔ان زبانوں میں مشترکہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

مشترکہ خصوصیات:

i- یہ ثقافتی اور اخلاقی زندگی کا آئینہ دار ہیں۔

ii- ان میں عربی اور فارسی کی آمیزش ہے۔

iii- یہ اسلام سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

iv- اس میں جنگی ترانوں اور صوفی رنگ کا مشترکہ اثاثہ ہے۔

v- یہ سب قرآنی رسم الخط کو بنیاد بناتی ہیں۔

پنجابی:

پنجابی، پنجاب کی علاقائی زبان ہے۔اس کا پراکرت کے ساتھ تعلق ہے۔اس کے ذخیرے میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کی آمیزش ہے۔یہ مختلف طریقوں سے بولی جاتی ہے۔

اس میں عشقیہ شاعری کا خزانہ موجود ہے۔پنجابی غزل، بیت، کافی اور سہ حرفی، بارہ ماہ اور ستورا مشہور ہیں۔اور داستانوں والی نظمیں جیسے قصہ نورنامہ، گلزار، جنگ نامہ، وار۔

مشہور پنجابی شاعر:

بابا فرید شکر گنج۔ شیخ ابراہیم فرید ثانی۔ سلطان باہو۔ مادھولال حسین۔ بُھلے شاہ۔ علی حیدر۔اور وارث شاہ

سندھی:

سندھی بھی پراکرت زبان سے بنی ہے۔یہ سندھ کے علاقوں میں بولی جاتی ہے اس میں عربی، فارسی اور ترکی الفاظ کی آمیزش ہے۔یہ عربی نقاش پر دائیں سے بائیں جانب لکھی جاتی ہے۔

مشہور سندھی شاعر:

شاہ عبداللطیف بھٹائی۔ سچل سرمست۔ مخدوم نور۔ شاہ عنایت۔ بیدل۔ ثابت علی شاہ۔ قاضی قاضحا

سندھی کی ترقی:

سندھی کی ترقی کے لیئے بہت سے اقدامات کیئے گئے ہیں۔سندھی لٹریری بورڈ اور بزم طالب المولیٰ وغیرہ کے ادارے بنائے گئے ہیں۔ بہت سے اخبارات بھی سندھی میں نکالے جا رہے ہیں جیسے عبارت۔نوائے سندھ اور خادم وطن۔

بلوچی:

بلوچستان کی زبان بلوچی کا ارتقاء ایرانی زبانوں سے ہوا۔یہ سب سے کم ترقی پانے والی پاکستان کی زبان ہے بلوچی ادب کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ابتدائی زمانہ	۱۴۳۰۔۔۔۱۶۰۰
بعد کا زمانہ	۱۶۰۰۔۔۔۱۸۵۰
جدید زمانہ	۱۸۵۰۔۔۔۱۹۳۰
عصر حاضر کا زمانہ	۱۹۳۰۔۔۔تا فی زمانہ

۱۹۴۰ء تک بلوچی میں کوئی کتاب اور اخبار نہ چھپ سکا۔اس وقت بلوچی ادب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

بلوچی کی اقسام:

سلیمانی۔مکرانی

مشہور ادیب:

آزاد جمال دین۔ الفت نسیم۔ عبدالقادر شاہوانی۔ ملک محمد رمضان۔ میر عاقل مینگل

مشہور شاعر:

جام دارگ۔ شاہ مرید۔ شاہ داد

پشتو:

یہ خیبر پختون خواہ کی علاقائی زبان ہے۔یہ شمالی ایران کی زبان ہے۔اوراس میں فارسی، عربی، یونانی اور پہلوی زبان کے الفاظ شامل ہیں۔

پشتو کی ترقی کے اقدامات:

پشتو ایرانی زبان ہونے کے باوجود اس کا ادب خاصا نیا ہے۔آزادی کے بعد پشتو ادب کو خاصی پذیرائی ملی۔پشتو اکیڈمی پشاور اور دوسری ادبی سوسائٹیاں اور تعلیمی ادارے جیس۔اسلامیہ کالج پشاور نے بھی پشتو کی بہتری کے لیئے بہت سا کام کیا ہے۔

پشتو کے مشہور شعراء:

امیر خسرو۔ خوشحال خان خٹک۔ رحمان بابا۔ شیر شاہ سوری۔ سیف اللہ۔ کاظم

اختتامیہ:

پاکستان کی علاقائی زبانیں بھی بہت جدید زبانیں ہیں۔ان سب کا ادب مشترکہ امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں۔

سوال نمبر۵۔ پاکستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے اظہار کی مختلف صورتوں پر جامع نوٹ لکھیئے۔

جواب:

تعارف:

پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے تو پاکستان کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔اس لیئے ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان اسلامی تہذیب وثقافت کا علمبردار ہے۔اس اسلامی ثقافت نے ان کے فن، ادب، موسیقی اور زبانوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔پاکستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے اظہار کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

مشترکہ ثقافت:

پاکستانی ثقافت ملی جلی ثقافت ہے۔جس میں عرب۔ایران اور ترکی کے اثرات شامل ہیں۔مختلف علاقوں کے لوگ ان کی تہذیب سے متاثر ہیں۔

عورت اور آدمی کا مقام:

حالانکہ پاکستانی ثقافت میں آدمیوں کو فوقیت حاصل ہے۔مگر پھر بھی عورتیں خاندان کا اہم حصہ سمجھی جاتی ہیں اور خاندان کے تمام معاملات کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔آدمی اور عورت کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیئے جاتے ہیں۔

۱۔ **سماجی زندگی:**

پاکستانی سادہ سماجی زندگی گزارتے ہیں۔ عام طور پر مشترکہ خاندانی نظام کو فوقیت دی جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔ شادی بیاہ انتہائی جوش وخروش سے کیئے جاتے ہیں۔

۲۔ **خوراک:**

خوراک وغیرہ کے طریقے خالصتاً اسلامی قوانین کے مطابق ہیں۔ سادہ خوراک پسند کی جاتی ہے۔

۳۔ **انٹرٹینمینٹ:**

انٹرٹینمینٹ کے طریقے بھی سادہ ہیں۔ ہاکی، کرکٹ، سکواش، کبڈی وغیرہ کے کھیل کھیلے جاتے ہیں۔

۴۔ **مذہبی تہوار:**

مشترکہ ثقافتی ورثے ہمارے مذہبی تہواروں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ شادی بیاہ، پیدائش واموات سب میں مشترکہ ثقافتی ورثہ جھلکتا ہے۔ عید میلادالنبی، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ جوش وخروش سے منائی جاتی ہے۔

۵۔ **محبت اور بھائی چارے کا پیغام:**

تمام علاقائی ادب اور اقدار سے مشترکہ محبت، امن اور بھائی چارے کا پیغام ملتا ہے۔

۶۔ **ذرائع ابلاغ:**

ریڈیو۔ ٹی وی۔ اخبارات۔ رسالے اور ذرائع نقل وحمل سب تعاون کی دلیل ہیں۔

۷۔ **تعلیمی نظام:**

تعلیمی نظام بھی ثقافت کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیمی نظام اور پڑھانے کے طریقے بھی مشترکہ ثقافت کے آئینہ دار ہیں۔

اختتامیہ:

پاکستان کا ثقافتی ورثہ اسلام پر مبنی ہے۔ اسلام نے پاکستان کی عوام کو اخوت کے ایک رشتے میں پرو دیا ہے۔

سوال نمبر۶۔ مختصر نوٹ لکھیئے۔

i- لباس ii- ادب وفنون iii- دستکاریاں iv- تہوار

جواب: i- **لباس:**

پاکستان کا قومی لباس سادہ شلوار قمیص ہے۔ آدمی شلوار قمیص کے ساتھ واسکوٹ اور پگڑی پہنتے ہیں۔ جبکہ خواتین دوپٹہ اوڑھتی ہیں۔ ٹھنڈے علاقوں میں اونی لباس عام ہیں۔ جبکہ پنجاب سندھ اور بلوچستان میں ہلکے کپڑے گرمیوں میں اور اونی کپڑے سردیوں میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔

ii- **ادب وفنون:**

پاکستان کا ثقافتی ورثہ نہایت قیمتی ہے۔ بہت سی عمارات جیسے مسجد شاہ جہاں ٹھٹھہ، شالیمار باغ، بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ لاہور

اور دوسری کئی جگہیں مغلیہ دور حکومت کی شاندار یادگاریں ہیں۔ مجسمہ سازی کی جگہ پتھروں اور نقاشی کے کام نے لے لی ہے۔ چوکنڈی کا مقبرہ اور مکلی پتھروں کے کام کی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہمارے خطاط اور پینٹر بھی بہترین کام کرتے ہیں۔ شاعروں اور ادیبوں نے بھی انسانی جذبات و احساسات کو انتہائی حسین پیرائے میں بیان کیا ہے۔ ہمارے شاعر بھی اسلامی اقدار کو ہی بیان کرتے نظر آتے ہیں۔

iii- دستکاریاں:

پاکستان بھر میں دستکاری کا بہترین کام کیا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر مرد و خواتین گھروں میں تیار کرتے ہیں۔

سندھ کی مشہور دستکاریاں:

چوڑیاں بنانے کا کام۔ شیشے کا کام۔ اجرک۔ لنگی۔ کھیس۔ سوسی۔ کڑھائی اور کاشی کا کام جو برتنوں پر کیا جاتا ہے۔ چاندی کے زیورات اور سیپوں کی بنی چیزیں سندھ کی مشہور دستکاریاں ہیں۔

ملتان کی دستکاریاں:

اونٹ کی کھال کی بنی ہوئی اشیاء وغیرہ اور برتن ملتان کی مشہور دستکاریاں ہیں۔

بہاولپور کی مشہور دستکاریاں:

مٹی کی اشیاء

چنیوٹ کی مشہور دستکاریاں:

لکڑی کا کام

پشاور کی مشہور دستکاریاں:

لوہے کا کام

بلوچستان کی مشہور دستکاریاں:

کڑھائی کا کام

یہ تمام دستکاریاں خوبصورت اور مشہور ہیں۔ ہمارے دستکار دن رات محنت سے کام کرتے ہیں۔

iv- تہوار اور میلے: (۲۰۱۲) (۲۰۰۹)

بہت سے تہوار، عرس اور میلے ہماری ثقافت کا اہم حصہ ہیں ہر سال ان کی وجہ سے لوگ خوش ہوتے ہیں۔

عیدالفطر:

یہ رمضان کے اختتام پر ہوتی ہے۔ یہ یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ یہ روزہ داروں کے لیئے اللہ کی طرف سے انعام ہے۔

عیدالاضحی:

یہ دس ذی الحج کو منائی جاتی ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ یہ ہمیں حضرت ابراہیم کی قربانی کی یاد دلاتی ہے جو انہوں نے اللہ کی راہ میں کی۔

عید میلاد النبی:

یہ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ۱۲ ربیع الاول کو منائی جاتی ہے۔مساجد، بازار، سڑکیں اور گھر وغیرہ خوبصورتی سے سجائے جاتے ہیں۔جلسے اور جلوس بھی نکالے جاتے ہیں۔

غیر مسلم تہوار: (۲۰۱۰)

پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں بھی رہتی ہیں۔ان کے تہوار جیسے کرسمس (۲۵ ردسمبر)، ایسٹر (اپریل) میں منائے جاتے ہیں۔اسی طرح ہندو راکھی بندھن، ہولی اور دیوالی مناتے ہیں جبکہ سکھ بیساکھی کا تہوار مناتے ہیں۔

میلے:

بہت سے میلے جیسے میلہ مویشیاں وغیرہ ہر سال منائے جاتے ہیں یہ لوگوں میں میل جول کو فروغ دیتے ہیں۔

عرس:

مختلف صوفیا و اولیائے کرام کی برسی کے موقع پر عرس منائے جاتے ہیں۔دور دراز کے علاقوں کے لوگ ان عرسوں میں شرکت کے لیے آتے ہیں۔

مشہور عرس مندرجہ ذیل شخصیات کے منائے جاتے ہیں۔

i-	حضرت داتا گنج بخشؒ	لاہور پنجاب
ii-	حضرت میاں میرؒ	لاہور پنجاب
iii-	حضرت بہاالدین ذکریاؒ	ملتان پنجاب
iv-	حضرت شاہ رکن عالمؒ	ملتان پنجاب
v-	حضرت شاہ دولہ دریائیؒ	گجرات پنجاب
vi-	حضرت شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ	بھٹ شاہ سندھ
vii-	حضرت عبدالطیف امام بریؒ	اسلام آباد
viii-	حضرت سچل سرمستؒ	درازہ سندھ
ix-	حضرت لعل شہباز قلندرؒ	سیہون سندھ
x-	حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ	کلفٹن سندھ

یہ تمام تہوار، میلے اور عرس ہماری ثقافت کا اہم اور اٹوٹ حصہ ہیں۔

باب نہم

پاکستان میں تعلیم

IQRA COPY CENTER
R-318/4, 5C-3 North Karachi
0333-2441879

کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ ________ واحد اثاثہ ہے۔ جو استعمال سے بڑھتا ہے۔
(الف) تعلیم (ب) پیسہ (ج) معدنیات (د) معلومات

۲۔ پاکستان کا تعلیمی ریٹ ________ فیصد ہے۔
(الف) ۵۰ (ب) ۵۱ (ج) ۵۲ (د) ۵۳

۳۔ ________ پالیسی میں اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو لازمی قرار دیا۔
(الف) ۱۹۵۹ء (ب) ۱۹۷۸ء (ج) ۱۹۷۲ء (د) ۱۹۹۸ء

۴۔ ترقی یافتہ ممالک میں ________ فیصد لوگ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔
(الف) ۹۸ (ب) ۹۹ (ج) ۱۰۰ (د) ۵۰

۵۔ ________ تمام معاشرتی برائیوں کی جڑ ہے۔
(الف) تعلیم (ب) جہالت (ج) نشہ (د) ثقافت

۶۔ ________ درجہ پہلی سے پانچویں جماعت پر مشتمل ہوتا ہے۔
(الف) پرائمری (ب) ثانوی (ج) مڈل (د) اعلیٰ ثانوی

۷۔ ________ درجہ چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ہوتا ہے۔
(الف) پرائمری (ب) مڈل (ج) ثانوی (د) اعلیٰ ثانوی

۸۔ ________ درجہ نویں اور دسویں جماعت پر مشتمل ہے۔
(الف) پرائمری (ب) مڈل (ج) ثانوی (د) اعلیٰ ثانوی

۹۔ ایم بی بی ایس کی مدت ________ سال ہے۔
(الف) ۴ (ب) ۵ (ج) ۶ (د) ۷

۱۰۔ نصاب اور کتاب کا شعبہ ________ میں بنایا گیا۔
(الف) ۱۹۷۲ء (ب) ۱۹۷۳ء (ج) ۱۹۷۴ء (د) ۱۹۷۵ء

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
تعلیم	۵۱	۱۹۷۸ء	۱۰۰	جہالت	پرائمری
۷	۸	۹	۱۰		
مڈل	ثانوی	۵	۱۹۷۴ء		

مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ تعلیم پر چار جملے لکھیے۔

جواب:
- i- یہ انسانی زندگی میں مددگار ہوتی ہے۔
- ii- یہ قومی نظریے کو مستحکم کرتی ہے۔
- iii- قدرتی وسائل کے حصول میں مدد کرتی ہے۔
- iv- معیشت کی ترقی تعلیم کی بدولت ہی ممکن ہے۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں کے نام لکھیے۔

جواب:
- i- تعلیمی کانفرنس ۱۹۴۷ء
- ii- تعلیمی کمیشن کی رپورٹ ۱۹۵۶ء
- iii- تعلیمی پالیسی ۱۹۸۰ء ۱۹۷۲ء
- iv- تعلیمی پالیسی ۱۹۷۸ء
- v- قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۰ء ۱۹۹۸ء

سوال نمبر۳۔ رسمی تعلیمی ڈھانچہ لکھیے۔

جواب:
- i- پرائمری درجہ جماعت اول تا پنجم
- ii- مڈل درجہ جماعت ششم تا ہشتم
- iii- ثانوی درجہ جماعت نہم۔دہم
- iv- اعلیٰ ثانوی درجہ جماعت گیارہویں۔بارہویں
- v- ڈگری درجہ بیچلر۔ماسٹر

سوال نمبر۴۔ تعلیم کی معاشی افادیت لکھیے۔

جواب:
- i- صنعت اور زراعت میں ترقی ہوتی ہے۔
- ii- اشیاء کا معیار بلند ہوتا ہے۔
- iii- انسانی وسائل بھرپور استعمال ہوتا ہے۔
- iv- معاشی ترقی کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر۵۔ تعلیم کے سیاسی افادیت لکھیے۔

جواب:
- i- قومی مسائل سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔
- ii- سیاستدان عوام کو بیوقوف نہیں بنا سکتے۔

iii- جمہوریت مستحکم ہوتی ہے۔

iv- میڈیا کے ذریعے لوگوں کی رائے مضبوط ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ کتب کی ترقی پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:

i- کتب تعلیمی معیار متعین کرتی ہیں۔

ii- یہ تعلیمی پالیسی کے مقاصد کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

iii- کتابوں کی ترقی ٹیکسٹ بورڈ کے ذمہ ہے۔

iv- کتابوں کے معیار کو مسلسل بہتر بنایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۷۔ امتحانی نظام پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:

i- یہ مختلف درجوں میں طالبعلموں کی قابلیت بتاتے ہیں۔

ii- یہ تعلیمی معیار سے آگاہ کرتے ہیں۔

iii- یہ ملک کا تعلیمی نظام وضع کرتے ہیں۔

iv- مختلف درجوں پر بورڈ کے امتحانات لیئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ ورچول (Virtual) یونیورسٹیوں کی تفصیل بیان کریں۔

جواب:

i- پنجاب ۸۲ یونیورسٹیاں (۲۱ لاہور اور باقی دور سے شہروں میں)

ii- سندھ ۲۷ یونیورسٹیاں (۲۴ کراچی اور ۳ دوسرے شہروں میں)

iii- سرحد ۹ یونیورسٹیاں (۳ پشاور، ۲ ایبٹ آباد اور ۴ دوسرے شہروں میں)

iv- بلوحستان ۴ یونیورسٹیاں (۲ کوئٹہ، ۲ دوسرے شہروں میں)

سوال نمبر ۹۔ ہائرایجوکیشن کمیشن کے مقاصد لکھیئے۔

جواب:

i- ہائرایجوکیشن کو ۲.۶ فیصد سے بڑھا کر ۵ فیصد کرنا۔

ii- طالبعلموں کی انرولمنٹ ۱۰۰,۰۰۰ سے بڑھا کر ۲۰۰,۰۰۰ کرنا۔

iii- آئی ٹی کو تمام یونیورسٹیوں میں رائج کرنا۔

iv- ہائرایجوکیشن کا رجحان پیدا کرنا۔

سوال نمبر ۱۰۔ فنی و پیشہ وارانہ تعلیم کے فوائد پر تین جملے لکھئے۔ (۲۰۱۱)

جواب: **فنی تعلیم کے فوائد:**

i- فنی و پیشہ وارانہ تعلیم کا مقصد لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔

ii- فنی و پیشہ وارانہ تعلیم جدید دور کی اہم ضرورت ہے۔ اسکے حصول کے بغیر ملک کی ترقی ناممکن ہے۔

iii- فنی و پیشہ وارانہ تعلیم کے ذریعے لوگوں کو ہنر مند بنایا جاتا ہے۔

iv- فنی و پیشہ وارانہ تعلیم کے ذریعے ملک کے اقتصادی حالات مستحکم ہوتے ہیں۔

بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبرا۔ تعلیم سے کیا مراد ہے؟ کسی ملک کی ترقی میں تعلیم کا کیا کردار ہے؟ (۲۰۰۸)

جواب: **تعریف:**

تعلیم کی تعریف اس طرح ہے۔

''تعلیم فرد کی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کی متوازن صلاحیتوں کا نام ہے''۔

تعلیم لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ کسی بھی ملک کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

ارتقائی مراحل:

تعلیم انسان کو ارتقائی مراحل سے گزرنے میں مدد دیتی ہے اور شعور فراہم کرتی ہے۔ جسکی بدولت انسان سائنس اور فینت کے موجودہ دور تک پہنچ سکتا ہے۔

فطری قوتوں کی تسخیر:

تعلیم انسان کو فطری قوتوں پر قابو پانے میں مدد دیتی ہے۔ تاکہ خلا کے لیے شمار رازہائے سربستہ کو افشاں کرسکے۔

قومی نظریے کا استحکام:

یہ قومی نظریے کو مستحکم کر کے قوموں کو ترقی میں مدد دیتی ہے۔

حب الوطنی کو فروغ:

یہ لوگوں میں حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔

حقوق و فرائض سے آگاہی:

تعلیم انسان کو حقوق و فرائض سے آگاہی بخشتی ہے۔ تاکہ وہ معاشرے کی فلاح و بہبود اور فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ:

یہ انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتی ہے۔ اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کا سبب بنتی ہے۔

معاشی ترقی کا حصول:

کیونکہ تعلیم انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتی ہے۔ لہٰذا یہ معاشی ترقی کے حصول میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ تعلیم کا معیار جتنا زیادہ بلند ہوگا افراد بھی اتنے ہی ہنرمند ہوں گے اور اتنا ہی زیادہ ملک کو ترقی دیسکتے ہیں۔

قدرتی وسائل کی تلاش:

تعلیم ملک میں دستیاب قدرتی وسائل کی تلاش اور ان کی افادیت میں اضافہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔

انسانی وسائل کا فروغ:

تعلیم انسانی وسائل کے فروغ میں سب سے بہترین سرمایہ کاری ہے۔ اس کی بدولت ہر قسم کی سائنسی اور تیکنیکی ترقی ممکن ہے۔

سوال نمبر۲۔ قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۸ء۔ ۲۰۱۰ء کے مطابق تعلیم کے اہم نکات بیان کریں۔ (۲۰۱۰)

جواب: تعارف:

تعلیم کسی بھی ملک کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ معاشرے کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

پاکستان کی تعلیمی پالیسیاں:

پاکستان میں مختلف ادوار میں مندرجہ ذیل پالیسیاں حکومت کی طرف سے متعارف کروائی گئی ہیں۔

i- تعلیمی کانفرنس ۱۹۴۷ء

ii- قومی تعلیم کی کمیشن رپورٹ ۱۹۵۹ء

iii- تعلیمی پالیسی ۱۹۷۲ء۔۸۰

iv- تعلیمی پالیسی ۱۹۷۸ء

v- قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۸ء۔ ۲۰۱۰ء

قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۸ء۔ ۲۰۱۰ء:

حکومت کی مختلف کوششوں کے باوجود تعلیمی مقاصد کا حصول ممکن نہیں ہوسکا۔ اس لیئے حکومت نے ایک مربوط تعلیمی پالیسی متعارف کروائی تا کہ جدید دنیا کے چیلینجز کا سامنا کیا جاسکے۔ اس پالیسی کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حصول:

اس کے مطابق تعلیم کا حصول پاکستان کے ہر شہری کے لیئے ممکن بنایا جائے گا۔

۲۔ جہالت کا خاتمہ:

جہالت ختم کرنے کے لیئے تمام تر اقدامات کیئے جائیں گے اور پرائمری تعلیم کو پھیلایا جائے گا۔

۳۔ لازمی پرائمری تعلیم:

۲۰۰۴ء۔۲۰۰۵ء سے پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا۔

۴۔ تیکنیکی تعلیم:

پیشہ ورانہ فنی تعلیم کو فروغ دیا جائے گا اور دسویں میں فنی تعلیم کا مضمون بھی شامل کیا جائے گا۔

۵۔ کمپیوٹر کی تعلیم:

سیکنڈری میں کمپیوٹر کو لازمی مضمون کے طور پر متعارف کروا کے فنی اور سائنسی تعلیم کو فروغ دیا جائے گا۔

۶۔ ٹیچر ٹریننگ:

ٹیچر ٹریننگ اداروں کو سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ اور پروگراموں کو بھی بہتر بنایا جائے گا۔

۷۔ معاشی امداد:

تعلیمی فاؤنڈیشن کو معاشی امداد مہیا کی جائے گی تا کہ دیہی علاقوں میں اسکول کھولے جاسکیں۔

۸۔ **مقامی آبادی کا عمل:**

اسکولوں کے امور کی نگرانی کے لیے مقامی آبادی سے لوگوں کو انتظامیہ میں شامل کیا جائے گا۔ تاکہ مقامی حالات کے مطابق اسکول چلایا جاسکے۔

۹۔ **قومی بجٹ:**

تعلیم کا قومی بجٹ ۲.۲ فیصد سے بڑھا کر ۴ فیصد کیا گیا۔

۱۰۔ **اسلامی تعلیمی ادارے:**

دینی مدارس کو جدید اسکولوں کے نظام پر ترجیح دی جائے گی اور تعلیم کا معیار بہتر بنایا جائے گا۔

۱۱۔ **کھیلوں کو فروغ:**

بنیادی طور پر کھیلوں کو فروغ دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۳۔ تعلیم کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی اثرات بیان کریں۔

جواب: سیاسی اثرات:

سیاست میں تعلیم مندرجہ ذیل اہم اثرات مرتب کرتی ہے۔

i- جمہوریت کو کامیاب بناتی ہے۔

ii- عملی سیاست اور جمہوریت کو مستحکم کرنے میں پڑھا لکھا طبقہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

iii- لوگ جذباتی تقاریر سے نہیں بہلتے۔

iv- یہ لوگوں کے خیالات کو اُجاگر کرنے میں مدد دیتی ہے۔

v- تعلیم یافتہ معاشرے میں پریس کا کردار بھی مثبت اور مؤثر ہوتا ہے۔

معاشرتی اثرات:

معاشرتی طور پر تعلیم بہت اہم اثرات مرتب کرتی ہے۔ تعلیم کے فقدان سے مندرجہ ذیل معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

۱۔ تمام معاشرتی برائیاں پروان چڑھتی ہیں۔

۲۔ غیر ضروری رسومات جیسے شادیوں پر فائرنگ، جائیداد پر جھگڑے، نشہ کا استعمال وغیرہ فروغ پاتا ہے۔

تعلیم یافتہ لوگ ہی بہتر ادب اور فنون لطیفہ میں ترقی کر سکتے ہیں۔ روزمرہ کے کاموں میں متانت اور سنجیدگی کا مظاہرہ بھی تعلیم ہی کی بدولت ممکن ہے۔

معاشی اثرات:

تعلیم کا بہتر معیار ملک کی معیشت پر مندرجہ ذیل اثرات مرتب کرتے ہیں۔

۱۔ انڈسٹری اور زراعت میں بہتری آتی ہے۔

۲۔ تعلیم یافتہ مزدور معیار اور مقدار بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔

۳۔ انسانی وسائل کارآمد ہو جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان میں رسمی تعلیم کا ڈھانچہ مفصل بیان کریں۔فنی پیشہ وارانہ تعلیم پر نوٹ لکھیں۔ (۲۰۱۰)

جواب: **رسمی تعلیم:**

تعلیم کی یہ قسم مختلف اداروں کے ذریعے دی جاتی ہے۔اس میں باقاعدہ نصاب، تربیت یافتہ اساتذہ اور امتحانی نظام رائج ہوتا ہے۔کسی لیول یا ڈگری کے لیئے ایک خاص مدت مقرر کی جاتی ہے۔یہ عام طور پر حکومت کے زیرِ انتظام ہوتے ہیں۔پاکستان میں رسمی تعلیم کا ڈھانچہ ذیل ہے۔

i- **پرائمری سطح:**

اس کی کل مدت پانچ سال ہے۔اس میں پہلی سے پانچویں جماعت تک شامل ہوتی ہے۔پہلی جماعت میں عام طور پر ۴ سے ۵ سال کے بچے کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

ii- **مڈل درجہ:**

اس میں چھٹی سے آٹھویں تک جماعتیں شامل ہیں۔اس کی مدت تین سال ہے۔

iii- **ثانوی درجہ:**

نویں اور دسویں جماعت کو ثانوی درجہ دیا جاتا ہے۔اسکی مدت دو سال ہے۔اس کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

iv- **اعلیٰ ثانوی تعلیم:**

اس میں گیارہویں اور بارہویں جماعت شامل ہے۔اس کی مدت بھی دو سال ہے۔اس کے بعد بھی سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

v- **ڈگری سطح:**

اعلیٰ ثانوی کے بعد ڈگری کی تعلیم ہوتی ہے۔اس کی مدت تین سال ہے۔اس کے بعد یونیورسٹی ڈگری جاری کرتی ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم:

یہ بھی رسمی تعلیم کا حصہ ہے اس کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

i- **ڈپلومہ:**

جو طالبعلم اعلیٰ ثانوی تعلیم حاصل نہیں کرتے وہ ثانوی تعلیم کے بعد ڈپلومہ کرتے ہیں۔یہ الیکٹریکل، مکینیکل، آٹو موبائل، سول انجینئرنگ اور کمپیوٹر میں کیا جاتا ہے۔

ii- **انجینئرنگ:**

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد حساب پڑھنے والے طالب علم ۴ سے ۵ سال کی انجینئرنگ ڈگری حاصل کرتے ہیں۔

iii- **میڈیکل ڈگری:**

جو طالبعلم اعلیٰ ثانوی تعلیم بیالوجی سے حاصل کرتے ہیں وہ ۵ سال کی ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔

iv- **کامرس:**

ثانوی تعلیم کے بعد کامرس (I.Com) اور بی کام۔ایم کام بھی کیا جاتا ہے۔

۷- زراعت کی ڈگری:

کچھ طالبعلم زراعت کی ڈگری کی طرف بھی اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد جاتے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم:

ایم اے۔ایم ایس سی اور ایم کام کے بعد پی ایچ ڈی بھی کی جاتی ہے۔اسی طرح ایم بی بی ایس کے بعد بھی مزید اسپشیلا ئزیشن کی جاتی ہے۔

سوال نمبر۵۔ پاکستان کی نصابی ترقی پر نوٹ لکھیئے۔

جواب: نصابی ترقی سے مراد وہ عمل ہے جس میں معلوماتی اور تعلیمی مشاہدات کو جانچا، ترتیب دینا اور نتیجہ انگیز بنایا جاتا ہے۔اس میں معاشرتی اور انفرادی پہلو کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے۔

نصابی ترقی تعلیمی ضرورت، مقصد، اداروں کے معیار، اساتذہ کا معیار اور تعلیمی سہولیات اور امتحانی نظام کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔

پاکستان میں نصابی ترقی:

پاکستان میں وزارت تعلیم کا شعبۂ نصاب اور کتاب نصابی ترقی کا ذمہ دار ہے۔یہ پرائمری، مڈل، ثانوی اور اعلیٰ ثانوی بورڈ کے لیئے نصاب مقرر کرتا ہے۔یہ نصاب کو بہتر بنانے میں بھی مدد دیتا ہے۔اعلیٰ ثانوی تعلیم سے آگے کا نصاب ہائر ایجوکیشن کمیشن مقرر کرتا ہے۔

سوال نمبر۶۔ پاکستان کے ٹیچر ٹریننگ پروگرام پر نوٹ لکھیئے۔ (۲۰۱۳)

جواب: تعلیمی نظام میں اساتذہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔یہ بہت اہم ہے کہ اساتذہ کے پاس مناسب معلومات، فن اور طریقہ کار ہو۔ٹیچر ٹریننگ پروگرام کے تین حصے ہیں۔

۱۔ پرائمری اسکول ٹیچر:

پی ٹی سی یا پرائمری ٹیچر سرٹیفکیٹ ثانوی تعلیم کے بعد حاصل کیا جاتا ہے۔یہ ایک سال کا ہوتا ہے۔

۲۔ مڈل اسکول ٹیچر:

گورنمنٹ کالج آف ایلیمنٹری ایجوکیشن سی ٹی اور پی ٹی سی کی ٹریننگ دیتا ہے۔سی ٹی ایف اے یا ایف ایس سی کے بعد کیا جاتا ہے۔یہ ایک سال کا پروگرام ہوتا ہے۔

۳۔ ثانوی اسکول ٹیچر:

بی اے۔بی ایس سی کے بعد ایک سال کا کورس بی ایڈ یا بیچلر آف ایجوکیشن کہلاتا ہے۔اس کے آگے ایم ایڈ یعنی ماسٹرز آف ایجوکیشن بھی کیا جا سکتا ہے۔

ٹیچر ایم فل اور پی ایچ ڈی بھی کرتے ہیں۔ٹیچر ٹریننگ پروگرام کے لیئے بدقسمتی سے اچھے اساتذہ میسر نہیں ہیں۔

سوال نمبر۷۔ پاکستان میں تعلیمی نظام بہتر نہ ہونے کی وجوہات لکھیئے۔پاکستان میں تعلیم کے شعبے کے اہم مسائل کیا ہیں؟ بیان کیجئے۔ (۲۰۱۰) (۲۰۱۲) (۲۰۱۳)

جواب: پاکستان میں تعلیمی نظام بہتر نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔جس میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔جاگیرداروں کا رویہ:

جاگیردارانہ نظام تعلیمی ترقی کی اہم رکاوٹ ہے۔جاگیردار غریبوں کی تعلیم کو بڑھاوا نہیں دیتے کیونکہ انہیں کم تنخواہ پر ملازمین چاہیے ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ دیہی علاقوں میں خواندگی کی شرح میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔خاص طور سے بچیوں کی تعلیم کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

۲۔سیاست دانوں اور افسران کا رویہ:

سیاستدان اور افسران بھی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں تعلیمی اداروں کے انتظامی معاملات اور خصوصاً اساتذہ کے تقرر اور تبادلوں کے معاملات میں کچھ لوگ مداخلت کرتے ہیں۔اہلیت کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور تقرریوں میں جانب داری ہوتی ہے یا سیاسی سفارشیں کی جاتی ہیں۔

۳۔معاشی صورتحال:

لوگوں کی معاشی پستی کے سبب ہر لیول اور درجے سے نکلنے اور چھوڑنے والے طالبعلموں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

۴۔اساتذہ کی چھٹیاں:

دیہی علاقوں میں اساتذہ کی چھٹیاں بھی تعلیمی پستی کا سبب ہیں۔دیہی اسکولوں کو موثر نگرانی کی کمی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تعلیم کے فروغ اور خواندگی کو مٹانے کی رفتار انتہائی سست ہے۔

۵۔پرائیوٹ اداروں کی فیس:

پرائیوٹ اداروں کی زیادہ فیس بھی اچھی تعلیم سے محروم رکھنے کا باعث بنتی ہے۔ان نجی اسکولوں کے اساتذہ کم تعلیم یافتہ ہیں۔اسی لیے ان کا معیار سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے مقابلے میں کم تر ہے۔

۶۔بنیادی سہولیات کی کمی:

عام طور پر سرکاری پرائمری اسکولوں میں بنیادی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔عام طور پر دیواریں، ٹوائلٹ اور پانی جیسی سہولیات میسر نہیں ہیں۔

۷۔کتابوں کی کمی:

کتابوں کی زیادہ قیمتیں بھی طالبعلموں کی برداشت سے باہر ہوتی ہیں۔نجی اور انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں رائج درسی کتب بہت مہنگی ہیں۔

۸۔رہائش کی کمی:

طالبعلموں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی مناسبت سے ہاسٹل بہت کم ہیں۔

۹۔امتحانات کا نظام:

تعلیمی اداروں میں امتحانات کا ناقص نظام بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔نقل کا عام رجحان ہے۔طلبہ پورے نصاب کی تیاری کے بجائے مخصوص سوالات کی تیاری کر کے امتحانات میں ایک ہی طرح کے سوالوں کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ پاکستان میں آئی ٹی کے مقاصد بیان کریں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مقاصد بیان کریں؟ (۲۰۱۳)

جواب: آئی ٹی یا انفارمیشن ٹیکنالوجی، ٹیلی کمیونیکیشن کی جدید قسم ہے۔ اس کی بدولت ہزاروں کلومیٹر کے فاصلے پر ڈیٹا بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ پیسے کے لین دین کا سیدھا آسان اور تیز تر ذریعہ ہے۔ پاکستان میں COMSATS اور FAST کے نام سے دو آئی ٹی یونیورسٹیاں موجود ہیں۔ بہت سے چھوٹے ادارے بھی قائم کیئے گئے ہیں۔ پاکستان میں آئی ٹی کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

۱۔ نظام تعلیم کو جدید بنانا۔

۲۔ جدید ریسرچ وغیرہ تک انٹرنیٹ کے ذریعے پہنچانا۔

۳۔ بچوں کو مستقبل کے لیئے تیار کرنا۔

۴۔ کلاس روم میں کمپیوٹر کا جدید استعمال متعارف کروانا۔

۵۔ ٹیچر ٹریننگ کو جدید بنانا۔

باب دہم

پاکستان ایک فلاحی ریاست

کثیر الانتخابی سولات

۱۔ غیر سرکاری اداروں کو ________ کہتے ہیں۔
(الف) این جی او (ب) بی جی او (ج) ٹی پی او (د) سی بی او

۲۔ کمیونٹی پر مبنی ادارے ________ کہلاتے ہیں۔
(الف) سی بی ایم (ب) ٹی بی ایم (ج) سی پی او (د) پی سی او

۳۔ تعلیم کے لیئے پروگرام کا نام ________ ہے۔
(الف) ای ایف ایم (ب) ای ایف اے (ج) ای ایف بی (د) ای ایف ٹی

۴۔ تعلیمی اصطلاحات کے پروگرام کا نام ________ ہے۔
ای ایس ایم (ب) ای ایس آر (ج) ای ایس ٹی (د) ای ایس او

۵۔ ________ کا مطلب برابری ہے۔
(الف) تقویٰ (ب) مساوات (ج) نماز (د) زکواۃ

۶۔ ________ سے مراد پرہیز گاری ہے۔
(الف) مساوات (ب) نماز (ج) زکواۃ (د) تقویٰ

۷۔ خلفائے راشدین کے زمانے کی مدت ________ تھی۔
(الف) ۶۳۱ تا ۶۳۰ (ب) ۶۳۲ تا ۲۲۱ (ج) ۲۲۰ تا ۲۶۵ (د) ۲۴۷ تا ۲۶۷

۸۔ جدید فلاحی ریاست کا تصور ________ سے ابھرا۔
(الف) پاکستان (ب) امریکہ (ج) یورپ (د) ترکی

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
این جی او	سی بی او	ای ایف اے	ای ایس آر	مساوات	تقویٰ
۷	۸				
۲۲۱ تا ۶۳۲	یورپ				

مختصر سولات اور جوابات

سوال نمبرا۔ **چار قومی مقاصد لکھئے۔**

جواب: **قومی مقاصد:**

i۔ ریاست کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچانا

ii۔ معاشرتی وسماجی برائیوں کا خاتمہ

iii۔ مسلم دنیا سے تعلقات بہتر بنانا۔

iv۔ مکمل اسلامی معاشرے کا قیام

سوال نمبر۲۔ **زراعت ترقی کے لئے کئے جانے والے ۴ حکومتی اقدامات لکھیئے۔**

جواب: **حکومتی اقدامات:**

i۔ زمینی اصطلاحات کا نفاذ کیا گیا۔

ii۔ کسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔

iii۔ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانا۔

iv۔ جدید سہولیات کو متعارف کروایا گیا۔

سوال نمبر۳۔ **فلاحی مملکت کی ۴ ذمہ داریاں لکھیں۔**

جواب: **فلاحی مملکت کی ذمہ داریاں:**

i۔ روزگار فراہم کرنا۔

ii۔ تعلیم فراہم کرنا۔

iii۔ سستا اور فوری انصاف مہیا کرنا۔

iv۔ یکساں مواقع فراہم کرنا۔

سوال نمبر۴۔ **اسلامی فلاحی معاشرے کی ۴ خصوصیات لکھیئے۔**

جواب: **خصوصیات:**

i۔ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ii۔ اسلامی فلاحی مملکت کا سربراہ مسلمان ہونا چاہیئے۔

iii۔ مساوات کا قیام ضروری ہے۔

iv۔ اسلامی فلاحی ریاست کا حاکم عوام کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر۵۔ زرعی پیداوار اور بڑھانے کے ۴ فائدے لکھیئے۔

جواب: زرعی پیداوار کے فوائد:

i- درآمدات پر خرچ کیا جانے والا زرِمبادلہ بچتا ہے۔

ii- مزید صنعتکاری کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

iii- بیرونی قرضوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

iv- کاروبار کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر۶۔ تعلیم کے فروغ کے لیئے کیئے جانے والے چار حکومتی اقدامات لکھیئے۔

جواب: حکومتی اقدامات

i- ایجوکیشن سیکٹر ریفارم (ESR) متعارف کروائی گئیں۔

ii- اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو لازمی قرار دیا گیا۔

iii- تعلیمی فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

iv- ایجوکیشن فار آل (EFA) کا پروگرام متعارف کروایا گیا۔

سوال نمبر۷۔ فلاحی مملکت میں شہری کی چار ذمہ داریاں لکھیئے۔

جواب: شہری کی ذمہ داریاں:

i- ریاست سے وفاداری

ii- سہولیات کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔

iii- ماحول کو صاف ستھرا رکھے۔

iv- حکومتی واجبات بروقت ادا کرے۔

سوال نمبر۸۔ کوئی سے چار فلاحی پروگرام جو پاکستان میں شروع کیئے گئے ہیں ان کے نام لکھیئے۔

جواب: فلاحی پروگرام:

i- صحت کے مراکز کا قیام۔

ii- تفریحی مقامات کا قیام۔

iii- گونگے بہرے بچوں کے تعلیمی ادارے۔

iv- انڈسٹریل ہوم۔

بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر ا۔ **فلاحی مملکت سے کیا مراد ہے؟ فلاحی مملکت کے اسلامی پہلو کیا ہیں؟**
فلاحی مملکت کے فرائض بھی بیان کریں۔ (۲۰۱۲) (۲۰۱۳)

جواب: **فلاحی مملکت:**

فلاحی ریاست یا مملکت سے مراد ایک ایسی ریاست ہے جو جہالت، غربت، افلاس اور ناانصافی کا خاتمہ کرے۔ نیز شہریوں کے لیئے بنیادی سہولتیں مہیا کرے۔

لوگوں کے لیئے لباس اور رہائش کا معقول انتظام ہو اور ایسا معاشرتی ماحول برقرار رکھا جائے جس سے تمام شہریوں کو اپنی فطری صلاحیتیں اُجاگر کرنے کا موقع ملے۔

فلاحی مملکت کے فرائض:

فلاحی مملکت کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

i- روزگار:

فلاحی مملکتوں کا فرض یہ ہے کہ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لیئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے۔ بے روزگاری اور غربت کا خاتمہ کرے۔ بے روزگاری کی صورت میں بے روزگاری الاؤنس دے۔

ii- تعلیم:

فلاحی مملکت کا فرض ہے کہ تعلیم کو پہنچانے کی کوشش کرے۔ کہ ہر شہری بلاتخصیص اپنی اہلیت کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے۔ تعلیم کے دروزے کسی پر بند نہ ہوں۔

iii- باہمی مشاورت:

فلاحی مملکت کا یہ بھی فرض ہے کہ ریاست میں تمام سیاسی فیصلے باہمی مشاورت کے ذریعے کیئے جاتے ہیں۔

iv- یکساں مواقع:

لوگوں کو ضروریات پوری کرنے کے یکساں مواقع فراہم کیئے جاتے ہیں۔

v- معاشی منصوبہ بندی:

معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے فلاحی ریاست معیشت کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرتی ہے جس سے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے۔

vi- عدل وانصاف:

ہر فرد کو فوری اور سستے انصاف کی فراہمی فلاحی ریاست کا اہم فرض ہے۔

vii- دولت کی منصفانہ تقسیم:

فلاحی ریاست دولت کی اجارہ داری چند ہاتھوں میں ہونے کی مخالفت کرتی ہے۔ دولت کے ارتکاز کو زکوٰۃ کا نظام قائم کر کے ختم کیا۔

viii- امن وامان:

پولیس جرائم پر جب قابو پانے میں ناکام ہو جاتی ہے اور امن وامان کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں تو فلاحی ریاست کا فرض ہے کہ امن وامان کی فراہمی یقینی بنائے۔

ix- صحت اور صفائی:

فلاحی مملکت کا فرض ہے کہ تمام شہریوں کے صفائی اور حفظانِ صحت کا خاص خیال رکھا جائے۔

اسلامی فلاحی مملکت:

اسلام نے ۱۴۰۰ سال قبل اسلامی فلاحی مملکت کا تصور پیش کیا۔ اسلامی فلاحی ریاست کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

i- حاکمیت اعلیٰ:

اسلامی فلاحی ریاست میں حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ریاست لوگوں کے جان ومال اور عزت کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ انصاف کی فراہمی سب کے لیئے یقینی ہے۔ لوگوں کی برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

ii- اسلامی فلاحی ریاست کا سربراہ:

اسلامی فلاحی ریاست کا سربراہ اللہ سے ڈرنے والا نیک انسان ہونا چاہیئے۔ جس کا پختہ ایمان ہو کہ وہ صرف اللہ کو جوابدہ ہے۔

iii- لوگوں کی بہبود:

اسلامی ریاست کے سربراہ کو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیئے بھرپور اقدامات کرنے چاہئیں۔

iv- جواب دہی:

اسلامی ریاست کا سربراہ لوگوں کے آگے بھی جوابدہ ہے۔ کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر نہیں۔

v- مساوات:

مختصراً اسلامی فلاحی ریاست کا تصور دراصل مساوات قائم رکھنے کے مترادف ہے۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کے اہم قومی مقاصد بیان کریں۔ (۲۰۱۳)

جواب: پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جو اسلام کے نظریے پر معرض وجود میں آیا ہے۔ اس کے اہم قومی مقاصد درج ذیل ہیں۔

i- اسلامی مملکت کا قیام:

پاکستان کا سب سے اہم قومی مقصد اسلام کے اصولوں پر مبنی معاشرے کا قیام ہے۔ جہاں اسلامی تعلیمات اور اصولوں کے مطابق زندگی گزاری جاسکے۔ اس لیے یہ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ ایسی تمام کوششوں اور کاوشوں میں شریک ہوں۔ جن کا مقصد ایسا ماحول پیدا کرنا ہو جس میں لوگ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق بسر کر سکیں۔

ii- جہالت اور غربت کا خاتمہ:

پاکستان کا اہم مقصد تمام افراد کو ترقی کے یکساں مواقع مہیا کرنا اور جہالت غربت اور بیروزگاری جیسی علتوں کا خاتمہ ہے۔ مساوات، سماجی انصاف، باہمی عزت واحترام اور تعاون کے اصولوں پر مبنی ایک اسلامی معاشرے کا قیام بھی ہمارا قومی مقصد ہے۔

iii- ملکی سالمیت:

پاکستان کے قومی مقاصد میں اپنے وطن کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنا بھی شامل ہے۔ قومی تشخص اور آزادی کا تحفظ بھی ہمارا ایک اہم قومی مقصد ہے۔

iv- وسائل کی دستیابی:

لوگوں میں پاکستانی ہونے کا جذبہ ابھارنا اور اپنے وسائل پر بھروسہ کرنے کے قابل بنانا بھی اہم قومی مقصد ہے۔ پاکستان کو معاشی اور اقتصادی طور پر خود کفیل بنایا جائے۔ اسکے لیے قومی سطح پر مسلسل کوششوں اور کاوشوں کی ضرورت ہے کہ سخت محنت کی جائے۔

v- ہمسایہ مسلم ممالک:

تمام اسلامی مملکتوں سے دوستانہ مراسم وروابط برقرار رکھنا پاکستان کا نہایت اہم قومی مقصد ہے۔ تاکہ مسلم اُمّہ کے مفادات سے متعلق معاملات پر یکساں طرز عمل اختیار کیا جاسکے۔

vi- امن کے اقدامات:

پوری دنیا میں امن وامان کی خیر خواہی اور رنگ ونسل کے امتیاز سے بالاتر ہو کر اقدامات کرنا بھی پاکستان کا قومی مقصد ہے۔

vii- فلاحی مملکت کے لیئے کوششیں:

پاکستان کا اہم قومی مقصد اس ملک کو مکمل فلاحی مملکت میں تبدیل کرنا ہے۔ ہمارے سوائل محدود ہیں پاکستان کو فلاحی ریاست بنانے میں واحد رکاوٹ یہ ہے کہ اس کے سوائل بہت کم ہیں اس لیے اضافہ شرح خواندگی سائنسی اور ٹیکنیکل تعلیم کے فروغ اور صنعتی پیداوار کو بڑھا کر اپنے وسائل کو فروغ دینا ہے۔

سوال نمبر۳۔ وہ کونسی مثبت تعمیری کوششیں ہیں جن کی بدولت پاکستان صحیح معنوں میں فلاحی مملکت بن سکتا ہے؟

جواب: ترقی پسند اقوام اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے خود انحصاری کی راہ پر گامزن رہنے کی بھرپور کوششیں کرتی ہیں۔ پاکستان کو اصلی فلاحی مملکت بنانا چند دنوں کا کام نہیں۔ اس کے لیئے مسلسل مثبت تعمیری کوششوں کی ضرورت ہے۔

i- قومی مقاصد سے آگاہی:

قومی مقاصد سے مکمل آگاہی ہی قومی مفاد کے مطابق ترقی کو تیز تر بنانے میں کارگر ثابت ہوسکتی ہے۔

ii- محنت کی عظمت:

لوگوں کو محنت کی عظمت سے مکمل آگاہی ضروری ہے۔ نوجوانوں نسل میں یہ سوچ پروان چڑھانا کہ محنت سے ہی ترقی حاصل کی جاتی ہے نہایت ضروری قدم ہے۔ کہ خود وقف کیے بغیر اور سخت محنت کے بغیر ترقی و

iii- **تعلیم:**

عام تعلیم ترقی کی راہ میں اتنی مددگار ثابت نہیں ہوتی جتنی کہ سائنس کی تعلیم اور تیکنیکی تعلیم۔

iv- **رہنمائی اور حوصلہ افزائی:**

مختلف ادارے جو معیشت کو بہتر بنانے میں مددگار ہیں ان کی مستقل رہنمائی اور حوصلہ افزائی نہایت ضروری ہے۔

v- **فلاحی پروگرام:**

ملک میں کچھ فلاحی پروگرام بھی متعارف کروائے گئے ہیں یہ بھی ترقی کی جانب اہم قدم ہے۔ ان میں سے کچھ ادارے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ خواتین کے انڈسٹریل ہوم۔

۲۔ صحت کے مراکز۔

۳۔ گونگے بہرے افراد کے تعلیمی ادارے۔

۴۔ معذور افراد کے لیئے تربیتی ادارے۔

۵۔ عام لوگوں کے لیئے تفریحی مقامات۔

۶۔ انسداد گداگری کے مراکز۔

اختتامیہ:

اگر ایسے اقدامات ہوتے رہیں تو کچھ شک نہیں کہ پاکستان ایک فلاحی ریاست اور خود انحصار ملک میں تبدیل ہو جائے گا۔

سوال نمبر۴۔ خوراک میں خود کفالت کیوں ضروری ہے۔؟

جواب: تعارف:

خوراک انسان کی اہم ضرورت ہے۔ خوراک کی کمی خراب صحت اور پیداواری صلاحیتوں میں کمی کا موجب بنتی ہے۔ خود کفالت زرمبادلہ کمانے کے لیئے نہایت ضروری ہے۔

خوراک کی خود کفالت کی اہمیت:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اس کی زیادہ تر آبادی زراعت کے پیشے سے منسلک ہے۔ یہ ملکی آمدنی میں بھی اضافے کا باعث ہے۔ زرعی ترقی نہ صرف خوراک کی خود کفالت کا باعث ہے بلکہ اس سے صنعتوں کو بھی فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زرعی پیداوار بڑھانے سے درج ذیل فوائد حاصل کیئے جاسکتے ہیں۔

فوائد:

۱۔ درآمدات پر لگایا جانے والا زرمبادلہ بچایا جاسکتا ہے۔

۲۔ مزید صنعتکاری کی جاسکتی ہے۔

۳۔ قرضے کم کیئے جاسکتے ہیں۔

۴۔ لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ کر کے معیار زندگی بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

۵۔ تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ لوگوں کو روزگار مہیا کر کے غربت و افلاس کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

پاکستانی حکومت بیان کردہ فوائد حاصل کرنے کے لیئے زراعت کے شعبے پر بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل اقدامات کیئے گئے ہیں۔

زراعت کی بہتری کے اقدامات:

i- زرعی اصطلاحات:

زرعی اصطلاحات نافذ کر کے چھوٹے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔

ii- فنڈ کی فراہمی:

بڑے فنڈز زراعت کی ترقی کے لیئے مختص کیئے گئے ہیں۔

iii- آبپاشی کے نظام میں بہتری:

آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئی ہیں۔

iv- سیم و تھور سے نجات:

سیم و تھور کے مسائل سے نبٹنے کی بھرپور کوششیں کی جارہی ہیں۔

v- بینک اور سوسائٹی:

قرضوں کے لیئے بینک اور سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

vi- زرعی ادارے:

زرعی مسائل کے حل کے لیئے متعدد زرعی ادارے بنائے گئے ہیں۔

vii- سہولیات:

حکومت کی طرف سے کھاد، ادویات، ٹریکٹر وغیرہ خریدنے کی سہولیات بھی مہیا کی گئی ہیں۔

اختتامیہ:

ان تمام اقدامات کی بدولت پاکستان کپاس، گندم، چینی، اور کھاد میں خود کفالت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔

سوال نمبر ۵۔ تعلیم کے فروغ کے لیئے ہماری حکومت نے کیا اقدامات کیئے ہیں؟

جواب: تعارف:

تعلیم افراد کا بنیادی حق ہے اور اسلامی تعلیمات کا بھی اہم حصہ ہے۔ UN کے منشور میں بھی تعلیم کو فرد کا بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔ ایک خاص سطح تک تعلیم کو سب کے لیئے مفت اور قابل حصول بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت پاکستان نے اس حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کیئے جائیں۔

i- تعلیمی اصطلاحات:

تعلیمی اصطلاحات (ESR) ایجوکیشن سیکٹر ریفارم نافذ کی گئی ہیں۔ یہ ہر شہری کے لیئے حصول تعلیم کو ممکن بناتی ہے۔

ii- اسلامیات اور مطالعۂ پاکستان:

اسلامیات اور مطالعۂ پاکستان کے مضامین کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

iii- تعلیم کا کاروبار:

تعلیم کو کاروبار بنانے سے روکنے کے لیئے اقدامات کیئے جا رہے ہیں۔

iv- اساتذہ کی خدمات:

اساتذہ کی خدمات کو بہتر بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

v- آگاہی:

ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے تعلیم کی اہمیت کو لوگوں میں اُجاگر کرنے کی بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔

vi- تعلیم سب کے لیئے:

(EFA) ایجوکیشن فار آل کے نام سے پورے ملک میں غیر رسمی تعلیم کو عام کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

vii- پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ:

پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ پروگرام بھی متعارف کروایا گیا ہے۔ جس کے ذریعے NGO اور CBO بنائی گئی ہیں جو تعلیم کے فروغ کے لیئے کام کرتی ہیں۔ (NGO - Non Governmental Organization)

(CBO - Community Based Organization)

viii- ایجوکیشن فاؤنڈیشن:

تمام صوبوں میں تعلیمی فاؤنڈیشن بھی قائم کی گئی ہیں تا کہ پرائیوٹ اداروں کو تعلیم کے فروغ کے لیئے معاشی مدد حاصل ہو سکے۔

اختتامیہ:

پاکستان تعلیم کے فروغ کے لیئے تمام اقدامات کر رہا ہے۔

سوال نمبر۶۔ دنیا میں امن کیوں ضروری ہے؟ عالمی بھائی چارے اور امن پر تین جملے لکھئے۔ (۲۰۱۳)

جواب: دنیا میں درج ذیل وجوہات کی بناء پر امن ضروری ہے۔

۱۔ دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔

۲۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت فاصلے مٹ گئے ہیں۔

۳۔ انسان خلا پر بھی پہنچ گیا ہے۔

۴۔ دنیا کی اقوام کے مسائل مشترک ہیں۔

ان وجوہات کی بناء پر ظاہر ہے کہ اقوام کو ایک دوسرے کے قریب آنا ضروری ہے۔ ایک خطے کے حالات و واقعات دوسرے خطے کے حالات و واقعات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ایک ملک مصائب، قحط اور تباہی کا سامنا کرتا ہے تو دوسرے ممالک اس کی فوری امداد کرتے ہیں یہی وقت کی ضرورت بھی ہے۔

پاکستان اور امن:

پاکستان ایک امن پسند ملک ہے۔ اس نے ہمیشہ دوسرے ممالک کے ساتھ دوستانہ روابط قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ پاکستان اسلام کی امن پسندی پر یقین رکھتا ہے۔ یہ لازم ہے کہ تمام مسائل کا امن پسندانہ حل نکالا جائے اور بھائی چارے کو فروغ دیا جائے۔ عالمی بھائی چارے اور امن کے ذریعے اقوام عالم کے مابین محبت و یگانگت کی فضا پیدا ہوگی۔

سوال نمبر۷۔ وسائل کی منصفانہ اور مساوی تقسیم کے لیئے حکومت پاکستان نے کیا اقدامات کیئے ہیں؟

جواب: جب وسائل محدود ہوں اور وسائل کا منصفانہ اور مساوی تقسیم ممکن نہ ہو تو فلاحی مملکت کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکتا۔ فلاحی مملکت کا قیام اسی وقت ممکن ہے جب معاشرے سے تمام برائیوں کا خاتمہ کیا جاسکے اور طبقاتی فرق کو مٹایا جائے۔

حکومتی اقدامات:

۱۔ پیداوار اور وسائل کے درمیان توازن پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ذرائع آمد و رفت بھی بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

۲۔ تعلیم، صحت اور سماجی بہبود کے ادارے قائم کیئے جارہے ہیں۔

۳۔ وظیفے کا نظام طالبعلموں کے لیئے رائج کیا جارہا ہے۔

۴۔ صنعتوں کو ترقی دی جارہی ہے تاکہ روزگار کے مواقع حاصل ہوسکیں۔

۵۔ کاٹیج انڈسٹری کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔

۶۔ سہولیات میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ تاکہ زرعی پیداوار بہتر ہو۔

۷۔ گیس اور بجلی جیسی بنیادی سہولیات دیہاتوں میں پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

۸۔ نج کاری کے عمل کے ذریعے قومی ترقی کو بہتر بنایا جارہا ہے۔

۹۔ لیبر قوانین میں بہتری لائی جارہی ہے۔

(۲۰۰۸) (۲۰۱۱)

سوال نمبر ۸۔ فلاحی مملکت میں افراد کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: **تعارف:**

فلاحی مملکت لوگوں کو تمام بنیادی سہولتیں مہیا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ مگر اس کے بدلے میں افراد کو بھی اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔

فلاحی مملکت میں فرد کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔

وفاداری:

افراد کو ریاست سے وفادار ہونا چاہیئے۔ اور اس کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی کے لیئے تیار رہنا چاہیئے۔

دوسروں کے حقوق کا احترام:

اسے دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا چاہیئے۔ خاص طور پر اپنے ہم وطنوں کے حقوق کا خیال رکھے۔

سہولیات کا ناجائز فائدہ:

اسے گیس اور بجلی جیسی سہولتوں کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔

سرگرمیوں میں حصہ:

افراد کی فلاحی مملکت کی فلاح و بہبود کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔

صفائی:

اسے صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ماحول کا پاک صاف رکھے اور آلودگی پیدا کرنے والے امور سے بچے

سرکاری واجبات:

شہریوں کا فرض ہے کہ تمام سرکاری واجبات وقت پر ادا کرے۔ باقاعدگی سے ٹیکس ادا کرے۔

تعلیمی سرگرمیاں:

شہریوں کو تعلیم و ہنر حاصل کر کے معاشرے کا کارآمد شہری بننا چاہیئے۔

معاشرتی برائیاں:

شہریوں کو حکومت کے ساتھ مل کر معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کرنا چاہیئے۔

اختتامیہ:

اگر شہری اپنی ذمہ داریاں مکمل طور سے نبھائیں تو ایک فلاحی اسلامی ریاست قائم ہوسکتی ہے۔